خُدا چاہتا ہے
رضائے محمد ﷺ

(حصہ چہارم)

تألیف

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت

حضرت خواجہ صوفی محمد اشرف نقشبندی مُجدّدی مدظلہ العالی

تخریج و حواشی

حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی دامت برکاتہم

رئیس دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی،فون:32439799

نام کتاب	:	خُدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ
مؤلف	:	حضرت خواجہ صوفی محمد اشرف نقشبندی مُجدّدی مدظلہ
تخریج وحواشی	:	حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی دامت برکاتہم
نظر ثانی	:	حضرت علامہ مولانا مولانا محمد عرفان ضیائی مدظلہ
		حضرت مولانا محمد عابد قادری
سن اشاعت	:	رجب المرجب ۱۴۳۱ھ/ جون ۲۰۱۰ء
تعداد اشاعت	:	۳۰۰۰
ناشر	:	جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر، کراچی،فون: 32439799

خوشخبری: یہ رسالہ website: www.ishaateislam.net پر موجود ہے۔

فہرست مضامین

پیش لفظ

اس حصے میں اس عظیم ہستی کے جس نے مسلمانوں کے دلوں میں محبتِ رسول ﷺ کی وہ شمع روشن فرمائی جس کی پاسبانی کے لئے اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خاں مُحدّث بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے کاملین کو بھیجا جن کے ذریعے آج اہلِ سنّت وجماعت کا بول بالا ہے ،جن کو عوام وخواص امام ربّانی مُجدِد والف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے جانتی ہے ،چالیس فرمودات ''مکتوبات'' کو ذکر کیا گیا ہے ،تاکہ مسلمان خصوصاً سلسلۂ نقشبندیہ سے وابستگان اپنی زندگی کے نشیب وفراز میں اُن کو پڑھ کر اپنے عقائد کی پختگی پر عمل پیرا ہو کر نجاتِ اَبدی حاصل کر سکیں۔

پیرِ طریقت ،رہبرِ شریعت حضرت خواجہ محمد اشرف نقشبندی مُجدِّدی مدّ ظلہ العالی نے امام عشق ومحبت امام اہلسنّت امام احمد رضا کے مشہور شعر کا ایک مصرعہ ''خُدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ '' کے عنوان سے اس کو ترتیب دیا اور اسے ہی بنیاد بنا کر ایک مجموعہ تیار کیا جس کی تصحیح و تعلیق وتخریج کا کام ہمارے ادارے کے دار الافتاء کے سربراہ اور ہمارے مدرسہ ''جامعۃ النور'' کے شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی نے بڑی محنت سے انجام دیا ہے۔اس ماہ اس کا چوتھا اور آخری حصہ شائع کیا جارہا ہے جمعیت اشاعت اہلسنّت اسے اپنے سلسلۂ مفت اشاعت کے 194 ویں نمبر پر شائع کر رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مؤلّف اور مُحشّی اور اراکین ادارہ کی اس سعی کو قبول فرمائے۔اور اسے عوام وخواص کے لئے نافع بنائے۔آمین

محمد عرفان المانی

حالاتِ مصنف

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت حضرت خواجہ محمد اشرف نقشبندی مجدّدی سُنی (بریلوی) حنفی کہ جنہیں حلقہ احباب میں صوفی صاحب اور مریدین و معتقدین میں میاں صاحب کے نام سے پہچانا جاتا ہے، آپ مسلکاً سنی (بریلوی) مشرباً نقشبندی مجدّدی اور نسباً آرائیں ہیں، آپ غلام نبی ولد ثانی نقشبندی مُجدّدی کے ہاں 1935ء کو چک نمبر 82 رسولپور آرائیاں تحصیل و ضلع شیخوپورہ میں متولد ہوئے۔

ابتدائی تعلیم چک نمبر 116 تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان میں حاصل کی، پھر ساہیوال کے اسلامیہ ہائی اسکول سے میٹرک اور گورنمنٹ کالج ساہیوال سے ایف اے کیا، ''بہارِ شریعت'' اور ''مکتوبات امام ربانی'' کا درس پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت حضرت خواجہ غلام رسول نقشبندی مجدّدی سے لیا، اور کچھ دینی تعلیم فیضِ ملت علامہ فیض احمد اویسی سے اس زمانے میں حاصل کی جب آپ علوم دینیہ کی تحصیل سے فراغت کے بعد اپنے گاؤں حامد آباد تشریف لائے تھے، اور آپ بچپن سے ہی ذکر فکر کی طرف میلان رکھتے تھے جس کی ایک اہم وجہ بزرگانِ نقشبندیہ سے نسبی و روحانی تعلق کی وجہ سے گھر کا ماحول بھی ہے کہ آپ کے خاندان میں ولی کامل، عارف اسرار حقیقت حضرت میاں الٰہی بخش نقشبندی مجدّدی، پیرِ طریقت منبع جود و سخا حضرت میاں شہاب الدین نقشبندی مجدّدی اور پیرِ طریقت رہبرِ شریعت عارف باللہ حضرت خواجہ غلام رسول نقشبندی مجدّدی رحمہم اللہ تعالیٰ جیسے کامل ولی گزرے ہیں۔

جب آپ کالج میں زیرِ تعلیم تھے انہی ایام میں پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت میاں شہاب الدین نقشبندی مجدّدی علیہ الرحمہ کہ جن کا مزار مبارک منڈی یزماں سے کچھ آگے ہے سے شرفِ بیعت حاصل کیا۔ پھر آپ کے شیخ حضرت میاں شہاب الدین علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد جب اُن کی مسند پر پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت میاں غلام رسول نقشبندی مجدّدی علیہ الرحمہ متمکن ہوئے تو اُن سے خلافت حاصل کی اور حضرت کی حیات میں مریدین کی

تربیت کی ذمہ داری آپ کو سونپی گئی اور آپ کی حیات کے آخری تقریباً دس سال اس طرح گزرے کہ جب بھی کوئی بیعت ہونے کے لئے آتا تو حضرت اُسے آپ کی خدمت میں بھیج دیتے، حضرت میاں غلام رسول نقشبندی مجدّدی علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد حضرت میاں صاحب نے بالاتفاق آپ سے تجدیدِ بیعت کیا اس طرح اس پر مسند پر آپ متمکن ہیں۔

آپ شیخوپورہ سے اپنے آباء کے ساتھ رحیم یار خان منتقل ہوئے، پھر وہاں سے ضلع مظفر گڑھ (حال ضلع لیہ)، وہاں سے 1964ء میں اپنے والد اور رفقاء حاجی عطا محمد اور حاجی محمد شفیع اور میاں غلام رسول نقشبندی مجدّدی علیہ الرحمہ کے برادرِ اکبر میاں عمر الدین کے بیٹوں کے ساتھ ٹھٹھہ سندھ منتقل ہوئے، گوٹھ حاجی عطا محمد وجھ...... ضلع ٹھٹھہ میں مریدین کی تربیت کی ذمہ داری آپ کے ہی حوالے تھی اور باقاعدہ بعد نماز عشاء مکتوبات شریف کا درس دیا کرتے تھے اور اپنے سلسلہ کے اوراد و اذکار کرایا کرتے تھے اور دینی میں لوگوں کی رہنمائی فرماتے، اور اب اپنے فرزند محمد کرم کے ساتھ رحیم یار خان (شہر) میں قیام پذیر ہیں۔

اور 1974ء میں حاجی عطا محمد، حاجی محمد شفیع اور حاجی عمر الدین کے ہمراہ حج کے لئے تشریف لے گئے اور متعدد بار عمرہ و زیارت روضہ رسول ﷺ کے تشریف لے گئے ہیں، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کے طفیل آپ کے فیوض و برکات سے ہم سب کو مستفیض فرمائے۔

﴿۲﴾

اب چالیس فرمودات امام ربّانی مُجدِّد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱) کے ''مکتوبات'' سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں، تا کہ میرے مسلمان بھائی خصوصاً سلسلۂ نقشبندیہ سے وابستگان اپنی زندگی کے نشیب وفراز میں اُن کو پڑھ کر اپنے عقائد کی پختگی پر عمل پیرا ہو کر نجاتِ اَبدی حاصل کر سکیں، یہ وہ عظیم ہستی ہے جس نے مسلمانوں کے دلوں میں محبتِ رسول ﷺ کی وہ شمع روشن فرمائی جس کی پاسبانی کے لئے اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خاں مُحدّث بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے کاملین کو بھیجا جن کے ذریعے آج اہلِ سنّت وجماعت کا بول بالا ہے۔

۱۔ اللہ وحدہٗ ہی صرف عبادت کے لائق ہے

ہمارا تمہارا بلکہ تمام جہان والوں یعنی آسمان وزمین اور اعلیٰ واسفل دونوں کا پروردگار صرف ایک ہی ہے، اور وہ بیچون وبیچگون ہے، شبہ ومانند سے منزّہ ہے شکل واَمثال سے مُبرّا ہے، پدر وفرزند اللہ تعالیٰ کے حق میں محال ہے، اُس بارگاہ میں ہمسر اور ہم مثل ہونے کی کیا مجال ہے؟ اتحاد وحلول کی آمیزش اُس سُبحانہ کی شان میں بُری ہے، اور کون وبُرُوز یعنی پوشیدہ ہونے اور ظاہر ہونے کا گمان اُس جنابِ قُدس کے حق میں قبیح ہے، وہ زمانی نہیں کیونکہ زمانہ اُسی کا پیدا کیا ہوا ہے نہ وہ مکانی ہے کیونکہ مکان اُس کا بنایا ہوا ہے، اُس کے وُجود کی کوئی ابتداء نہیں اور اُس کے بقا کی کوئی انتہاء نہیں، سب قسم کا خیر وکمال اُس سبحانہٗ کی ذات میں ثابت ہے اور سب قسم کا نقص وزوال اُس سے مَسلُوب ہے، پس عبادت کے مستحق اور پرستش

۱۔ آپ کا اسمِ گرامی ''احمد'' کنیت ابوالبرکات، لقب بدرالدین اور خطاب امام ربّانی مجدد الف ثانی ہے اور یاد رہے کہ متبحر عالم علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی (ت ۱۰۶۸ھ/۱۶۵۸ء) نے آپ کے ''مُجدِّد الف ثانی'' کے منصب جلیل کا سب سے پہلے اظہار فرمایا، آپ کی ولادت شب جمعہ ۱۴ شوال ۹۷۱ھ کو ہوئی شمسی تاریخ ۵ جون ۱۵۶۴ء تھی اور وفات روز سہ شنبہ ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ بمطابق نومبر ۱۶۲۴ء کو سرہند شریف میں ہوئی بعض افراد نے ۲۷ اور بعض نے ۲۹ لکھی ہے اور یہ اختلاف مطالع کی بنا پر ہے دن سہ شنبہ کا ہی ہے جیسا کہ ''ارمغان امام ربّانی'' (ص ۶۹) میں ہے۔

کے لائق وہی حق سبحانہٗ وتعالیٰ ہے۔(۲)

جاننا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ وتقدّس بذاتِ خود موجود ہے، اور تمام اشیاء اُس کی ایجاد سے موجود ہیں اور حق تعالیٰ اپنی ذات وصفات اور افعال میں یگانہ ہے اور فی الحقیقت کسی اَمر میں خواہ وُجودی ہو یا غیر وُجودی، کوئی بھی اُس کے ساتھ شریک نہیں ہے، مشارکت اسمی اور مناسبت لفظی بحث سے خارج ہے۔(۳)

۲۔ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے

حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ فرماتا ہے:

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ (٤)

ترجمہ: جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اُس نے اللہ کا حکم مانا۔ (کنز الایمان)

حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ رسول کی اطاعت کو عین اپنی اطاعت فرماتا ہے،(٥) پس خُدا تعالیٰ کی وہ اطاعت جو رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کے سوا ہو وہ حق تعالیٰ کی اطاعت نہیں ہے، اور اِس مطلب کی تاکید وتحقیق کے لئے کلمہ ''قد'' لایا تا کہ کوئی بوالہوس اِن دونوں اطاعتوں کے درمیان جُدائی ظاہر نہ کرے اور ایک کو دوسرے پر اختیار نہ کرے۔(٦)

۳۔ نبی کریم ﷺ کی تابعداری ذریعہ نجات ہے

اصحاب کہف نے اتنا بڑا درجہ صرف ایک ہی نیکی کے باعث حاصل کیا، اور وہ نورِ ایمانی کے ساتھ دشمنوں کے غلبہ کے وقت خُدائے تعالیٰ کے دشمنوں سے ہجرت کر جانا تھا، مثلاً سپاہی دشمنوں اور مخالفوں کے غلبہ کے وقت اگر تھوڑا سا تردُّد کریں تو اس قدر نمایاں ہوتا ہے اور اس

۲۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، مکتوب نمبر ١٦٧، ص ٥٠

۳۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ چہارم، مکتوب نمبر ٢٦٦، ص ١٠٦

٤۔ سورة النساء: ٤/ ٨٠

٥۔ قاضی ابوالولید باجی لکھتے ہیں: پس اللہ عزوجل نے ہم پر اپنے رسول ﷺ کی اطاعت کو واجب کیا ہے جیسا کہ ہم پر اپنی اطاعت کو واجب کیا ہے (الإشارة في أصول الفقه، فصل في السّنّة، ص ١٦٨)

٦۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ سوم، مکتوب نمبر ١٥٢، ص ٢٨

کا اعتبار ہوتا ہے کہ اَمن کی حالت میں اس سے کئی گُنا اعتبار میں نہیں آسکتا۔

اور نیز جب آنحضرت ﷺ خُدائے تعالیٰ کے محبوب ہیں تو حضور کے تابعدار بھی، آپ کی تابعداری کے باعث محبوبیّت کے درجے تک پہنچ جاتے ہیں،(۷) کیونکہ مُحِبّ اُس آدمی کو بھی جس میں اپنے محبوب کی عادتیں اور خصلتیں دیکھتا ہے، اپنا محبوب ہی جانتا ہے اور مخالفوں کو اِسی پر قیاس کرنا چاہیے۔

محمدِ عربی کا بروی ہر دوسر است کسی کہ خاکِ درش نیست خاک بر سرِ او
وسیلہ دو جہان کُلّی آبرو کا ہیں نبی سرور ﷺ
پڑے خاک اُس کے سر پہ جو نہیں ہے خاک اِس در پہ (۸)

۴۔ حقیقتِ محمدی ﷺ

اللہ تعالیٰ کی حمد ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو، حقیقتِ محمدی ﷺ جو ظہورِ اول اور حقیقۃ الحقائق ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے حقائق کیا انبیاء کرام کے حقائق اور کیا ملائکہ عظام کے حقائق سب ظلال کی مانند ہیں، اور وہ تمام حقائق کا اصل ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ" (۹)

سب سے اول خُدائے تعالیٰ نے میرے نُور کو پیدا فرمایا۔

۷۔ عارف محمد ہاشم کشمی بدخشانی نے نقل کیا کہ حضرت مجدد فرماتے ہیں "رسول اللہ ﷺ کے کسی فعل کی ادھوری متابعت کے عوض ہزار احیائے لیالی کو میں نہ خریدوں" اور آپ کا ارشاد ہے "کوئی فضیلت آنحضرت ﷺ کی متابعت کی برابری نہیں کرسکتی" رمضان شریف کے اعتکاف کے سلسلے میں آپ نے مخلصین سے فرمایا "صرف رسول اللہ ﷺ کی متابعت کی نیت کرو ہمارا تبتّل اور انقطاع کیا شئے ہے آپ کی متابعت حاصل ہونے کے لئے ہم کو سو پابندیاں قبول اور بے توسل متابعت ہم کو ہزار تبتّل اور انقطاع قبول نہیں" (زبدۃ المقامات، بیان وصول بخلعت حضرت خواجہ، فصل ششم، ص ۲۰٤)

۸۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ دوم، مکتوب نمبر ٤٤، ص ۱۳

۹۔ یہ حدیث شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی نقل کی ہے دیکھئے: مدارج النبوۃ، باب اول در بیان خلقت و جمال، ۲/۱

"خُلِقْتُ مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ وَ الْمُوْمِنُوْنَ مِنْ نُوْرِیْ"

میں اللہ کے نُور سے پیدا ہوا ہوں اور مومن میرے نُور سے۔

پس وہ حقیقت باقی تمام حقائق اور حق تعالیٰ کے درمیان واسطہ ہے، اور آنحضرت ﷺ کے واسطہ کے بغیر کوئی مطلوب تک نہیں پہنچ سکتا:

فَهُوَ نَبِیُّ الْأَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ وَ إِرْسَالُهٗ رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ عَلَیْهِ وَ عَلَیْهِمُ الصَّلَوَاتُ وَ التَّسْلِیْمَاتُ

یعنی، پس وہ نبی الانبیاء والمرسلین ہیں اور اُن کا اِرسال تمام جہانوں کے لئے رحمت ہے۔

وہ تمام انبیاء اُولُو العزم باوجودِ اصالت کے اُن کی تبعیت طلب کرتے رہے اور اُن کی اُمّت میں داخل ہونے کی آرزو کرتے رہے،(۱۰) جیسا کہ حدیث شریف (۱۱) میں

۱۰۔ امام اہلسنّت امام احمد رضا کے والد گرامی حضرت علامہ نقی علی خان متوفی ۱۲۹۷ھ لکھتے ہیں: "لکھا ہے کہ بارہ پیغمبروں نے دعا کی ہے کہ خُدا تعالیٰ ہم کو اُمتِ محمد (ﷺ) میں داخل فرمائے، کہتے ہیں ایک بار لشکرِ اسلام کسی غار کے متصل ٹھہرا تھا، ناگاہ اُس غار سے ایک آواز دردناک پیدا ہوئی کہ کوئی شخص کہتا ہے "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الْأُمَّةِ الْمَرْحُوْمَةِ الْمَغْفُوْرَةِ الْمُسْتَجَابِ لَهَا الْمُبَارَكَةِ" دریافت کیا تو الیاس پیغمبر تھے اور (مواهب اللدنیه) موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے ہیں "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ أُمَّةِ أَحْمَدَ" خُدایا! مجھے احمد (ﷺ) کی اُمت میں داخل کر، ایک بار اُن کو خطاب ہوا، اے موسیٰ! جو احمد کو نہ مانے گا اُس کا ٹھکانہ دوزخ ہے، عرض کیا، الٰہی! احمد کون ہیں؟ فرمایا: وہ تمام خلق کا سردار ہے آسمان و زمین کی پیدائش سے پہلے میں نے اس کا نام عرش پر اپنے نام کے ساتھ لکھا جب تک اُس کی اُمت نہ داخل ہولے بہشت کو سب پر حرام کیا، عرض کیا اُس کی اُمت کون ہیں؟ فرمایا وہ لوگ کہ ہر بلندی و پستی پر میری حمد کریں گے، ہر حال میں میری طاعت پر کمر باندھیں گے، اپنے ہاتھ پاؤں اور منہ پاک رکھیں گے، دن کو روزہ رکھیں گے رات کو عبادت کریں گے، اُن کی تھوڑی عبادت قبول کروں گا اور فقط کلمۂ توحید پر اُن کو بہشت میں داخل فرماؤں گا، موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا، الٰہی! مجھے اُس اُمت کا پیغمبر کر، ارشاد ہوا کہ اُن کا پیغمبر انہیں میں سے ہوگا، عرض کیا مجھے اُس پیغمبر کی اُمت میں کر، حکم ہوا تو میں اُس سے مقدم ہے وہ تیرے بعد آئے گا مگر بہشت میں تجھ کو اور اُس کو اکٹھا کروں گا (الکلام الأوضح فی تفسیر سورۃ "الم نشرح" ص ۷۹)

۱۱۔ اس حدیث شریف کو ابو نعیم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے اور "حلیة الأولیاء" میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے روایت کیا ہے اور ان احادیث کو امام جلال الدین سیوطی نے "الخصائص الکبریٰ" (۱۱/۱، ۱۲) میں نقل کیا ہے۔

وارد ہے۔(۱۲)

خود امتی بننے کی مالک سے تمنا کی　　　موسیٰ نے سُنا جو عدم رُتبہ تری اُمت کا

(قبالۂ بخشش)

۵۔ شانِ محبوبی ﷺ

پس علم کو ذاتِ عالم کے ساتھ وہ اتحاد ہے جو غیر کو نہیں، یہاں ''احمد'' کا قُرب جو ''اَحَد'' کے ساتھ ہے معلوم کرنا چاہئے اور جاننا چاہئے کہ اِن کے درمیان کونسا واسطہ ہے، وہ صفتِ علم ہی ہے جو ایک ایسا اَمر ہے جو مطلوب کے ساتھ اتحاد رکھتا ہے، پھر حجاب ہونے کی کیا گنجائش ہے، نیز علم کے لئے ایک ایسا ذاتی حُسن ہے جو صفات میں سے کسی اور کے لئے یہ حُسن ثابت نہیں، اسی واسطے اِس فقیر کے خیال میں صفاتِ واجبی میں سے زیادہ محبوب حق تعالیٰ کے نزدیک صفتِ علم ہے، چونکہ اس کا حُسن بے چونی کی آمیزش رکھتا ہے اس لئے میں اس کے اِدراک میں قاصر ہوں، اِس حُسن کا پورا پورا اِدراک عالمِ آخرت سے وابستہ ہے جو رُؤیت کا مقام ہے، جو خُدا تعالیٰ کو دیکھیں گے حضرت محمد ﷺ کے جمال کو بھی پالیں گے اگر چہ اِس جہان میں حُسن کا دو تہائی حصہ حضرت یوسف علیہ السّلام کو عطا ہوا، اور باقی تیسرا حصہ سب میں تقسیم ہوا، لیکن عالمِ آخرت میں سارا حُسن حُسنِ محمدی ﷺ ہے اور تمام جمال جمالِ محمد ﷺ جو خُدا تعالیٰ کو محبوب ہے، صفتِ علم کے حُسن کے ساتھ کسی دوسرے کے حُسن کو کس طرح مشارکت ہوسکتی ہے، جب کہ اس کا حُسن مطلوب کے ساتھ متحد ہونے کے باعث ہے، یعنی حُسن عین مطلوب ہے، دوسرے کے لئے چونکہ اس قسم کا اتحاد نہیں اس لئے ایسا حُسن بھی نہیں، پس پیدائشِ محمدی (ﷺ) باوجود حدوث کے قِدمِ ذات کی طرف منسوب ہے، اور اُس کے احکام بھی وجوبِ ذات تعالیٰ تک منتہی ہیں، اور اُس کا حُسن حُسنِ ذات تعالیٰ ہے، جس میں حُسن کے سوا اور کسی چیز کی آمیزش نہیں یہی وجہ ہے کہ اُس کے ساتھ جمیل مُطلق کی محبت کا تعلّق ہے اور (وہ ذات) حق تعالیٰ کی محبوب ہے:

۱۲۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر سوم، حصہ نہم، مکتوب نمبر ۱۲۲، ص ۱۲۷

"اَللّٰهُ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَال" (۱۳)

اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو دوست رکھتا ہے۔(۱٤)

حقیقتِ محمدی (ﷺ) جو حقیقت الحقائق ہے،(۱٥) اس حُب کا تعیّن اور ظُہور ہے جو ظُہورات کا مبدأ اور مخلوقات کی پیدائش کا منشا ہے جیسا کہ حدیث قدسی میں آیا ہے:

"كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًا فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِأُعْرَفَ" (۱٦)

میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا، میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں پس میں نے خَلق کو پیدا کیا کہ میں پہچانا جاؤں۔

اول اول وہ چیز جو اُس پوشیدہ خزانے سے میدانِ ظُہور میں آئی، یہی حُب ہے، جو مخلوقات کی پیدائش کا سبب ہوئی ہے، اگر یہ حُب نہ ہوتی تو ایجاد کا دروازہ نہ کُھلتا، عالم عدم میں راسخ اور مُستقر رہتا، حدیث قُدسی

۱۳۔ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب تحريم الكِبر و بيانه برقم:١٤٧ (٩١)، ص ٦٦۔
أيضاً مشكاة المصابيح، باب الآداب، باب الغضب و الكِبر، الفصل، برقم:٥١٠٨، ٣_٤/٢٣٣

۱٤۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر سوم، حصہ نہم، مکتوب نمبر ۱۰۰، ص ۷٦

۱٥۔ حقیقت الحقائق کا جو مطلب مُجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے وہ ارشاد نمبر ۴ پر ملاحظہ ہو اور حقیقت الحقائق کا مطلب پیر مہر علی شاہ علیہ الرحمہ یوں بیان کرتے ہیں ''میرے خیال میں ظہور و سریانِ حقیقتِ احمدیہ ﷺ ہر عالم و ہر مرتبہ اور ذرّہ ذرّہ میں عند المحققین من الصُّوفیہ ثابت ہے اس کو حقیقت الحقائق کہتے ہیں۔ (فتاویٰ مہریہ آنحضرت ﷺ کے متعلق سوالات کے جوابات، نمبر ۲، ص ٥)

۱٦۔ مكتوبات معصومية، دفتر اول، مكتوب ١١٣، ١/٢٥٧
أيضاً المقاصد الحسنة، حرف الكاف، برقم:٨٣٨، ص ٣٣٢
أيضاً الغمّاز على اللّمّاز، حرف الكاف، برقم:٢٠٧، ص ١٧٣
أيضاً الدرر المنتثرة للسيوطي، حرف الكاف، (برقم:٣٣٠) ص ٢٢٤، قال علىّ القارى معناه صحيح مستفاد من قوله تعالى ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ﴾ أى ليعرفونى كما فسّره ابن عباس رضى الله عنهما (حاشية مكتوبات امام ربّانى، جلد دوم، دفتر سوم، حصہ نہم، مکتوب نمبر ۱۲۲، ص ۱۲۸)

"لَوْ لَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ" (١٧) (اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمان کو پیدا نہ کرتا)

کے سِرّ کو جو حضرت خاتم الرسل ﷺ کی شان میں واقع ہے، اس جگہ ڈھونڈنا چاہئے اور

"لَوْ لَاكَ لَمَا أَظْهَرْتُ الرُّبُوْبِيَّةَ" (١٨) (اگر تو نہ ہوتا تو میں اپنی ربوبیت کو ظاہر نہ کرتا)

کی حقیقت کو اس مقام میں طلب کرنا چاہئے۔ (١٩)

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

وہ کنزِ نہاں یہ نورِ فشاں وہ کُن سے عیاں یہ بزمِ فکاں
یہ ہر تن و جاں یہ باغِ جناں یہ سارا سماں تمہارے لئے

٦۔ حضور ﷺ کو معراج وُجودِ مبارک کے ساتھ ہوا

حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی قوم صرف رُؤیت یعنی دیدار کی طلب ہی کے باعث ہلاک ہوگئی، اور حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام طلبِ رؤیت کے بعد ﴿لَنْ تَرَانِيْ﴾ (٢٠) سُن کر خود رفتہ ہوگئے، اور اس طلب سے تائب ہوئے اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ جو ربّ العالمین کے محبوب اور تمام اوّلین و آخرین موجودات میں سے بہترین ہیں، باوجود اِس کے معراج بدنی کی دولت سے مُشرّف ہوئے اور عرش و کرسی سے گزر کر مکان و زمان سے بھی اُوپر چلے گئے۔ (٢١)

١٧۔ الزبدۃ العُمدۃ فی شرح البُردۃ، ص ١٥٥، مزید تفصیل کے لئے علامہ منظور احمد فیضی علیہ الرحمہ کی تصنیف "مقام رسول" (ص ٢٦١، ٢٦٢) اور علامہ محمد نعمان شیراز حنفی کی تصنیف "احادیث لولاک کا ثبوت" بنام تنویر الأفلاك بجلال آحادیث لولاك کا مطالعہ کیجئے۔

١٨۔ یہ حدیث شریف مکتوبات شریف کے علاوہ "جواھر البحار"، "شرح زلیخا" اور "دُرّ یکتا" میں بھی مذکور ہے جیسا کہ "مقام رسول" (ص ٢٦٦) میں ہے۔

١٩۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر سوم، حصہ نہم، مکتوب نمبر ١٢٢، ص ١٢٨

٢٠۔ سورۃ الأعراف: ١٤٣/٧

٢١۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ پنجم، مکتوب نمبر ٢٧٢، ص ١٤

خِرد سے کہدو کہ سر جھکائے گمان سے گزرے گزرنے والے
پڑے ہیں یاں خود جہت کو لالے کسے بتائے کدھر گئے تھے
تبارک اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوشِ لن ترانی کہیں تقاضے وِصال کے تھے

(حدائق بخشش)

٧۔ حضور ﷺ اللہ کے نُور سے پیدا ہوئے

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے اُس حُسن و جمال کے بیان میں جو پروردگار عالمیاں جلّ شانہ کی محبت کا باعث ہے اور جس کے سبب آنحضرت ربّ العالمین کے محبوب ہوئے، حضرت یوسف علیہ السّلام اگرچہ اس صباحت کے سبب جو اُن میں پائی جاتی تھی، حضرت یعقوب علیٰ نبینا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے محبوب تھے، لیکن ہمارے حضرت پیغمبر خاتم الرّسل ﷺ اُس ملاحت کے باعث جو اُن میں موجود تھی خالقِ کائنات کے محبوب ہیں اور زمین و آسمان کو انہی کے طفیل پیدا فرمایا۔ (٢٢)

جاننا چاہئے کہ پیدائشِ محمدی ﷺ تمام افرادِ انسان کی پیدائش کی طرح نہیں، بلکہ افرادِ عالم میں سے کسی فرد کی پیدائش کے ساتھ نسبت نہیں رکھتی، کیونکہ آنحضرت ﷺ باوجود عنصری پیدائش کے حق تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے جیسے آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"خُلِقْتُ مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ" (٢٣)

٢٢۔ اُن کے حسنِ باصلاحیت پہ نثار شیرۂ جاں کی حلاوت کیجئے (حدائق بخشش)

٢٣۔ قال صاحب تشیید المبانی (فی تخریج آحادیث مکتوبات امام ربّانی) ذکر المحدّث الشیخ عبد الحق الدّھلوی فی "مدارج النبوّۃ": "أنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ نُوْرِيْ" (حاشیۃ مکتوبات امام ربّانی، دفتر سوم، حصہ نہم ص ٧٥ اور حضرت مُجدّد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند حضرت خواجہ محمد معصوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نقل کیا کہ حدیث شریف میں ہے: أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِيْ سب سے پہلی چیز جس کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا وہ نورِ محمدی تھا علی صاحبها الصّلاۃ و السّلام و التّحیۃ، اور تمام علوی و سفلی مخلوقات کو اس نور سے پیدا کیا (مکتوبات معصومیہ، دفتر اول، مکتوب ١١٣، ٢٥٦/٢)

میں اللہ کے نور سے پیدا ہوا ہوں ۔(۲٤)

۲٤۔ اس حدیث شریف کو عارف باللہ حضرت خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمہ نے ان الفاظ کے ساتھ نقل فرمایا کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں: إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَنِيْ مِنْ نُوْرِهِ (فصل الخطاب للعارف محمد پارسا، ص ٤٦٢) حدیث جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ''اے جابر! اللہ تعالیٰ نے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا'' محدّثین، مفسّرین اور اہلِ سیر نے اس حدیث کو مصنف عبدالرزاق کے حوالے سے اپنی اپنی کتابوں میں ذکر کیا اور صدیوں سے نقل کرتے چلے آرہے ہیں، ڈاکٹر محمد مسعود احمد لکھتے ہیں: گزشتہ چودہ صدیوں میں کسی نے اختلاف نہ کیا، تمام مکاتبِ فکر نے یہی عقیدہ رکھا کہ سب سے پہلے حضور ﷺ کا نُور پیدا کیا گیا لیکن اب کچھ عرصے سے قدیم کتابوں کے متون کی تخریج و تحقیق کے بہانے متون میں حذف و اضافے کی مہم چلی ہے، یہ حرکت اہلِ علم اور اہلِ تحقیق کی نظر میں سخت مذموم ہے، اس کا مقصد سیاسی نظر آتا ہے اور وہ مقصد یہ ہوسکتا ہے کہ حضورِ انور ﷺ کی عظمت کو گھٹایا جائے اور اسلافِ کرام کا اعتبار اُٹھایا جائے کیونکہ ان دونوں حقیقتوں نے ملّت کو مستحکم رکھا ہے ڈاکٹر اقبال نے سچ کہا تھا ''دورِ جدید میں ملّتِ اسلامیہ کا اصل مرض سلفِ صالحین سے اعتبار و اعتماد کا اُٹھ جانا ہے'' اس حدیث پاک میں حضورِ انور ﷺ کی عظمت ہے، عظمت کے احساس سے ایمان محکم ہوتا ہے اور دشمنانِ اسلام کا مقصد ایمان کو کمزور کرنا ہے، اس لئے اُن کے نزدیک عظمت کا انکار ضروری ہے الخ (خلقتِ محمدی ﷺ، ص ۵۰) اور لکھتے ہیں: اس حدیث کو اکابر علمائے اہلسنّت صدیوں سے مسلسل نقل کرتے چلے آرہے ہیں، چند حوالے نقل کئے جاتے ہیں (۱) نظام الدین حسین نیشاپوری، تفسیرِ نیشاپوری، جلد اول، ص ۵۵، جلد ۸، ص ٦٦، (۲) شیخ اسماعیل حقی، تفسیر روح البیان، جلد اول، ص ۵۴۸، (۳) شیخ اسماعیل بن محمد العجلونی، کشف الخفاء، جلد اول، ص ۱۳۱۱، حدیث نمبر ۸۲۷، (۴) احمد قسطلانی، المواهب اللدنية، جلد اول، ص ۹، (۵) زرقانی، شرح المواهب اللدنية، جلد اول، ص ٥٦، (٦) عبدالحق محدّث دہلوی، مدارج النبوة، جلد دوم، ص ۲، (۷) علامہ فاسی، مطالعُ المسرات، ص ۲۷، (۸) عبدالعزیز دباغ، ابریز، ص ۲۲٦، (۹) شیخ روزبہان، تفسیر عرائس البیان، جلد اول، ص ۲۳۸، (۱۰) ابن الحجر الہیتمی، فتاویٰ حدیثیة، ص ۵۹، ٦۰ ۔ ماضی قریب کے مختلف مکاتبِ فکر کے علماء نے بھی حدیثِ نور کا ذکر فرمایا مثلاً (۱) مولانا احمد رضا خاں بریلوی، صلوٰة الصفا فی نور المصطفیٰ، (۲) مولوی رشید احمد گنگوہی نے شیخ عبدالحق مُحدّث دہلوی علیہ الرحمہ کے حوالے سے حدیثِ نور کی تصدیق و تائید کی ہے، (۳) اشرف علی تھانوی، نشرُ الطِّیب، ص ۵ و رسالہ النور، ص ۲۳ تا ۲۵ نیز الرّافع و الواضع، ص ۱۳، (۴) اسماعیل دہلوی، رسالہ یکروزی، ص ۱۱، (۵) نواب وحید الزماں، هدية المهدی، ص ٥٦ (خلقتِ محمدی ﷺ، حدیثِ جابر رضی اللہ عنہ کا تحقیقی جائزہ، ص ۴۹، ۵۰) اور اس حدیث شریف کی مزید تفصیل آیت ۳۳ کے تحت حاشیہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

اور دوسروں کو یہ دولت میسر نہیں ہوئی ۔(۲۵)

بزمِ آخر کا شمع فروزاں ہوا   نورِ اول کا جلوہ ہمارا نبی ﷺ

(حدائقِ بخشش)

۸۔ حضور ﷺ کو اپنی طرح بشر کہنا منکر کی بے عقلی ہے

جن محجوبوں نے حضرت محمد ﷺ کو بشر کہا اور دوسرے انسانوں کی طرح تصوّر کیا،(۲٦) وہ مُنکر ہو گئے، اور جن سعادت مندوں نے اُن کو رسالت اور رحمتِ عالمیان کے طور پر دیکھا اور تمام لوگوں سے مُمتاز اور سرفراز سمجھا وہ ایمان کی دولت سے مُشرّف ہوئے اور نجات پا گئے۔

۹۔ نبی کریم ﷺ اور خُلفائے راشدین کی اتباع لازم ہے

پس آپ کو چاہئے کہ نبی کریم ﷺ کی متابعت اور اُن کے خلفائے راشدین ہادیین مہدیین کی متابعت کو لازم پکڑیں، کیونکہ وہ ہدایت کے ستارے ہیں اور ولایت کے آفتاب ہیں،(۲۷) پس جس شخص کو اُن کی تابعداری کا شرف حاصل ہوا ﴿فَقَدْ فَازَ فَوْزًا

۲۵۔ مکتوبات امام ربانی، جلد دوم، دفتر سوم، حصہ نہم، مکتوب نمبر ۱۰۰، ص ۷٤، ۷۵

۲٦۔ فی زمانہ حضور ﷺ کو محض بشر کہنا اور دوسرے انسانوں کی طرح تصور کرنا وہابیہ خذلهُمُ اللّٰهُ تعالیٰ کا شیوہ ہے، پیر مہر علی شاہ علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: بغیر انضمام کلماتِ تعظیم صرف لفظ بشر ذکر کرنا جائز نہیں (فتاوی مہریہ ص ۵) کیونکہ کلماتِ تعظیم کے انضمام کا مطلب ہے کہ کہنے والا آپ ﷺ کو دوسرے انسانوں جیسا تصوّر نہیں کرتا اور ایک سوال کے جواب میں پیر مہر علی شاہ علیہ الرحمہ کہتے ہیں میرے خیال میں فریقین از علمائے کرام متنازعین اہلِ سنّت والجماعت سے ہیں اور ذکر آنحضرت ﷺ کو بالأسماءِ المعظّمه واجب و ضروری اعتقاد کرتے ہیں لہٰذا ان سے ہرگز متصوّر نہیں کہ معاذ اللہ فرقۂ ضالہ نجدیہ وہابیہ کی طرح صرف بشر کا اطلاق جائز کہیں مگر میری رائے وہی ہے جو اوپر عرض کر چکا ہوں کہ صرف لفظ بشر کا اطلاق بغیر انضمام کلماتِ تعظیم نہ چاہئے کہ بوجہ شیوعِ عُرف وقصدِ فرقۂ ضالّہ صرف بشر کہتے ہیں ایہام اَمرِ ناجائز کا ہے (فتاوی مهریه، آنحضرت ﷺ کے متعلق سوالات کے جوابات، سوال نمبر ۲، ص ۵)

۲۷۔ اس میں حضور ﷺ کے اس فرمان کی طرف اشارہ ہے کہ جس میں آپ ﷺ نے فرمایا: أَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ بِأَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ، یعنی میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں اُن میں سے جس کی بھی اقتداء کرو گے ہدایت پاؤ گے (مشكاة المصابيح، كتاب المناقب، باب مناقب الصّحابة، الفصل الثّالث، برقم: ٦٠١٨، ۳ـ٤/٤١٤)

عـظِيْـمًـا ﴾(۲۸) وہ دونوں جہان میں بڑھ کر کامیاب ہوا، اور جواُن کی مخالفت میں پیدا ہوا ﴿فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيْدًا﴾(۲۹) وہ سخت گمراہ ہوا۔(۳۰)

اہلِ سنّت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضور   نجم ہیں، اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

(حدائقِ بخشش)

۱۰۔سنّتِ نبی ﷺ پر عمل کرنا ہی بزرگی ہے

بزرگی سنّت کی تابعداری سے وابستہ ہے،(۳۱) اور زیادتی شریعت کی بجا آوری پر منحصر ہے، مثلاً دوپہر کا سونا، جو اِس تابعداری سے وابستہ ہو، کروڑ کروڑ شب بیداریوں سے جو اِس تابعداری کے موافق نہ ہوں، اَولٰی و افضل ہے،(۳۲) اور ایسے ہی عیدِ فطر کے دن کا کھانا جس کا شریعت نے حکم کیا، خلافِ شریعت دائمی روزہ رکھنے سے بہتر ہے، شارع علیہ السّلام کے حکم سے جیتل (بمعنی دام) کا دینا اپنی خواہش سے سونے کا پہاڑ خرچ کرنے سے بزرگ تر ہے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن صبح کی نماز با جماعت ادا کرکے

۲۸۔ سورۃ الأحزاب: ۷۱/۳۳۔ ترجمہ: اس نے بڑی کامیابی پائی۔

۲۹۔ سورۃ النّساء: ۱۱٦/٤۔ ترجمہ: وہ دُور کی گمراہی میں پڑا۔

۳۰۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ اول، مکتوب نمبر ۲۵، ص ٦٦

۳۱۔ اتباعِ سنّت کے بارے میں مُجدِّد کا اور فرمان پڑھئے آپ فرماتے ہیں: ''ایک ضروری نصیحت یہ ہے کہ صاحبِ شریعت علیہ الصلاۃ والسلام والتحیۃ کی پیروی اپنے اوپر لازم کرلو، کیونکہ اس کے بغیر محال ہے، دنیا کی زیبائش وآرائش کی طرف مطلقاً توجہ نہ کرو اور اس کے حاصل ہونے یا نہ ہونے کی کوئی اہمیت نہ دو کیونکہ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کی نظر میں دنیا مبغوض و مردود ہے عنداللہ دنیا کی کوئی قدر نہیں بندگانِ خُدا کو چاہئے کہ دنیا کے ہونے کی نسبت نہ ہونے کو بہتر جانیں اور دنیا کی بے وفائی اور جلد فنا ہونے کی بات تو مشہور بلکہ مشاہدہ ہے، دنیا سے محبت رکھنے والے کو اُن لوگوں کے حالات سے عبرت حاصل کرنی چاہئے جو پہلے ہو گزرے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں سیّد المرسلین علیہ و علیٰ آلہ الصلاۃ و السّلام کی پیروی کی توفیق مرحمت فرماتے ہیں، آمین (مکتوبات امام ربانی، جلد اول، حصہ دوم، دفتر اول، مکتوب نمبر ٤٤، ص ٦١)

۳۲۔ یہ نبی ﷺ کے اس فرمان سے ماخوذ ہے کہ ''عَمَلٌ قَلِيْلٌ فِيْ سُنَّةٍ خَيْرٌ مِنْ عَمَلٍ كَثِيْرٍ فِيْ بِدْعَةٍ'' (الباعث لأبی شامۃ، ص ۲۷۔ أیضاً کتاب الاعتصام للشاطبی، الباب الثانی، برقم: ۱۵۹، ۵۳/۱)

یاروں میں نگاہ کی، اُن میں ایک آدمی موجود نہ پایا، اس کا سبب پوچھا، یاروں نے کہا کہ وہ شخص رات جاگتا رہا ہے، شاید اِس وقت سوگیا ہو، امیر المؤمنین نے فرمایا کہ اگر وہ تمام رات سوتا رہتا اور صبح کی نماز جماعت سے ادا کرتا، تو اُس کے لئے بہتر تھا۔(۳۳)

اُن کے جو ہم غلام تھے خُلق کے پیشوا رہے
اُن کے پھرے جہاں پھرا آئی کمی وقار میں

(دیوانِ سالک)

۱۱۔شیخین کریمین(۳٤) رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت

تمام اہلِ حق کا اِجماع ہے کہ پیغمبروں کے بعد تمام انسانوں میں سے افضل حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور اُن کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ،(۳۵)

۳۳۔ مکتوبات امام ربانی، جلد اول، حصہ دوم، مکتوب نمبر ۱۱٤، ص ۱۱۸ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اثر کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے المؤطا، کتاب صلاۃ الجماعۃ، (برقم: ۷، ص ۱۰۳) میں روایت کیا اور ولی الدین تبریزی نے مشکاۃ المصابیح، کتاب الصّلاۃ، باب الجماعۃ و فضلها، الفصل الثالث، (برقم: ۱۰۸۰، ۱۰۔۲۱٦/۲) میں نقل کیا۔

۳٤۔ یعنی حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما

۳۵۔ اُمتِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے اہلِ حق میں سب سے مقدم حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان ہیں کہ ساری اُمت کے صلحاء مل کر کسی صحابی کے درجے و مرتبے کو نہیں پہنچ سکتے اُن صحابہ کا حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے متعلق نظریہ و عقیدہ یہ ہے صحابہ کرام میں سے کوئی بھی درجے و مرتبے میں شیخین کریمین کے برابر نہیں ہے اور یہ کسی ایک صحابی کا نظریہ نہیں ہے بلکہ جمیع صحابہ یہی اعتقاد رکھتے تھے چنانچہ امام بخاری کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:

كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِيْ زَمَانِ النَّبِيِّ ﷺ فَنُخَيِّرُ أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّان (صحیح البخاری، کتاب فضائل الصّحابۃ، باب فضل أبی بکرٍ بعد النبی ﷺ، برقم: ۳٦۵۵، ۲/٤۵۱)

یعنی، ہم نبی کریم ﷺ کے (ظاہری) زمانہ مبارکہ میں صحابہ کرام کے درمیان ترجیح دیا کرتے تھے تو حضرت ابوبکر کو ترجیح دیتے پھر حضرت عمر کو پھر حضرت عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

اور امام ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:

كُنَّا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا نَعْدِلُ بِأَبِيْ بَكْرٍ أَحَدًا، ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَاب

رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ لَا نُفَاضِلُ بَیْنَھُمْ (سُنَن أبی داؤد، کتاب السُّنّة باب التفضیل، برقم:٤٦٢٧، ٥/٢٠، ٢١)

یعنی، ہم رسول اللہ ﷺ کے (ظاہری) زمانہ مبارکہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے، پھر ہم اصحاب رسول ﷺ کو چھوڑ دیتے تھے اُن کے مابین ایک کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔

اور امام ترمذی کی روایت میں ہے:

کُنَّا نَقُوْلُ وَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ حَیٌّ أَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ (سُنَن الترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب عثمان بن عفان، برقم:٣٧٠٧، ٤/٤٨٦)

یعنی، صحابہ کہا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ (ظاہری حیات کے ساتھ) حیات تھے ابو بکر، عمر، عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ظاہر ہے کہ یہ نظریہ صرف چند صحابہ کا نہیں تھا بلکہ جمیع صحابہ کرام یہی نظریہ رکھتے تھے اور یہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے فضیلتِ شیخین پر اجمالاً اجماع کی حکایت ہے جیسا کہ شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی نے "قُرّة العینین" (مسلك سوم، ص٢٦) میں ذکر کیا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کے ظاہری زمانہ مبارکہ میں صحابہ کرام کے مابین یہی معروف تھا صرف معروف ہی نہ تھا بلکہ صحابہ کرام اپنی زبانوں سے کہا بھی کرتے تھے جیسا کہ ترمذی کی روایت میں "کُنَّا نقول" کے الفاظ سے ظاہر ہے اور یہ نہیں ہو سکتا کہ جملہ صحابہ کرام ایک نظریہ رکھتے ہوں اور اپنی زبانوں سے اس کا اقرار بھی کرتے ہوں اور رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر نہ ہو اور رسول اللہ ﷺ کسی قول یا فعل پر اطلاع پا کر اُسے رد نہ فرمائیں تو اُسے تقریری حدیث کہا جاتا ہے جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں ہے۔

تو نتیجہ یہ نکلا کہ شیخین کی فضیلت تقریری حدیث سے ثابت ہے چنانچہ شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی مندرجہ بالا تینوں روایات نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: این حدیث مشعر است بتقریر آنحضرت ﷺ (قُرّة العینین، مسلك سوم، ص٢٦) یعنی، یہ حدیث آنحضرت ﷺ کی تقریر کی خبر دیتی ہے۔

امام ترمذی کی روایت میں ہے کہ

عن جابر بن عبداللہ قال قال عمر لِأَبی بَکْرٍ: یَا خَیْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ، فَقَالَ أَبُوْ بَکْرٍ أَمَا إِنَّكَ إِنْ قُلْتَ ذَاكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: "مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰی رَجُلٍ خَیْرٍ مِنْ عُمَرَ" (سُنَن الترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب عمر بن الخطاب رضی الله عنه، برقم:٣٦٨٤، ٤/٤٥٦)

یعنی، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں (سب سے) بہتر، تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر تم یہ کہتے ہو تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ آپ نے فرمایا: "عمر سے بہتر کسی شخص پر سورج طلوع نہیں ہوا"۔

اِس سے معلوم ہوا کہ شیخین کریمین اللہ اور اُس کے رسول کی جناب سے عطا ہونے والی اِس فضیلت کو خود بھی جانتے تھے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وِصال سے قبل جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ مقرر کرنے کے لئے بلوایا تو لوگوں نے کہا آپ ایک سخت آدمی کو ہم پر خلیفہ مقرر کریں گے اور آپ جب اپنے ربّ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو اُسے کیا جواب دیں گے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بخدا تم مجھے ڈراتے ہو میں کہوں گا: اَللّٰھُمَّ اسْتَخْلَفْتُ عَلَیْھِمْ خَیْرَ خَلْقِكَ اے اللہ! میں نے اُن پر تیری مخلوق میں بہتر کو خلیفہ بنایا ہے (قُرّة العینین، مسلك سوم، ص٢٨ و قال أخرجه ابن أبی شیبة۔ أیضاً موسوعة السِّیَر للصَّلّابی، فصل الخطاب فی سیرة أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله عنه، الفصل الثالث، ٤/٨١، ٨٥ بلفظ "خَیْرَ أَھْلِكَ"

اور شیخین کریمین کی افضلیت میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اتنی روایات مروی ہیں کہ علماء کرام نے فرمایا کہ وہ حدِّ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں چنانچہ شاہ ولی اللہ مُحدّث دہلوی لکھتے ہیں: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خلافت کے ایام میں اپنی متعدد مجالس میں شیخین کریمین کی افضلیت کو بالترتیب بیان فرمایا اور ایک جماعت جو اس مسئلہ میں فاسد گمان رکھتی تھی اُسے زجر فرمائی اور فقہاء صحابہ حاضر ہوتے اُن میں سے کسی کی طرف سے اِس پر منع یا کوئی اعتراض ظاہر نہ ہوا اور یہ آثار تو اتر کی حد کو پہنچے ہوئے ہیں۔ (قُرّةُ العینین، مسلك سوم، ص٢٨)

امام بخاری کی روایت ہے کہ حضرت محمد بن حنفیہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے پوچھا نبی کریم ﷺ کے بعد لوگوں میں بہتر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: حضرت ابو بکر، میں نے عرض کی پھر کون؟ فرمایا عمر الخ۔ (صحیح البخاری، کتاب فضائل الصحابة باب فضل أبی بکر بعد النبی ﷺ، برقم:٣٦٥٥، ٢/٤٥١)

امام احمد کی روایت ہے کہ حضرت ابو جحیفہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے ابا جحیفہ! کیا میں تجھے اِس اُمت کے نبی کے بعد اُمت میں سب سے افضل کی خبر نہ دوں تو میں نے عرض کی کیوں نہیں، فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی کو افضل نہیں سمجھتا تھا، آپ نے فرمایا اس اُمت کے نبی کے بعد افضل حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المسند للإمام أحمد ١/١٠٦)

افضلیت کی وجہ جو کچھ اِس فقیر (۳۶) نے سمجھی ہے وہ فضائل و مناقب کی کثرت نہیں بلکہ ایمان میں سب سے سابق ہونا اور دین کی تائید اور مذہب کی ترقی کے لئے سب سے زیادہ مال و جان کو خرچ کرنا ہے کیونکہ سابق گویا دین کے اَمر میں لاحق کا استاد ہے اور لاحق جو کچھ پاتا ہے سابق کی دولت سے پاتا ہے، یہ تینوں کامل صفتیں حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی میں منحصر ہیں، اور یہ دولت اُس وقت میں اُن کے سوا کسی کو میسر نہیں ہوئی۔ (۳۷) رسول اللہ ﷺ نے علالتِ وصال باکمال میں فرمایا، ''لوگوں میں سے کوئی ایسا شخص نہیں، جس نے مجھ پر ابو بکر بن ابی قحافہ سے بڑھ کر مال و جان میں احسان کیا ہو، اگر میں کسی کو دوست بنانا چاہتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن اسلامی دوستی افضل ہے، اس مسجد میں ابو بکر کے دریچہ کے سوا اور جتنے دریچے ہیں سب کو میری طرف سے بند کردو''۔ (۳۸)

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف بھیجا، تم نے مجھے جھٹلایا اور ابو بکر نے میری تصدیق کی اور اپنی جان و مال سے میری ہمدردی کی اور غم خواری کی، کیا تم

اور اِس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، علقمہ بن قیس، نزال بن سبرہ، عبد خیر، صعصعہ بن صوحان وغیرہم سے مروی روایات ہیں تفصیل کے لئے شاہ ولی اللہ مُحدّث دہلوی کی "قُرّۃ العینین" ملاحظہ ہو۔

۳۶۔ یعنی مُجدّدِ الفِ ثانی شیخ احمد فاروقی

۳۷۔ شاہ ولی اللہ مُحدِّث دہلوی لکھتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے متعدد مجالس میں برسرِ منبر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت بیان کی، کسی کی طرف سے ردّ اور سوال نہیں ہوا (قُرّة العينين، مسلك سوم، ص ۲۷) کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سمیت تمام صحابہ کا نظریہ یہی تھا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل البشر بعد الانبیاء ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ترمذی کی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی روایت میں ہے، آپ نے فرمایا کہ ابو بکر ہمارے سردار ہیں ہم سے بہترین اور ہم میں سے رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ پیارے ہیں (سُنَن الترمذي، كتاب المناقب، باب مناقب أبي بكر الصّديق رضي الله عنه، برقم:۳٦٥٦، ٤/٤٤٤)

۳۸۔ صحيح البخاري، كتاب الصّلاة، باب الخوخة و الممرّ في المسجد برقم:٤٦٧، ١١٩/١ أيضاً صحيح مسلم، كتاب فضائل الصّحابة رضي الله عنهم، باب فضائل أبي بكر الصّديق رضي الله عنه، برقم: ٦٢٤٥/٢ـ (٢٣٨٢)، ص ١١٦١

میرے لئے میرا دوست (۳۹) نہیں چھوڑتے''۔ (۴۰)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب نبی ہوتے''۔ (۴۱)

حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا (۴۲) کہ حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اِس اُمّت میں سب سے افضل ہیں، جو کوئی مجھے اُن پر فضیلت دے وہ مُفتری ہے، میں اُس کو اتنے کوڑے ماروں گا جتنے مُفتری کو لگاتے ہیں۔ (۴۳)

۳۹۔ حدیث شریف میں ہے کہ "ابو بکر نے تم پر نماز اور روزے کے سبب فضیلت نہیں پائی لیکن ایک شی کے سبب جو اُن کے دل میں رکھی گئی ہے" (المقاصد الحسنة، حرف الميم، برقم: ٩٧٠، ص ٣٧٠ـ أيضاً كشف الخفاء، حرف الميم برقم:٢٢٢٦، ١٧٠/٢ـ أيضاً الغمّاز على اللُّمّاز، حرف الميم برقم:٢٤٥، ص ١٩٥ـ أيضاً إتقان ما يحسن من الأخبار، باب الميم، برقم:١٦٣٨، ص ٣٩٦ـ أيضاً الشّذرة، حرف الميم، برقم:٨٣٢، ١١١/٢) اور امام سخاوی نے لکھا ہے کہ اسے امام غزالی نے ذکر کیا ہے اور حافظ عراقی نے فرمایا کہ میں نے اسے مرفوع نہیں پایا اور یہ حکیم ترمذی کے ہاں "نوادرُ الأصول" میں بکر بن عبداللہ مُزنی کے قول سے ہے اور نبی ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: أَنْتَ صَاحِبِيَ فِي الْغَارِ، وَ أَنْتَ مَعِي عَلَى الْحَوْضِ یعنی، آپ غار میں میرے ساتھی ہے اور حوضِ کوثر پر میرے ساتھ ہوں گے۔ (سُنَن الترمذي، برقم:٣٧٥٢، و شرح السُّنّة للبغوي، برقم: ٣٨٧٢، و فوائد العراقيين، من فضائل أبي بكر صديق رضي الله تعالى عنه برقم: ١٠، ص ٢٣، ٢٤)

۴۰۔ صحيح البخاري، كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب قول النّبيّ ﷺ: "لو كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا"، برقم:٣٦٦١، ٤٥٢/٢

۴۱۔ سُنَن التّرمذي، كتاب المناقب، باب في مناقب عمر بن الخطاب رضي الله عنه برقم:٣٦٨٦، ٤٥٧/٤
أيضاً المسند للإمام أحمد، ١٥٤/٤
أيضاً مشكاة المصابيح، كتاب المناقب، باب مناقب عمر رضي الله عنه، الفصل الثّاني، برقم:٦٠٤٧، ٣ـ٤١٩/٤

۴۲۔ اسے امام ذہبی وغیرہ نے بسندِ صحیح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے (حاشیہ مکتوبات امام ربّانی) اور امام عبداللہ بن احمد نے "السُّنّة" (برقم:١٣٢٢، ص ٢٤٢) میں روایت کیا ہے۔

۴۳۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر سوم، حصہ ہشتم، مکتوب نمبر ١٧، ص ٣٧، ٣٨۔ حافظ اسماعیل ابن زنجویہ نے روایت کیا کہ کوفہ میں ایک روز ایک شخص نے حضرت علی

اُن کے دشمن پہ لعنت خُدا کی　　　اُن سب اہلِ محبت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش)

۱۲۔ خلفائے اربعہ و دیگر صحابہ کرام کی فضیلت

اور فضیلت کی ترتیب خلفائے راشدین کے درمیان خلافت کی ترتیب کے موافق ہے، (٤٤) لیکن شیخین کی افضلیت صحابہ اور تابعین کے اِجماع (٤٥) سے ثابت ہے۔(٤٦)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے اصحاب کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اور اُن کو میرے بعد نشانہ نہ بناؤ، جس نے اُن کو دوست رکھا، اُس نے گویا میری محبت کے باعث اُن کو دوست رکھا، اور جس نے اُن سے بُغض رکھا، اُس نے گویا میرے ہی بُغض کے باعث اُن سے بُغض رکھا، اور جس نے اُن کو ایذا دی اُس نے گویا مجھے اِیذا دی، اور جس نے مجھے اِیذا دی (٤٧) اُس نے اللہ تعالیٰ کو اِیذا دی، اور جس نے اللہ کو اِیذا دی وہ اُس کا مواخذہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے لوگوں میں بہتر! میرے معاملے میں نگاہ فرمایئے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے آگے لاؤ، فرمایا کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے؟ اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا: کیا تو نے حضرت ابو بکر و عمر کو دیکھا ہے؟ اس نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا: اگر تو کہتا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے تو میں تیری گردن ماردیتا اور اگر تو کہتا میں نے حضرت ابو بکر و عمر کو دیکھا ہے تو تجھے سخت مارمارتا (مختصر كتاب الموافقة بين آهل البيت و الصّحابة، إنكار عليّ من ذكرها بسوء الخ، ص ١٢٢)

٤٤۔ دیکھئے امام ابن ہمام حنفی کی "المسايرة" اور اس پر ابن ابی شریف کی شرح "المسامرة" (خاتمة في إيضاح عقيدة أهل السّنّة و الجماعة ص ٣٢٨)

٤٥۔ شاہ ولی اللہ مُحدِّث دہلوی لکھتے ہیں کہ صحابہ و تابعین کا اِس پر اِجماع ہے کہ اُمت میں افضل حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اُن کے بعد عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (قُرّةُ العَينَين، مسلك سوم، ص ٢٦)

٤٦۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر اول، حصه چهارم، مکتوب نمبر ٢٦٦، ص ١٢٩

٤٧۔ لہٰذا صحابہ کرام علیہم الرضوان کو سبّ و شتم حرام ہے چنانچہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ جس نے میرے صحابی کو گالی دی تو اُس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ اس کے صرف کو قبول نہیں کرے گا اور نہ عدل کو یعنی اس کے فرض و نفل کو قبول نہیں کرے گا (تاريخ جُرجان، حرف العين، من اسمه عبدالله برقم:٤٥٦، ص ١٢٠) اور امام جلال الدین سیوطی نقل کرتے ہیں کہ

کرے گا، (٤٨) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ﴾ (٤٩)

ترجمہ: بے شک جو ایذاء دیتے ہیں اللہ اور اُس کے رسول ﷺ اُن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں۔ (کنزالایمان)

اور جو کچھ صحابہ کے درمیان نزاع کی صورت میں واقع ہوئی ہے اُسے نیک توجیہ پر محمول کرنا چاہئے، (٥٠) ....

صحابہ کرام علیہم الرضوان کو سبّ و شتم کی تحریم کا ضروریاتِ دین سے ہونا معلوم ہے۔ (القام الحجر لمن زكّى سابّ آبابكر و عمر، الفصل الثّالث في حكم سابّ الشّيخين، ص ٧١) اور صحابہ کرام علیہم الرضوان پر طعن درحقیقت قرآن و سنت پر طعن ہے، چنانچہ حضرت مجدد فرماتے ہیں: قرآن واحادیث صحابہ کرام کی تبلیغ سے ہم تک پہنچے ہیں، جب صحابہ کرام مطعون ہو جائیں تو جو دین اُن کے ذریعے ہم تک پہنچا ہے وہ بھی مطعون اور نا قابلِ اعتماد ہوگا، نَعوذُ بِاللّٰہِ مِنۡ ذٰلِكَ۔ شاید اس گروہ کا مقصد نبی آخرالزماں عليه و على اله الصّلاة و السّلام کے دین کا ابطال اور آپ کی شریعت کا انکار ہے، ظاہر میں یہ اہلِ بیتِ رسول سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن حقیقت میں شریعتِ محمدیہ علیہا التحیۃ والثناء کے دشمن ہیں، کاش! یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اُن کے موافقین کو سبّ سے سالم رہنے دیتے اور تقیہ کے داغ سے انہیں داغدار نہ کرتے جو فریب کاروں اور منافقین کی علامت ہے (مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر ششم، مکتوب نمبر ٣٦، ص ٢٨)

٤٨۔ سُنَن التّرمذی، كتاب المناقب، باب فيمن سبّ أصحاب النّبيّ ﷺ، برقم:٣٨٦٢، ٥٣٥/٤
أيضاً المسند للإمام أحمد، ٨٧/٤
أيضاً مشكاة المصابيح، كتاب المناقب، باب مناقب الصّحابة، الفصل الثّاني، برقم:٦٠١٤، ٣_٤/٤١٤

٤٩۔ سورة الأحزاب:٥٧/٣٣

٥٠۔ حضرت امام ربّانی مُجدّد الفِ ثانی رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں حدیث شریف میں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
إيّاكُمۡ وَ مَا شَجَرَ بَيۡنَ أَصۡحَابِيۡ (مکتوبات امام ربانی، جلد دوم، حصه هفتم، دفتر دوم، مکتوب نمبر ٦٧، ص ٤٩)
یعنی جو اختلافات میرے صحابہ کے مابین ہوئے تم اس کا تذکرہ کرنے سے بچو۔
اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

....

إذَا ذُكِرَ أَصْحَابِيْ فَأَمْسِكُوْا یعنی، چون اصحاب من مذکور گردند واز منازعات ایشان یاد کردہ شود شما خود را نگاہ دارید و بےکدام بر دیگرے اختیار نکنید (مکتوبات امام ربّانی، جلد دوئم، دفتر دوم، حصہ ششم، مکتوب نمبر ٣٦، ص ٧٨) و قال المحشي: رواه الطّبراني عن ابن مسعود و ثوبان و ابن عدي عن عمر، تشييد اور اس حدیث شریف کو علامہ ابن عدی نے "تاریخ جرجان" (حرف الكاف و قبل رقم: ٦١٩، ص ١٦٢) میں روایت کیا ہے۔

یعنی، جب میرے صحابہ کا ذکر کیا جائے اُن کے منازعات ذکر کئے جائیں تو تم اپنے آپ پر نگاہ رکھو ایک کو دوسرے پر اختیار نہ دو۔

(مطلب یہ ہے کہ) زبانوں کو طعنہ زنی سے روکو اور ان باتوں کے ذکر سے بچو جو اُن کی شان کے لائق نہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے اُس شخص کی زبان کاٹنے کا ارادہ فرمایا جس نے (صحابیِ رسول ﷺ) حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالی دی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس بارے میں بات کی گئی آپ نے فرمایا میں اس کی زبان کاٹ دوں گا تا کہ یہ اس کے بعد نبی کریم ﷺ کے اصحاب کو گالی نہ دے سکے۔(الشّفاء بتعريف حقوق المصطفى، القسم الرّابع، الباب الثالث، فصل: من سبّ آل بيته الخ، ص ٤٢١، و إلقام الحجر، الفصل الثّالث في حكم سابّ الشّيخين، ص ٧٠)

حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مابین ہونے والے نزاع کے بارے میں کسی نے امام شافعی سے پوچھا تو آپ نے فرمایا:

عَصِمَ اللّٰهُ مِنْهَا دِمَائَنَا، فَلْنَعْصِمْ أَلْسِنَتَنَا (دفاع عن معاوية رضي الله عنه معاوية أميراً للشّام، ص ٩)

یعنی، (اے سائل) اللہ تعالیٰ نے ہمارے خونوں کو اس سے بچا لیا (کہ ہم اس وقت نہ تھے) پس ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی زبانوں کو اس (نزاع کے ذکر کرنے) سے بچائیں۔

حضرت مُجدِّد الف ثانی لکھتے ہیں کہ مذکورہ بالا قول حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے (مکتوبات امامِ ربّانی، جلد دوئم، حصہ ششم، دفتر دوم، مکتوب نمبر ٣٦، ص ٧٨)

امام ابن حجر ہیتمی شافعی لکھتے ہیں: صرّح ائمّتنا و غيرُهم في الأصول بأن يجب الإمساك عمّا شجر بين الصّحابة رضي الله تعالىٰ عنهم (تطهير الجنان و اللّسان، الفصل الثّالث، تنبيه ص ٣١)

یعنی، ہمارے ائمہ وغیرہم نے اصول میں تصریح فرمائی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مابین جو اختلافات ہوئے اس کے تذکرے سے رُکنا واجب ہے۔

صدر الشریعہ محمد امجد علی حنفی متوفی ١٣٦٧ھ ایک سوال "علامہ سعد الدین تفتازانی "شرح مقاصد"

اور ہوا و تعصب سے دُور سمجھنا چاہئے۔(٥١)

حضرت خاتم الرُّسل ﷺ کے بعد امامِ برحق اور خلیفۂ مطلق حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، اُن کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اُن کے بعد حضرت عثمان ذُوالنُّورَین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد ازاں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور اُن کی اَفضلیت اِن کی خلافت کی ترتیب پر ہے۔(٥٢)

ترے چاروں ہمدم ہیں یک جاں یک دل ابو بکر فاروق عثمان علی ہے

(حدائقِ بخشش)

١٣۔ اللہ جلّ شانُہٗ کی رضا

حق تعالیٰ اپنے نبی مکرم اور اُن کی بزرگوار آل ﷺ کے طفیل ظاہر و باطن کو حضرت مصطفیٰ ﷺ کی سنّت کی متابعت سے آراستہ پیراستہ کرے، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ حق تعالیٰ کے محبوب ہیں، اور جو چیز محبوب اور مرغوب ہے وہ حق تعالیٰ کے مطلوب و محبوب کے لئے ہے، اسی واسطے حق تعالیٰ اپنے کلام میں فرماتا ہے:

﴿اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ﴾ (٥٣)

ترجمہ: تمہاری خُو بُو بڑے شان کی ہے۔(کنزالایمان)

میں لکھتے ہیں: "نكف عن ذكر الصّحابة إلا بخير" اس کا مطلب کیا ہے؟" کے جواب میں لکھتے ہیں "اس کا مطلب ظاہر ہے کہ جو ایسی بات ہو کہ اس ظاہر پہلو اچھا نہ ہو اسے ذکر ہی نہ کریں گے اور اگر ذکر کریں گے تو اس کا صحیح محمل نکالیں گے کہ ان کی تنقیصِ شان نہ ہو اور اگر محمل صحیح ذہن میں آتا ہو تو ذکر ہی نہ کریں۔(فتاویٰ امجدیہ کتاب شتّٰی، ٤/٤٦٢، ٤٦٤)

اور اُن کے مابین واقع ہونے والے اختلافات خلافت کے لئے نہ تھے بلکہ اجتہادی خطا کی وجہ سے تھے چنانچہ علامہ سعد الدین تفتازانی لکھتے ہیں جو جھگڑے صحابہ کرام علیہم الرّضوان کے مابین وقوع پذیر ہوئے وہ خلافت کے بارے میں جھگڑے نہیں تھے بلکہ اجتہادی غلطی کی بنا پر تھے۔(شرح العقائد النّسفية، بحث الخلافة ثلاثون سنة الخ، ص ١٥٢)

٥١۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ چہارم، مکتوب نمبر ٢٦٦، ص ١٣٠، ١٣١

٥٢۔ مکتوبات امام ربانی، جلد دوئم، حصہ ہفتم، دفتر دوم، مکتوب نمبر ٦٧، ص ٤٧، ٤٨

٥٣۔ سورة القلم: ٦٨/٤

اور نیز فرماتا ہے:

﴿اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَO عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ﴾ (٥٤)

ترجمہ: بے شک تم سیدھی راہ پر بھیجے گئے ہو۔ (کنزالایمان)

اور نیز فرماتا ہے:

﴿وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ﴾ (٥٥)

ترجمہ: بے شک یہ ہے میرا سیدھا راستہ ہے تو اس پر چلو اور راہیں نہ چلو۔ (کنزالایمان)(٥٦)

۱۴۔ انبیاء علیہم السّلام زندہ ہیں

"اَلْاَنْبِیَآءُ [أَحْیَاءٌ] یُصَلُّوْنَ فِی الْقُبُوْرِ" (٥٧)

٥٤۔ سورة یٰسٓ: ٣٦/٣-٢/٤

٥٥۔ سورة الأنعام: ٦/١٥٣

٥٦۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ دوم، مکتوب نمبر ١٤١، ص ٢

٥٧۔ مسند أبی یعلی، برقم: ٣٤٢٥، ص ٦٥٨ و إسناده صحیح کما قال الهیثمی فی "مجمع الزّوائد" (برقم: ١٣٨١٢، ٨/٢٧٦) و الدّهلوی فی "جذب القلوب" (ص ١٨٠، ١٨٣) و "مدارج النّبوّة" (٢/٤٤٧) و السّمهودی فی "وفاء الوفاء" (٢/٤/١٨١) و غیرهم من المحدّثین۔
أیضاً حیاة الأنبیاء صلوات الله علیهم بعد وفاتهم للبیهقی، برقم: ٢، ص ٧٢ و إسناده صحیح کما قال العسقلانی فی "الفتح" و السّخاوی فی "القول البدیع" (ص ١٧١، ١٧٢) و غیرهما۔
أیضاً فردوس الأخبار، برقم: ٤٠٢، ١/٧٤۔
أیضاً تاریخ أصبهان، ترجمة (١٠٢٦) عبدالله بن إبراهیم بن الصبّاح المقریٔ، ٢/٤٤۔
أیضاً کشف الأستار، کتاب علامات النّبوّة، برقم: ٢٣٣٩، ٣/١٠٠۔
أیضاً الکامل لابن عدی، ترجمة (برقم: ٩١/٤٦٠) حسن بن قتیبة المدائنی، ٣/١٧٣
أیضاً تاریخ مدینة دمشق، ذکر من اسمه الحسن، ترجمة (برقم: ١٤٠٤) الحسن بن علی بن الوثاق، ١٣/٣٢٦
أیضاً میزان الاعتدال للذّهبی، حرف الحاء من اسمه الحسن، ترجمة (برقم: ٢١٧١) الحسن بن قتیبة الخزاعی المدائنی، ١/٥١١، ٥١٢

انبیاء کرام علیہم الصّلاۃ والسّلام (زندہ ہیں) قبروں میں نماز پڑھتے ہیں۔ (٥٨)

٥٨۔ جن علما و اعلام نے حدیث "الأنبیاءُ أحیاءٌ" الحدیث (نبی زندہ ہیں) کو صحیح قرار دیتے ہوئے اسے نقل کیا اور اس سے استدلال کیا ان کی فہرست طویل ہے ان میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔
امام فخر الدین رازی شافعی متوفی ٦٠٦ھ "التّفسیر الکبیر" (سورة الأسراء الآیة: ٨٥، ٢١/٧/٣٩٥، وفی آخری القدیمة ٢١/٤١) میں۔ امام ابو عبداللہ محمد بن احمد قرطبی متوفی ٦٧١ھ "التّذکرة" (باب قول الله تعالیٰ: ﴿وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ الآیة﴾، ص ١٧٦، ١٧٧) میں۔ علامہ ابن القیم متوفی ٧٥١ھ اپنی کتاب "الرُّوح" (المسئلة الرّابعة: هل تموت الرّوح؟ ص ٤٩، دار الفکر، وفی ص ١٢٠، دار ابن کثیر) میں۔ امام تقی الدین سبکی شافعی متوفی ٧٥٦ھ "شفاء السّقام" (ص ١٨٧) میں۔ امام شرف الدین طیبی متوفی ٧٤٣ھ "شرح الطّیبی" (کتاب الصّلاة، باب الجمعة، الفصل الثّانی برقم: ١٣٦١۔ (٣)، ٣/٢١١) میں۔ شارح صحیح البخاری امام شمس الدین محمد بن یوسف کرمانی متوفی ٧٨٦ھ "کواکبُ الدّراری" (کتاب بدء الخلق، باب بعد باب قول النّبیّ ﷺ: "لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذاً خَلِیْلاً" الخ الآیة: ٦٠٣٤٣٣/١٤/٢١٠) میں۔ حافظ زین الدین عبدالرحمٰن احمد بن رجب حنبلی متوفی ٧٩٥ھ "أهوالُ القبور" (الباب التّاسع: فصل مایمنع من الدّخول الخ ص ١٦٤، المؤیّد، وفی ص ١١٩، دار الکتاب العربی) میں۔ امام احمد بن ابی بکر بوصیری متوفی ٨٤٠ھ "إتحافُ الخِیَرة المَهَرة" (کتاب علامات النّبوّة، باب: الأنبیاءُ أحیاءٌ فی قُبُوْرِهِمْ، برقم: ٩٠٨٨٠٢/١٩٤) میں۔ شارح صحیح البخاری حافظ شہاب الدین ابن حجر عسقلانی شافعی متوفی ٨٥٢ھ "فتحُ الباری" (کتاب فضائل أصحاب النّبی ﷺ، باب قول النّبی ﷺ: "لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذاً خَلِیْلاً" قال أبو سعید، برقم ٣٦٥٦۔٣٦٧٨، تحت قوله: لَایُذِیْقُكَ اللّٰهُ الْمَوْتَتَیْنِ ٣٦/٧/٩٠) میں اور "مختصر زوائد مسند البزّار" (باب بدء الخلق وقصص الأنبیاء برقم: ٢٠١٨٥٢/٢١٧) میں اور "المطالبُ العالیة" (کتاب بدء الخلق، باب حَیَاةِ الْأَنْبِیَاءِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ فِی قُبُوْرِهِمْ، برقم: [٢/٣٤٦٢]، ٨/٩٣) میں اور "لسانُ المیزان" (من اسمه الحجاج، ترجمة (٢٣٢٧) (١٧٣٠) حجّاج بن الأسود، ٢/٢١٢) میں۔ شارح صحیح البخاری علامہ بدر الدین عینی حنفی متوفی ٨٥٥ھ "عمدة القاری" (کتاب فضائل الصّحابة، باب بعد باب قول النّبیّ ﷺ "لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذاً خَلِیْلاً" بعد الحدیث برقم: ٣٦٧٠، تحت قوله: لَایُذِیْقُكَ اللّٰهُ الْمَوْتَتَیْنِ" ١١/٤٠٢، ٤٠٣) میں۔ علامہ ابن الضیاء حنفی متوفی ٨٥٨ھ اپنی "تاریخ" (الفصل التّاسع فی حکم زیارة الرّسول الله ﷺ الخ، ص ٣٣٦) میں۔ حافظ شمس الدین سخاوی شافعی

آپ نے سُنا ہو گا اور ہمارے پیغمبر علیہ الصّلوۃ والسّلام معراج کی رات جب حضرت

متوفی ۹۰۲ھ "القول البدیع" (فوائد نختم بها الباب الرابع، السّادسة: رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ حَیٌّ عَلَی الدَّوَام، ص ۱۷۱، ۱۷۲) میں امام جلال الدین سیوطی شافعی متوفی ۹۱۱ھ "إنباءُ الأذكياءِ بِحَيَاةِ الْأَنْبِيَاء" (برقم: ۳، ص ۱۱۷، طبع جمعيّة إشاعة أهل السُّنّة، و ۲/۱۳۹ فی ضمن "الحاوی للفتاوی") میں اور "الجامعُ الصَّغير" (حرف الهمزة: المحلّى بأل من حرف الهمزة، برقم: ۳۰۸۹، ۲/۶۳۸) میں علامہ نور الدین علی بن احمد سمہودی متوفی ۹۱۱ھ "وفاءُ الوَفاء" (الباب الثامن، الفصل الثّانی: في بقية أدلّة الزّيارة، ۲/۴/۱۸۱) میں شارح صحیح البخاری علامہ احمد بن محمد قسطلانی متوفی ۹۲۳ھ "المَواهِبُ اللّدنية" (الفصل السّادس، الفصل الثّالث، ۲/۴۱۸ والمقصد العاشر، الفصل الثّانی، ۳/۴۱۳) میں علامہ محمد بن یوسف صالحی شامی متوفی ۹۴۲ھ "سُبُل الهُدیٰ والرّشاد" (الباب الحادی عشر فی حَيَاتِهِ فی قبره وكذالك سائر الأنبياء عليه وعليهم أفضل الصّلاة والسّلام، ۱۲/۳۵۷) میں حافظ ابن حجر مکی شافعی متوفی ۹۷۳ھ "الجَوْهرُ المُنظّم" (الفصل الثّانی، تنبيه، ص ۸۰) میں اور "الإيضاح" پر اپنے حاشیہ (الباب السّادس ص ۴۸۳) میں مُلّا علی قاری حنفی متوفی ۱۰۱۴ھ "شرحُ الشّفا" (القسم الثّانی، الباب الثّالث فی تعظيم أمره ﷺ، فصل: واعلم أنّ حرمة الخ ۲/۷۱، ۷۲، وفی أخرىٰ ۳/۳۹۶) میں اور "مرقات المفاتيح" (كتاب الصّلوٰة برقم: ۱۳۶۱ ـ (۸)، ۳/۴۱۰) میں حافظ زین الدین محمد عبدالرؤف مناوی متوفی ۱۰۳۱ھ "فيضُ القدير" (حرف الهمزة، فصل المحلّى بأل من هذا الحرف، برقم: ۳۰۸۹، ۳/۳۹ وقال: هو حديث صحيح) میں اور "التّيسير" (حرف الهمزة، فصل المحلّى بأل من هذا الحرف، ۱/۴۲۶، وقال: قال السّمهودی رجاله ثقات، وصحّحه البيهقی) میں علامہ علی بن برہان الدین حلبی متوفی ۱۰۴۴ھ "السّيرة الحلبية" (بابُ ذِكر الأسراء والمعراج الخ، ۱/ ۵۲۶) میں شیخ محقق عبدالحق مُحدّث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ "جذب القلوب" (ص ۱۸۰، ۱۸۳) میں اور "مدارج النُّبوّة" (كتاب الصّلوٰة، باب الجمعة الفصل الثانی، ۲/۴۴۷) میں اور "لمعاتُ التّنقيح" (كتاب الصّلوٰة، باب الجمعة، الفصل الثّانی برقم: ۱۳۶۱ ـ (۸)، تحت قوله: انّ اللّٰه حرّم الحديث، ۴/۱۶۱ وقال: والمذهب أن الأنبياء أحياء حياةً حقيقية دنياوية الخ۔ میں علامہ شہاب الدین خفاجی حنفی متوفی ۱۰۶۹ھ "نسيمُ الرّياض" (القسم الثّانی، الباب الثّالث فی تعظيم أمره ﷺ، فصل: واعلم أن حرمة الخ ۳/۴۸۶»، وفی أخرىٰ ۳/۳۹۸) میں علامہ حسن بن عمار شرنبلالی حنفی متوفی ۱۰۶۹ھ "مَراقی الفلاح" (كتاب الحجّ، باب زيارة النّبیّ ﷺ، ص ۴۳۱) میں علامہ شمس الدین محمد احمد شوبری شافعی متوفی ۱۰۶۹ھ "فتوىٰ فی

موسیٰ کلیم علیہ الصّلوۃ والسّلام کی قبر پر سے گزرے تو دیکھا کہ قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں،(۵۹)

كرامات الأولياء" (ص ۱) میں علامہ علی بن احمد عزیزی متوفی ۱۰۷۰ھ "السّراجُ المُنير" (حرف الهمزة، ۲/۲۵۶) میں محشّی صحاح ستہ علامہ ابو الحسن سندھی کبیر متوفی ۱۱۳۸ھ "حاشية السّندی علی السّنن للنّسائی"، (كتاب الجمعة، باب إكثار الصّلوٰة علی النّبیّ ﷺ يوم الجمعة، برقم: ۱۳۷۰، ۲/۳/۹۰) میں امام محمد بن عبدالباقی زرقانی مالکی متوفی ۱۱۲۲ھ "شرح الزّرقانی علی المواهب" (المقصد السّادس، النّوع الثالث فی وصفه مقاله بالشهادة الخ ۸/۳۵۷، ۳۰۸، وفی ۶/۱۶۹ النّسخة الأزهرية المصرية ۱۳۲۷ھ) میں علامہ فقیر اللہ علوی حنفی متوفی ۱۱۹۵ھ نے "قطب الإرشاد" (الفصل الثّانی فی فوائد الصّلاة المقصد السّادس فی الصّلاة علی النّبیّ ﷺ الخ ص ۳۷۶) میں۔

۵۹۔ جیسا کہ "صحيح مسلم"، (كتاب الفضائل، باب من فضائل موسیٰ عليه السّلام، برقم: ۶۲۳۳/ ۱۶۴، و ۶۲۳۴/۱۶۵ ـ (۲۳۷۵)، ص ۱۱۵۵، ۱۱۵۶) میں ہے، اسی طرح اس حدیث شریف کو امام احمد نے اپنی "مسند" (۳/۱۲۰، ۱۴۸، ۲۴۸ و ۵/۵۹) میں، امام ابو یعلیٰ موصلی نے اپنی "مسند" (برقم: ۳۳۲۵/۵۶۹، ص ۶۴۳ عن ثابت البنانی عن أنس، و برقم: ۴۰۶۷/۱۳۱۱، ص ۷۶۲ و برقم: ۴۰۸۵/۱۳۲۹، ص ۷۶۴ عن سليمان التّيمی عن أنس) میں، امام عبدالرزّاق نے "المصنّف" (كتاب الجنائز، باب السّلام علی قبر النّبیّ ﷺ، برقم: (۱۸۳۳ ـ ۶۷۵۶، ۳/۲۸۴) میں، امام ابن حبان نے اپنی "صحيح" (الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان، كتاب الأسراء، ذكر خبر أو هم عالماً من النّاس الخ، برقم: ۴۹، و ذكر الموضع الذی فيه رأى المصطفى ﷺ موسى الخ، برقم: ۵۰، ۱/۱۳۱) میں، امام نسائی نے "سُنن المجتبى" (كتاب قيام الليل و تطوّع النّهار، باب ذكر صلاة نبی الله موسیٰ عليه السّلام، برقم: ۱۶۲۷ تا ۱۶۳۳، ۲/۳/۲۱۲، ۲۱۳) میں اور "السُّنن الكبرىٰ" (كتاب قيام اللّيل و تطوّع النّهار، (۵۷۴) ذكر صلاة نبی الله موسیٰ عليه السّلام باللّيل، برقم: ۱۳۳۰ تا ۱۳۳۳، ۲/۱۲۸، ۱۲۹) میں، امام بیہقی نے "حياة الأنبياء" (برقم: ۶، ۷، ۸، ص ۷۸، ۷۹، ۸۰) میں، امام عبد بن حُمید نے اپنی "مُسند" (مسند أنس بن مالك، برقم: ۱۲۰۵، ص ۳۶۲) میں، امام طبرانی نے "المعجم الكبير" (۱۱/۹۱) میں، امام سہمی نے "تاريخ جُرجان" (حرف العين، من اسمه عبد الله برقم: ۴۵۲، ص ۱۱۹) میں روایت کیا ہے۔

حضرت مجدّد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلے حدیثِ اَنس ذکر کی اُس کے بعد اِس حدیث شریف کو لائے تو آپ یہ حدیث شریف لاکر یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ حدیث شریف "اَلْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِيْ قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ" معنوی

اور جب اُسی وقت آسمان پر پہنچے تو حضرت کلیم اللہ علیہ السّلام کو وہاں پایا۔(٦٠)

لحاظ سے بھی صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا قبر میں نماز پڑھنا واقع ہو چکا ہے اور ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے مشاہدہ فرما کر ہمیں اس کی خبر دی، لہٰذا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام سے قبر میں نماز پڑھنا ثابت ہے جس میں کسی کو انکار کی کوئی گنجائش نہیں تو دیگر انبیاء علیہم السّلام کے اپنی قبروں میں نماز پڑھنے کو کوئی شئے مانع نہیں جب انبیاء علیہم السلام کا اپنی قبروں میں نماز پڑھنا ثابت ہے تو اُن کا زندہ ہونا بطریقِ اَولیٰ ثابت ہوا۔

٦٠۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ششم مکتوب نمبر ٤٣۔ محشی عفی عنہ

کہتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو نبی ﷺ نے اپنی قبر میں نماز پڑھتے دیکھا مسجد اقصیٰ تشریف لے گئے تو وہاں موجود پایا پھر آسمانوں پر تشریف لے گئے تو وہاں پایا، علامہ سخاوی لکھتے ہیں کہ اگر یہ کہا جائے کہ یہ (یعنی قبر میں نماز پڑھنا) حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے ساتھ خاص ہے تو اس کے جواب میں ہم یہ کہیں گے کہ ہم نے حدیثِ ابی ہریرہ سے جسے امام مسلم نے مرفوعاً روایت کیا ہے اِس کے شواہد پاتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ''بے شک میں نے اپنے آپ کو جماعتِ انبیاء علیہم السّلام میں دیکھا پھر دیکھا کہ ایک پتلے دُبلے گھنگریالے بالوں والے ہیں گویا وہ قبیلہ شنوءہ سے ہیں اور ان میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو دیکھا کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو دیکھا کہ وہ کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں اُن کے ساتھ تمہارے صاحب (یعنی حضور ﷺ) بہت زیادہ مشابہ ہیں، پھر نماز کا وقت آ گیا میں نے جماعتِ انبیاء کی امامت کی'' بیہقی نے کہا کہ سعید بن المسیب کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث میں ہے آپ اُن کو بیت المقدس میں ملے۔

اور واقعہ معراج میں حضرت ابو ذر اور مالک بن صعصعہ سے مروی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ جماعتِ انبیاء علیہم السّلام سے آسمانوں میں ملے، پھر آپ نے اُن سے کلام فرمایا، اور یہ تمام حدیثیں ''صحیح'' ہیں بعض بعض کی مخالف نہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو اپنی قبر میں نماز پڑھتے دیکھا پھر رات ہی میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام اور دیگر انبیاء علیہم السّلام کو بیت المقدس کی سیر کرائی گئی تو آپ ﷺ نے اُن کو آسمانوں میں دیکھا جیسا کہ آپ ﷺ نے اِس کی خبر دی، کہا کہ انبیاء علیہم السّلام کا مختلف اوقات میں مختلف جگہوں پر تشریف لے جانا عقلاً جائز ہے جیسا کہ اس پر سچے کی خبر (یعنی نبی ﷺ کا فرمان) وارد ہے، اور اِن تمام میں انبیاء علیہم السّلام کے زندہ ہونے پر دلالت ہے (القول البدیع، فوائد الباب الرابع، فائدۃ السادسۃ، رسول اللہ ﷺ حیّ علی الدّوام، ص ۱۷۲، ۱۷۳) اور احادیثِ معراج میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا اپنی قبر میں اور مسجد اقصیٰ میں اور آسمانوں پر موجود ہونے کا ذکر ہے حضور ﷺ نے جاتے وقت انہیں اپنی قبر میں نماز پڑھتے دیکھا، مسجد اقصیٰ پہنچے پر انہیں وہاں بھی پایا تو سوال یہ ہے کہ حضور ﷺ تو مسجد اقصیٰ براق پر تشریف لے گئے تو موسیٰ علیہ

....

السّلام کس پر گئے، نماز کی حالتِ قیام میں تھے، نماز پوری کر کے گئے یا چھوڑ کر، اس کا جواب یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السّلام اپنی قبر میں بھی موجود تھے اور مسجد اقصیٰ اور آسمان میں بھی تشریف فرما ہوئے کیونکہ ان مقامات میں آپ کی موجودگی کے بارے میں احادیث وارد ہیں چنانچہ امام بیہقی نے لکھا اور اُن سے امام ابن حجر ہیتمی نے نقل کیا کہ یہ سب صحیح ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام اپنی قبر میں نماز پڑھتے دیکھے گئے، پھر آپ اور دوسرے انبیاء کو بیت المقدس لے جایا گیا جیسا کہ ہمارے نبی ﷺ کو سیر کرائی گئی پھر حضرات انبیاء علیہم السّلام کو آسمانوں کی طرف لے جایا گیا جیسا کہ ہمارے نبی ﷺ تشریف لے گئے، پس آپ ﷺ نے انہیں وہاں دیکھا جیسا کہ آپ نے اس کی خبر دی اور انبیاء علیہم السّلام کا مختلف اوقات میں مختلف مقامات پر موجود ہونا عقلاً جائز ہے جیسا کہ اس پر سچے کی خبر وارد ہے اور اس تمام میں انبیاء علیہم السّلام کی حیات پر دلالت ہے (حیاۃ الانبیاء للبیھقی، ص ۸٥۔ أیضاً الجوھر المنظم للھیتمی، الفصل الثانی، ص ۸۱ دار الحاوی) اور عارف باللہ امام عبدالوہاب شعرانی لکھتے ہیں:

فوائدِ معراج سے یہ بھی ہے کہ ایک جسم کا ایک وقت میں دو جگہ حاضر ہونا جیسا کہ حضور سید عالم ﷺ نے اپنی ذات مقدسہ کو بنی آدم کے نیک بخت افراد میں دیکھا جب کہ حضور ﷺ پہلے آسمان میں آدم علیہ السّلام کے ساتھ جمع ہوئے، اور اسی طرح آدم و موسیٰ اور ان کے علاوہ انبیاء کرام صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلّم کہ وہ زمین میں اپنی قبروں میں بھی موجود ہیں اور اُسی وقت آسمانوں میں بھی ساکن، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے آدم کو دیکھا، میں نے موسیٰ کو دیکھا، میں نے ابراہیم کو دیکھا (صلی اللہ علیہ و علیہم وسلم) اور روح کی قید لگا کر یہ نہیں فرمایا کہ میں نے روحِ آدم کو دیکھا اور نہ یہ فرمایا کہ میں نے روحِ موسیٰ کو دیکھا، پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے ساتھ آسمانوں میں گفتگو فرمائی، حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام بعینہٖ زمین میں اپنی قبر انور کے اندر کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا۔

پس اے وہ شخص جو یہ کہتا ہے کہ ایک جسم دو جگہ نہیں پایا جا سکتا اِس پر تیرا ایمان کیسے ہوگا؟ (الیواقیت و الجواھر، الجزء الثانی، المبحث الرّابع و الثّلاثون فی بیان صحۃ الإسراء الخ، ص ۲۷۷، و فی النّسخۃ الأزھریۃ، ۲/ ٤۰۔ أیضاً مقالات کاظمی، ۲/ ٥۰)

اور ایک وقت میں متعدد مقامات پر موجود ہونا یہ نبی کا معجزہ اور ولی کی کرامت ہے چنانچہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت ہے کہ رمضان کے مہینے میں آپ تشریف فرما تھے ایک مرید نے آکر روزہ افطار کرنے کی دعوت دی آپ نے قبول فرمائی اُس سے آنے کا وعدہ فرما لیا کچھ دیر بعد دوسرا آیا اُس نے افطار کی دعوت دی آپ نے قبول فرمائی، تیسرا آیا افطار کی دعوت دی آپ نے وعدہ فرما لیا، ایک شخص آپ کی بارگاہ میں موجود تھا کراماتِ اولیاء کا قائل نہ تھا، تین اشخاص کے ساتھ آپ کے افطار

۱۵۔ فُقرا کی محبت

آپ کا شریف اور لطیف خط صادر ہوا، الحمدللہ کہ اس کے مضمون سے فُقرا کی محبت اور اُن کی طرف توجہ کا حال معلوم ہوا، جو سرمایۂ آخرت ہے کیونکہ یہی لوگ اللہ کے ہمنشین ہیں(۶۱)

کے وعدے کو دیکھ کر دل ہی دل میں سوچنے لگا کہ افطار ایک ہی وقت ہوتا ہے ایک شخص ایک ہی جگہ افطار کر سکتا ہے اور وعدہ خلافی مؤمن کی شان کے بھی لائق نہیں یہ تو اللہ کے ولی کہلاتے ہیں، آج تو یہاں رُکنا چاہئے اور یہ تماشا دیکھنا چاہئے اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ آپ نے شام تک ستر آدمیوں سے افطار کا وعدہ فرمالیا اور جب افطار کا وقت آیا تو کہیں بھی تشریف نہ لے گئے، وہیں روزہ افطار فرمالیا وہ شخص دل ہی دل میں خوش ہونے لگا کہ آج مجھے اِن کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے کا موقع مل گیا لوگ آئے، نمازِ مغرب پڑھ کر گھروں کو چلے گئے، عشاء کے لئے آئے تراویح نماز سے فارغ ہو کر بیٹھے تو ایک مرید نے کہا آج اللہ تعالیٰ کا کرم ہوا کہ حضرت ہمارے ہاں افطار پر تشریف لائے، دوسرے نے کہا نہیں نہیں حضرت تو ہمارے ہاں تھے، اس طرح ستر کے ستر کہنے لگے حضرت نے ہمارے ہاں افطار کیا ہے وہ شخص حیرت زدہ پوچھنے لگا کہ تم سچ کہتے ہو سب نے کہا ہاں ہاں ہم حلفیہ کہتے ہیں کہ حضرت نے ہمارے ہاں ہمارے ساتھ افطار کیا ہے، پھر سب مل کر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں گئے، معاملہ عرض کیا آپ نے فرمایا، یہ ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو وہ طاقت عطا فرماتا ہے کہ وہ ایک وقت میں ستر کیا ستر ہزار مقامات پر حاضر ہونا چاہیں تو حاضر ہو سکتے ہیں، ع

گئے اِک وقت میں ستر مریدوں کے یہاں آقا
سمجھ میں آ نہیں سکتا معمہ غوثِ اعظم کا

تو نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام اس وقت اپنی قبر میں بھی تھے اور مسجد اقصیٰ اور آسمانوں میں بھی تشریف فرما ہوئے، یہ نبی کا معجزہ ہے اور ولی کی کرامت، آئندہ سطور میں ارشاد نمبر ۱۶ میں حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس باب میں کلام منقول ہے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک وقت میں چالیس مقامات پر حاضر ہونے اور حاشیہ میں شیخ ابو الفتح جونپوری علیہ الرحمہ سے ایک ہی وقت دس جگہ تشریف لے جانے اور اپنے حجرے میں بھی موجود رہنے کی کرامت بھی نقل کی گئی ہے۔

۶۱۔ یہ جملہ حدیث شریف "وَ أنَا مَعَ عَبْدِیْ إذَا ذَکَرَنِیْ" سے ماخوذ ہے کیونکہ فقیر کبھی غافل نہیں ہوتا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ﴾ (حاشیہ مکتوبات امام ربّانی) أخرجه البخاری، تعلیقاً فی باب ﴿وَ لَا تُحَرِّکْ بِهٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِهٖ﴾، و نقله التبریزی فی "مشکاۃ المصابیح"، برقم: ۲۲۸۵ و نقله السّخاوی فی "المقاصد الحسنة"، برقم: ۱۸۶، ص ۱۱۴

اور یہ وہ لوگ ہیں جن کا ہم نشین بد بخت نہیں ہوتا، (۶۲) رسول اللہ ﷺ فقرائے مہاجرین کی طفیل اللہ تعالیٰ سے فتح طلب کرتے تھے (۶۳) اور آنحضرت ﷺ نے انہی کے حق میں فرمایا، (۶۴) ''بہت سے ایسے پریشان ہیں جو دروازہ سے ہٹائے ہوئے ہیں اگر خُدا کی قسم کھائیں تو البتہ پورا کر دے، اس کو اللہ تعالیٰ'' ۔(۶۵)

۱۶۔ اولیاء اللہ کا مختلف مقامات پر حاضر ہونا

اگر کاملین کی ارواح کو یہ طاقت عطا کی جائے تو کونسی تعجب کی بات ہے، اور دوسرے بدن کی اُن کو کیا حاجت ہے، (۶۶) اس قسم کی ہیں وہ حکایتیں جو بعض اولیاء اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک ساعت میں مختلف مکانوں میں حاضر ہوتے ہیں اور مختلف کام اُن سے وقوع میں آتے ہیں، یہاں بھی اُن کے لطائف مختلف جسدوں میں متجسّد ہو کر اور مختلف شکلوں میں متشکّل ہو جاتے ہیں، اس طرح اِس عزیز (۶۷) کا حال ہے، جو ہندوستان میں رہتا ہے اور کبھی اپنے ملک سے باہر نہیں نکلا، بعض حضرات مکہ معظّمہ سے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے اِس عزیز کو حرمِ کعبہ میں دیکھا ہے اور ہمارے اور اِس عزیز کے درمیان ایسی ایسی باتیں ہوئیں

۶۲۔ لفظ البخاری "هُمُ الْجُلَسَاءُ"، و لفظ مسلم "هُمُ الْقَوْمُ"

۶۳۔ "مشکاۃ المصابیح" میں حدیث شریف کے ابتدائی کلمات ہیں: کان رسول اللہ ﷺ یستفتح

۶۴۔ جیسا کہ صحیح مسلم (کتاب البرّ و الصّلة و الآداب، باب فضل الضّعفاء و الخاملین، برقم: ۲۶۲۲، ص ۱۲۶۱)۔ اور "مشکاۃ المصابیح"، (کتاب الرّقاق، باب فضل الفقراء و ما کان من عیش النّبیّ ﷺ، الفصل الأول، برقم: ۵۲۳۱، ۳۔۴/۲۵۳ میں ہے۔

۶۵۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ دوم، مکتوب نمبر ۷۴، ص ۶۰، ۶۱

۶۶۔ حضرت مُجدّد رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسرے مقام پر لکھتے ہیں: جب جنوں کو قدرتِ الٰہی سے یہ قدرت حاصل ہے کہ وہ مختلف شکلوں میں متشکّل ہو کر عجیب و غریب کام سر انجام دیتے ہیں تو اگر اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کو یہ طاقت عنایت فرما دے تو کونسی تعجب کی بات ہے اور ان کو دوسرے مثالی بدنوں کی کیا ضرورت ہے۔ اسی طرح بعض اولیاء اللہ سے منقول ہے کہ وہ آنِ واحد میں متعدد مقامات پر حاضر ہوتے ہیں اور اُن سے مختلف قسم کے کام وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ (مکتوبات امام ربّانی، مکتوب نمبر ۱۸)

۶۷۔ اس سے حضرت مُجدّد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی رضی اللہ عنہ نے اپنا حال بیان فرمایا ہے اور عزیز سے خود کو مراد لیا ہے۔

ہیں، بعض نقل کرتے ہے کہ ہم نے اِس کو رُوم میں دیکھا ہے اور بعض بغداد میں دیکھ کر آتے ہیں، سب اِس عزیز کے لطائف ہیں جو مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔(٦٨)

١٧۔ بزرگوں کی دعا سے قضا بدل جاتی ہے

میرے حضرت قبلہ گاہی قدس سرہٗ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت سید محی الدین جیلانی (غوث الاعظم) قدس سرّہ نے اپنے بعض رسالوں میں لکھا ہے کہ قضائے مُبرم میں کسی تبدیلی کی مجال نہیں مگر مجھے اختیار دیا گیا ہے کہ اگر چاہوں تو میں اس میں بھی تصرُّف کروں۔

اس بات سے بہت تعجب کیا کرتے ہیں اور بعید از فہم فرماتے ہیں، یہ نقل مدت تک اِس فقیر کے ذہن میں رہی، یہاں تک کہ حضرت حقّ تعالٰی نے اِس دولت سے مشرف فرمایا، ایک دن ایک بلیّہ کے دفع کرنے کے درپے ہوا جو کسی دوست کے حق میں مقرر ہو چکی تھی، اُس وقت بڑی اِلتجا اور عاجزی اور نیاز سے عرض کی .... اور معلوم ہوا

٦٨۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ہفتم، مکتوب نمبر ٥٨، ص ٢٤،

٢٥۔ میر عبدالواحد بلگرامی علیہ الرحمۃ الباری لکھتے ہیں:

مخدوم شیخ ابوالفتح جونپوری قدس سرہ کے پاس ماہِ ربیع الاوّل میں بتقریب میلادِ پاک رسول اللہ ﷺ دس جگہ سے استدعا آئی کہ بعد نمازِ ظہر تشریف لائیں، آپ نے ہر جگہ کا بلاوا قبول کرلیا، حاضرین نے عرض کیا کہ اے مخدوم آپ نے دسوں جگہ کا بلاوا قبول کرلیا اور دسوں جگہ ظہر کے بعد چلنا ہے یہ کیسے ہو گا؟ فرمایا کہ کرشن چندر (ہندوؤں کا آوارہ پیشوا) تو کافر تھا بیک دم (بطورِ استدراج) سینکڑوں جگہ پہنچا، اگر ابوالفتح دس جگہ موجود ہو جائے تو حیرت کی کیا بات ہے، چنانچہ نمازِ ظہر کے بعد جب ایک جگہ سے ڈولی پہنچی، مخدوم حجرہ سے باہر تشریف لائے پالکی پر سوار ہوگئے اور تشریف لے گئے، یونہی جب دوسری جگہ کی سواری آئی، الغرض دسوں جگہ کی سواری آئی، مخدوم ہر مرتبہ حجرہ سے باہر تشریف لاتے پالکی پر سوار ہوتے اور تشریف لے جاتے اور (لطف یہ کہ) حجرہ میں بھی تشریف فرما رہتے۔

اس واقعہ کے بعد ولی کامل عارف باللہ سیدی عبدالواحد بلگرامی فرماتے ہیں، اے عقل مند! تو اسے تمثیل مت سمجھ لینا یعنی یہ خیال نہ کرنا کہ شیخ کا مثالی وجود اتنے مقامات پر تشریف لے گیا، نہیں خُدا کی قسم خود شیخ کی ذات ہر جگہ تشریف لے گئی بلکہ یہ تو صرف ایک شہر اور ایک مقام کا واقعہ ہے جب کہ بحرِ توحید میں مستغرق رہنے والے تو تمام عالم میں خواہ علویات ہوں یا سفلیات موجود رہتے ہیں۔(سبع سنابل مترجم، ترجمہ: مفتی خلیل خان برکاتی، چھٹا سنبلہ، حقائق وحلت اور آثارِ محبت و معرفت کے ظہور میں، ص ٣٤٤، ٣٤٥، حامد اینڈ کمپنی، لاہور، الطبع الثانی ١٩٩٩ م)

کہ حق تعالٰی نے اُس بلیّہ کو دفع فرما دیا۔(٦٩)

میری تقدیر بُری ہو تو بھلی کر دے کہ ہے
محو و اثبات کے دفتر پہ کڑورا تیرا

(حدائقِ بخشش)

١٨۔ کراماتِ اولیاء حق ہے

اولیاء اللہ کی کرامتیں حق ہیں اور اُن سے بکثرت خرقِ عادات کے واقع ہونے کے باعث اُن کی یہ بات عادتِ مُستمرہ ہوگئی ہے اور کرامت کا مُنکر علم عادی اور ضروری کا مُنکر ہے، نبی کا مُعجزہ دعویٰ نبوت کے ساتھ ملا ہوتا ہے اور کرامت اِس بات سے خالی ہے بلکہ اُس نبی کی متابعت کے اقرار کرنے کے ساتھ ملی ہوتی ہے۔(٧٠)

١٩۔ تصوُّرِ شیخ

اِس محبت کے نشان والے طالب اِس دولت کی تمنا کرتے ہیں اور ہزاروں میں سے ایک کو ملتی ہے، ایسے حال والا شخص کامل مناسبت کی استعداد رکھتا ہے، اور شیخ مقتداء کی تھوڑی صحبت سے اُس کے تمام کمالات کو جذب کرلیتا ہے، رابطہ کی نفی کیوں کرتے ہو، رابطہ مسجود الیہ ہے نہ مسجود لہٗ محرابوں اور مسجدوں کی نفی کیوں نہیں کرتے، اِس قسم کی دولت سعادت مندوں کو میسر آتی ہے تاکہ تمام احوال میں صاحبِ رابطہ کو اپنا وسیلہ جانیں اور تمام اوقات اُسی کی طرف مُتوجہ رہیں، نہ اُن بدبخت لوگوں کی طرح جو اپنے آپ کو مستغنی جانتے ہیں، اور توجہ کے قبلہ کو اپنے شیخ کی طرف سے پھیر لیتے ہیں اور اپنے معاملہ کو درہم برہم کرلیتے ہیں۔(٧١)

٢٠۔ شیخ کا استعمال شُدہ کپڑا فیوض و برکات کا باعث ہے

ہاں اگر شیخ کامل سے کوئی کپڑا تبرک کے طور پر تجھے ہاتھ لگے اور اعتقاد و اخلاص کے

٦٩۔ مکتوبات امام ربانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ سوم، مکتوب نمبر ٢١٧، ص ١٢٤

٧٠۔ مکتوبات امام ربانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ چہارم، مکتوب نمبر ٢٦٦، ص ١٢٩

٧١۔ مکتوبات امام ربانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ششم، مکتوب نمبر ٣١، ص ٦٨

ساتھ تو اُسے پہن کر زندگی بسر کرنا چاہے تو اِس صورت میں بے شمار فائدوں اور ثمروں کے حاصل ہونے کا قوی احتمال ہے۔(۷۲)

۲۱۔ عُرس کی حاضری

حضرت خواجہ قدس سرّہٗ کے عُرس شریف کے دنوں میں دہلی حاضر ہو کر ارادہ تھا کہ آپ کی خدمت عالی میں بھی پہنچے۔ (۷۳)

۲۲۔ ایصالِ ثواب

نیز آپ نے پوچھا تھا کہ کلام اللہ ختم کرنا اور نمازِ نفل کا پڑھنا اور تسبیح و تہلیل کرنا اور اُس کا ثواب ماں، باپ یا استاد یا بھائیوں کو بخشنا بہتر ہے یا کسی کو نہ بخشنا بہتر ہے، واضح ہو کہ بخشنا بہتر ہے کیونکہ اِس میں اپنا بھی نفع ہے اور غیر کا بھی اور عجب نہیں کہ اُس عمل کو دوسروں کے طفیل قبول کر لیں اور نہ بخشنے میں صرف اپنا ہی نفع ہے۔(۷٤)

آپ نے پے در پے مصائب کی ماتم پُرسی(۷۵) کی بابت لکھا تھا ''اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ'' (۷٦) یاروں اور دوستوں کو فرمائیں کہ ستّر ستّر ہزار بار کلمہ طیبہ ''لَآ اِلٰـہَ اِلاَّ اللّٰہُ'' پڑھ کر خواجہ محمد صادق مرحوم اور اُن کی ہمشیرہ اُمِّ کلثوم مرحومہ کی روحانیت کو بخشیں، یعنی ستّر ہزار بار پڑھ کر ایک کی روح کو بخشیں اور ستّر ہزار بار دوسرے کی روح کو، دوستوں سے دعاء فاتحہ مسئول و مطلوب ہے۔(۷۷)

۷۲۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ سوم، مکتوب ۱۹۰، ص ۷۷

۷۳۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ چہارم، مکتوب ۲۳۳، ص ۲۳

۷٤۔ مکتوبات امام ربانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ہفتم، مکتوب ۷۷، ص ۷۸

۷۵۔ مکتوب شریف کی عبارت یہ ہے "عزائے مصائب" اور "غیاث اللغات" میں ہے کہ "عزا" زبر کے ساتھ ہے جس کے معنی معصیبت پر صبر کرنا، اور صبر کرنا اور اس میں استقامت، اور عُرف میں بمعنی ماتم پُرسی کے ہے۔

۷٦۔ اور یہ اللہ عزّ وجلّ کے حکم ﴿اَلَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ لا قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّـآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ﴾ (سورۃ البقرۃ:۲/۱۵٦) کی بجا آوری ہے۔

۷۷۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ششم مکتوب ٦٤، ص ۳۹

۲۳۔ اعمالِ مقربہ

اعمالِ مقربہ (یعنی وہ عمل جن سے درگاہِ الٰہی میں قُرب حاصل ہوتا ہے) فرض ہیں یا نفل، فرضوں کے مقابلے میں نفلوں کا کچھ اعتبار نہیں، فرضوں میں ایک فرض کا ادا کرنا، ہزار سالہ نفلوں کے ادا کرنے سے بہتر ہے، اگرچہ وہ نفل خالص نیت سے ادا کئے جائیں، اور خواہ وہ نفل از قسم نماز، روزہ، ذکر و فکر وغیرہ وغیرہ ہوں بلکہ کہتے ہیں کہ فرائض کے ادا کرنے کے وقت سنتوں میں سے کسی سنّت اور مستحبات میں سے کسی مستحب کی رعایت کرنا یہی حکم رکھتا ہے۔(۷۸)

۲٤۔ بدعتی(۷۹) کی صُحبت کافر کی صحبت سے زیادہ نقصان دہ ہے (۸۰)

یقینی طور تصوّر فرمائیں کہ بدعتی (یعنی بدعقیدہ) کی صحبت کا فساد ....

۷۸۔ مکتوبات امام ربانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ اول، مکتوب نمبر ۲۹، ص ۷۵

۷۹۔ یعنی بدعقیدہ

۸۰۔ مرتد یقیناً کافر سے بدتر ہے اس لئے اس کی صحبت کافر کی صحبت سے زیادہ نقصان دہ بھی ہے، آج کا مسلمان جو خود کی مہذب سمجھتا ہے، بااخلاق گردانتا ہے وہ بدعقیدہ لوگوں سے نفرت اور اُن کی مخالفت کو اخلاق سے گری ہوئی حرکت قرار دیتا ہے حالانکہ کفار کی مخالفت خُلقِ عظیم میں داخل ہے جب اُن کی مخالفت خُلقِ عظیم میں داخل ہے تو بدعقیدہ لوگوں کی مخالفت اور مرتدین سے نفرت و بیزاری اور اُن سے عداوت بطریقِ اولیٰ خُلقِ عظیم میں داخل ہوگی، حضرت مُجدّد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ''اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسّلام کو جو خُلقِ عظیم سے مُتّصف ہیں، کفار سے جہاد کرنے اور اُن پر سختی فرمانے کا حکم دیا، اس سے معلوم ہوا کہ کفار پر سختی کرنا خُلقِ عظیم میں داخل ہے۔ پس اسلام کی عزت کرنے سے اُن کی خواہ مخواہ تعظیم کرنا انہیں اونچی جگہ بٹھانا مراد نہیں بلکہ انہیں اپنی مجالس میں جگہ دینا اُن کے ساتھ بیٹھنا اُٹھنا اور اُن سے گفتگو کرنا بھی اعزاز میں شامل ہے انہیں کتوں کی طرح دُور رکھنا چاہئے، اگر کوئی دنیاوی غرض یا کام اِن کے سوا حاصل نہ ہو سکے تو انہیں بے قدر جانتے ہوئے بقدرِ ضرورت اُن سے معاملہ کرنا چاہئے بلکہ اسلامی کمال تو یہ ہے کہ دنیاوی اغراض کے لئے بھی اُن سے رابطہ قائم نہ کیا جائے، اور کسی طرح اُن سے میل جول نہ رکھا جائے، حق سبحانہ و تعالیٰ نے انہیں اپنا اور اپنے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسّلام کا دشمن قرار دیا ہے۔ پس اللہ و رسول کے دشمنوں سے میل جول اور محبت و الفت رکھنا بہت بڑی خطاؤں میں شامل ہے، دشمنانِ حق سے اُنس و محبت رکھنے کا کم از کم ضرر یہ ہے کہ احکام شرعیہ جاری کرنے اور نشاناتِ کفر مٹانے کی قوت مغلوب اور کمزور ہو جاتی ہے۔ علاقہ و دوستی ایسا کرنے سے مانع ہوتا ہے اور یہ بہت بڑا نقصان ہے، خُدا کے دشمنوں کی محبت اللہ تعالیٰ سے

......(۸۱) کافر کی صحبت کے فساد سے زیادہ ہے،(۸۲) اور تمام بدعتی (بدمذہب و بدعقیدہ) فرقوں میں بدتر اُس گروہ کے لوگ ہیں جو پیغمبرِ خُدا ﷺ کے اصحاب کے ساتھ بُغض رکھتے ہیں (۸۳)

دشمنی رکھنے کی جانب کھینچ کرلے جاتی ہے اور اس کے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسّلام سے دشمنی رکھنے کا سبب بن جاتی ہے۔ انسان کو یہی گمان رہتا ہے کہ وہ زُمرۂ اہلِ اسلام سے ہے، اللہ و رسول ﷺ پر ایمان رکھتا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ اُس کے اِس کرتوت کی چنگاریوں نے اُس کے خرمنِ دین و ایمان کو خاکستر کردیا۔ (مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ سوم، مکتوب نمبر ۱٦۳، ص ۴۳، ۴۴)

حضرت مجدد کے اس مکتوب کی روشنی میں حضرت مُجدِّد رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سے وابستگی رکھنے والے وہ لوگ جو بدمذاہب کے ساتھ محبت و دوستی رکھتے ہیں اُن کے ساتھ کھاتے، پیتے، بیٹھتے اُٹھتے ہیں، قادیانی جن کے مرتد ہونے میں کسی مسلمان کو شک نہیں اُن سے بھی میل جول رکھتے ہیں تو اسے اخلاقِ حسنہ قرار دیتے ہیں، ایسے لوگ اپنا انجام جان لیں کہ اُن کا دین و ایمان خاکستر ہو چکا ہے اور وہ نام نہاد پیر جو جھوٹی عزت اور دنیاوی جاہ اور رفاہی دولت کے حصول کی خاطر بدمذہب، بدعقیدہ لوگوں کو توبہ کروائے بغیر اپنے حلقہ میں داخل کرتے ہیں اس طرح وہ صحیح العقیدہ مسلمانوں کے ساتھ بدمذاہب کے میل جول کا اہتمام کر کے صحیح العقیدہ مسلمانوں کے ایمانوں کو خراب کرنے کی ناپاک سعی کرتے ہیں، مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے شکاریوں کے دام سے اپنے آپ کو بچائیں، حضرت مُجدِّد کے سلسلہ سے وابستہ ہو کر اُن کا فیض چاہتے ہو تو حضرت مُجدِّد کے بیان کردہ عقائد صحیحہ کے حامل اُن کی تعلیمات کے عامل کسی شیخ کی تلاش کریں۔

۸۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس فساد کی تشریح یوں فرمائی کہ "بے شک بدمذہبوں کی ہم نشینی دلوں کو بیمار کردیتی ہے" (کتاب القدر، باب ما روی فی الأهواء و تكذيب أهل القدر، برقم: ۴۱۳، ص ۱۵۱)

۸۲۔ حضرت مُجدِّد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فرمان مسلمانوں کے لئے عموماً اور مشائخ نقشبندیہ کے لئے خصوصاً اور پھر اُن کے واسطے سے نقشبندیت سے وابستگان کے لئے نص ہے کہ وہی شخص آپ کا مرید اور آپ کے سلسلے سے وابستہ ہے جو بدمذہبوں سے اجتناب کرتا ہوگا اور جو بدمذہب لوگوں سے دوستی و موالات رکھتا ہو پھر چاہے اپنے نام کے ساتھ سلسلہائے طریقت میں سے جتنے سلاسل کی نسبت چسپاں کرلے اس کا تعلق کسی سلسلہ کے ساتھ بھی نہیں ہے سلسلہ سے وابستگی تو دُور کی بات ہے اس کا تو ایمان ہی خطرے میں ہے وہ اپنے ایمان کی خیر منائے۔

۸۳۔ حضرت مُجدِّد علیہ الرحمہ کا یہ فرمان اُس وقت کا ہے جب بدمذہبوں میں سے رافضی فتنہ سرزمینِ ہند میں زوروں پر تھا تو آپ نے اُن کی مذمت فرمائی، ردّ و ابطال فرمایا، وہابیت کی پیداوار اور اس کی ہند میں

(یعنی رافضی)۔ (۸۴)

۲۵۔ سودی قرض میں سب کا سب روپیہ حرام ہے

آپ اس دن فرماتے تھے کہ رِباءِ قرض سودی میں صرف زیادتی ہی حرام ہے، اور بارہ تنگہ کے عوض دس تنگہ قرض لینے میں صرف یہی دو تنگہ زیادتی حرام ہے، لیکن جب فقہ کی کتابوں کی طرف رجوع کیا تو معلوم ہوگیا کہ شریعت میں جس عقد میں زیادتی ہے اس میں ربا (سود) بھی ہے، پس ناچار یہ عقد حرام ہوگا اور جو کچھ حرام کے سبب سے حاصل کریں، وہ بھی حرام ہو گا، پس وہ تنگہ بھی رِبا (سود) ہوگا اور حرام۔ (۸۵)

۲۶۔ نفسِ اَمّارہ کی مُذمّت اور اس ذاتی مرض کا علاج

میرے مخدوم و مکرم! نفسِ اَمّارہ انسانی حُب و جاہ و ریاست پر پیدا کیا گیا ہے اور اِس کا مقصود ہمہ تن ہمسروں پر بلندی کا حاصل کرنا ہے، اور وہ بالذّات اِس بات کا خواہاں ہے کہ تمام مخلوقات اُس کی محتاج اور اُس کے اَمر و نہی کے تابع ہو جائے اور وہ خود کسی کا محتاج اور محکوم نہ ہو، اُس کا یہ دعویٰ خدائے بے مثل کے ساتھ اُلوہیّت اور شرکت کا ہے بلکہ وہ بے سعادت شرکت پر بھی راضی نہیں ہے، چاہتا ہے کہ حاکم صرف آپ ہی ہو اور سب اُس کے محکوم۔

حدیث قُدسی میں آیا ہے: "اپنے نفس کو دشمن رکھ کیونکہ وہ میری دشمنی میں

آمد بہت بعد کی ہے اگر وہابیت اس وقت ہوتی تو اس کی بھی پُرزور مذمت فرماتے اس کے باوجود آپ کے معتقدات و اعمال سے وہابیت کا ردّ ہو جاتا ہے جس پر آپ کے مکتوبات اور دیگر تصانیف شاہد ہیں اسی لئے جب امام اہلسنّت امام احمد رضا مُحدِّث بریلوی کا زمانہ آیا تو رافضیت کے بعد وہابیت سرزمینِ ہند پر اپنے پنجے گاڑ رہی تھی، اور اس کے بارے میں عوام تو عوام بہت سے علماء بھی ابھی تردّد کا شکار تھے تو آپ نے اسلاف کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے اس ضروری اور اہم کام کی جانب توجہ فرمائی اور سب سے زیادہ ردِّ فتنۂ وہابیت کا فرمایا اگرچہ آپ نے رافضیت اور قادیانیت وغیرہما کا بھی ردّ فرمایا ہے۔

۸۴۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ دوم، مکتوب نمبر ۵۴، ص ۲۷

۸۵۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ دوم، مکتوب نمبر ۱۰۲، ص ۱۰۳

کھڑا ہے''۔(۸۶)

دیگر حدیثِ قُدسی میں ہے: ''تکبّر میری چادر ہے، اور عظمت میرا کپڑا، پس جس نے اِن دونوں میں سے کسی میں میرے ساتھ جھگڑا کیا میں اُس کو دوزخ میں داخل کروں گا اور مجھے کچھ پرواہ نہیں''۔ (۸۷)

دنیا کمینی جو خُدا تعالیٰ کی ملعونہ اور مبغوضہ ہے اِس باعث سے ہے کہ دنیا کا حاصل ہونا نفس کی کی مراد کے حاصل ہونے میں مدد دیتا ہے پس جو کوئی دشمن کی مدد کرے، وہ لعنت ہی کے لائق ہے، اور فقر فخرِ محمدی ﷺ ہے(۸۸) کیونکہ فقر میں نفس کی نامرادی اور عاجزی ہے،

۸۶۔ ''عَادِ نَفْسَكَ فَإِنَّهَا انْتَصَبَ بِمُعَادَاتِیْ'' بعض فرماتے ہیں کہ یہ قدسیات داؤد علیہ السّلام سے ہے ''معرب'' (حاشیہ مکتوبات امام ربّانی)

۸۷۔ صحیح مسلم، کتاب البرّ و الصّلة باب تحریم الکبر، برقم: ۱۳۶/۶۷۷۳۔ (۲۶۲۰)، ص ۱۲۶۱

أیضاً سُنَن أبی داوٗد، کتاب اللّباس، باب ما جاء فی الکبر، برقم: ۴۰۹۰، ۲۲۶/۴، ۲۲۷

أیضاً سُنَن ابن ماجة، کتاب الزُّهد، باب البراءة من الکبر الخ، برقم: ۴۱۷۴، ۹۹/۴

أیضاً الإحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب البرّ و الإحسان، باب ما جاء فی الطّاعات الخ، برقم: ۳۲۸، ۲۷۲/۱

أیضاً مسند إسحاق بن راهویه من رجال الکوفیین، برقم: ۲۹۵، ص ۱۴۳

أیضاً المسند للإمام أحمد: ۲۴۸/۲، ۳۷۶/۲، ۴۱۴/۲۔

أیضاً نقله البرکلی فی ''الطّریقة المحمّدیة''، برقم: ۱۳۶، ص ۱۳۵

أیضاً السّخاوی فی ''المقاصد الحسنة'' برقم: ۷۹۴، ص ۳۱۹

۸۸۔ یہ نبی ﷺ کے فرمان ''اَلْفَقْرُ فَخْرِی'' کی طرف اشارہ ہے جو لوگوں میں معروف ہے، علامہ ابن حجر عسقلانی شافعی نے لکھا کہ اِس کی کوئی اصل نہیں ہے اور قاضی عیاض نے ''شفاء شریف'' میں اِسے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ذکر کیا بعض نسخوں میں مذکور بالا الفاظ کے ساتھ اور بعض نسخوں میں ''العِجزُ فَخرِی'' کے الفاظ سے ہے، ملا علی قاری نے ''شرح شفا'' میں فرمایا کہ اس کے موضوع اور باطل ہونے کا حکم اس کے سنت اور حدیث ہونے کے اعتبار سے ہے نہ کہ اس کے معنی کے اعتبار سے، معنی تو کتاب اللہ کے موافق ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَ اللّٰهُ الْغَنِیُّ وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ﴾ کے موافق ہیں (حاشیہ مکتوبات امام ربّانی، دفتر اول، حصہ دوم، ص ۲۵) امام دیلمی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا کہ تُحفَةُ الْمُؤْمِنِ فِی الدُّنْیَا الْفَقْرُ، یعنی مومن کا تحفہ دنیا میں فقر ہے۔ دیلمی کی اس روایت کے بارے میں امام سخاوی لکھتے ہیں: سنده لا

انبیائے علیہم الصلوٰۃ والسّلام کی بعثت سے مقصود اور شرعی تکلیفوں میں حکمت یہی ہے کہ نفسِ امّارہ عاجز اور خراب ہو جائے، شرعی احکام نفسانی خواہشوں کے دفع کرنے کے لئے وارد ہوئے ہیں، جس قدر شریعت کے موافق عمل کیا جائے اُس قدر نفسانی خواہشیں کم ہوتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ احکامِ شرعی میں ایک حکم کا بجالانا نفسانی خواہشوں کے دُور کرنے میں اُن ہزار سالہ ریاضتوں اور مجاہدوں سے جو اپنے پاس سے کئے جائیں، کئی درجہ بہتر ہے بلکہ ایسی ریاضتیں اور مجاہدے جو شریعتِ غرّا کے موافق نہ کئے جائیں، نفسانی خواہشوں کو مدد اور قوت دینے والے ہیں۔(۸۹)

رضا جو دل کو بنانا تھا جلوہ گاہِ حبیب
تو پیارے قیدِ خودی سے رہیدہ ہونا تھا

۲۷۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں ضروری ہیں

میرے سعادت مند بھائی! آدمی کو جس طرح حق تعالیٰ کے اوامر و نواہی کے بجالانے سے چارہ نہیں ہے، ویسے ہی خَلق کے حُقوق کو ادا کرنے اور اُن کے ساتھ غم خواری کرنے سے چارہ نہیں ہے۔

اَلتَّعْظِیْمُ لِأَمْرِ اللّٰهِ وَ الشُّفْقَةُ عَلٰی خَلْقِ اللّٰهِ (۹۰)

''اللہ تعالیٰ کے اَمر کی تعظیم اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر شفقت کرنا'' میں انہی دو حقوق کے ادا کرنے کا بیان فرمایا ہے، اور دونوں طرف کو مدِّنظر رکھنے کی ہدایت کرتا ہے، پس اِن دونوں میں سے صرف ایک ہی طرف پر اقتصار کرنا سراسر قصور ہے اور کُل کو چھوڑ کر جُزو پر کفایت کرنا کمالیت سے دُور ہے، پس خَلق کے حُقوق کو ادا کرنا اور اُن کی ایذاء کو برداشت کرنا ضروری

بأس به اور یہ حدیث عند الدیلمی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت سے بہت ضعیف سند کے ساتھ بھی مروی ہے (المقاصِدُ الحَسَنة، حرف الفاء، برقم: ۷۴۵، ص ۳۰۷)

۸۹۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ دوم، مکتوب نمبر ۵۲، ص ۲۴، ۲۵

۹۰۔ ملا علی قاری نے ''مرقاۃ'' میں فرمایا کہ ''عُبُودِیت اللہ تعالیٰ کے اَمر کی تعظیم اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر شفقت کرنا ہے'' (حاشیہ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ سوم، ص ۵۵)

ہے اور اُن کے ساتھ حُسنِ معاشرت یعنی اچھی طرح رہنا سہنا واجب ہے، بد دماغی اور لاپرواہی اچھی نہیں۔

گرچہ عاشق حُسن میں ہو خود جہان کا نازنین
نازِ محبوبی کے آگے نازگی اچھی نہیں

عاشقوں کا نازنین ہونا سراسر غلط ہے۔(۹۱)

۲۸۔ چند نصیحتیں جوضروری ہیں

۱۔ اپنے عقائد کو فرقۂ ناجیہ یعنی علماءِ اہلِ سنّت و جماعت جو کہ فرقہ ناجیہ ہیں کے عقائد کے موافق دُرست کریں۔(۹۲)

۹۱۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ سوم، مکتوب نمبر ۱۷۰، ص ٥٤

۹۲۔ اے میرے نقشبندی بھائیو! غور کرو، ہمارے سلسلہ کے رہبر، دوسرے ہزار کے مُجدّد ہمیں پہلی نصیحت کیا فرماتے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ ”اہلِ سنّت و جماعت فرقہ ناجیہ ہیں اوران کے مطابق عقائد درست کرو“، تو ہمیں چاہیے کہ ہم علماءِ اہلسنّت و جماعت کی تعلیمات کی روشنی میں اپنے عقائد کو درست رکھیں، قادیانیت، رافضیت، خارجیت، وہابیت وغیرہا کے عقائد ونظریات کو اپنے دل میں ہرگز جگہ نہ دیں جگہ دینا تو دُور کی بات ہے اُن کے عقائد ونظریات کو اپنے قریب بھی نہ آنے دیں، فی زمانہ بہت سے ایسے بھی ہیں جو اپنے آپ کو نقشبندی کہتے ہیں اوران کے عقائد ونظریات وہی ہیں جو بدمذاہب کے ہیں ایسے لوگوں کا نقشبندیت سے دُور کا بھی کوئی واسطہ نہیں ہے، ایسے پیر بھی ملیں گے جو نقشبندی کہلاتے ہوں گے اور عقائد ونظریات کے اعتبار سے وہابی ہوں گے یا وہ اُن زعماء وہابیہ کو پسند کرتے اور اُن کی تعلیمات کو عام کرتے ہوئے نظر آئیں گے کہ جن سے بارگاہِ رسالت ﷺ میں گستاخیاں سرزد ہوئی ہیں اور وہ علماءِ عرب وعجم کے نزدیک کافر قرار پائے جن کے بارے میں علماء نے لکھا کہ جو اُن کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے تو ایسے نام نہاد نقشبندیت کے داعی پیروں سے دُور رہیے۔ اے نقشبندیو! تمہارے پیر تو وہ ہیں جو حضرت مُجدّد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقائد و نظریات کے حامل اور اُن کی تعلیمات کے عامل ہوں اور حضرت مُجدّد رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو حضور ﷺ کو نُور مانتے ہیں جیسا کہ ارشاد نمبر ۴ و ۷ میں گزرا، حضرت مُجدّد تو حضور ﷺ کو اپنی مثل بشر ماننے والوں کو مُنکر گردانتے ہیں جیسا کہ ارشاد نمبر ۹ میں گزرا، حضرت مُجدّد رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو حضور ﷺ کی جسمانی معراج کے قائل ہیں جیسا کہ ارشاد نمبر ۶ میں گزرا اور حضرت مُجدّد رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو فرماتے ہیں اگر حضور ﷺ نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ اپنی ربوبیت کو ظاہر نہ فرماتا جیسا کہ ارشاد نمبر ۵ میں ہے حضرت مُجدّد تو

۲۔ عقائد کے دُرست کرنے کے بعد احکامِ فقہیہ کے مطابق عمل بجالائیں، کیونکہ جس چیز کا اُمر ہو چکا ہے اُس کا بجالانا ضروری ہے اور جس چیز سے منع کیا گیا ہے اُس سے ہٹ جانا لازم ہے۔

۳۔ پنج وقتہ نماز کو سُستی اور کاہلی کے بغیر شرائط اور تعدیلِ ارکان کے ساتھ ادا کریں۔

۴۔ نصاب کے حاصل ہونے پر زکوٰۃ ادا کریں، امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورتوں کے زیور میں بھی زکوٰۃ کا ادا کرنا فرمایا ہے۔(۹۳)

۵۔ اپنے اوقات کو کھیل کُود میں صرف نہ کریں اور قیمتی عمر کو بیہودہ اُمور میں ضائع نہ کریں پھر اُمورِ منہیّہ اور محظوراتِ شرعیہ کے بارے میں کیا تاکید کی جائے۔

۶۔ سُرود و نغمہ یعنی گانے بجانے کی خواہش نہ کریں، اور اُس کی لذّت پر فریفتہ نہ ہوں، یہ ایک قسم کا زہر ہے جو شہد میں ملا ہوا ہے اور سمِ قاتل (یعنی قاتل زہر) ہے جو شکر سے

حضور ﷺ کی شفاعت کو مانتے ہیں کہ کبیرہ گُناہوں کے عذاب کو دُور کرنے میں حضور ﷺ کی شفاعت نافع ہے، حضرت مُجدّد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ یہ ہے کہ ”انبیاء علیہم السّلام زندہ ہیں“ جیسا کہ ارشاد نمبر ۱۴ میں ہے، وہ لوگ جو حضور ﷺ کے نُور کے مُنکر، حضور ﷺ کو اپنی مثل بشر مانیں، حضور ﷺ کی جسمانی معراج سے انکاری ہوں، حیاۃ انبیاء کا انکار کریں اور جو کہیں کہ کوئی شفاعت کرنے والا نہیں، بھلا ایسے گمراہ تمہارے پیر کیسے بن سکتے ہیں اگر وہ خود ان اُمور کا انکار نہیں کرتے تو انکار کرنے والوں کو حق پر مانتے ہیں انہیں اپنا امام گردانتے ہیں تو یہ بھی اُن میں سے ہوئے اگر آپ کسی ایسے دھوکے باز کے دھوکے میں آگئے ہوں تو فوراً اس سے لاتعلق ہو جایئے کہ ایسا شخص خود گمراہ ہے، آپ کو بھی گمراہ کر دے گا، اگر آپ کو معلوم نہیں ہے تو اس کی تقریروں اور تحریروں کو نوٹ کیجیے کہ وہ کہیں کسی بدمذہب کی تعریف تو نہیں کرتا، اس کے اپنے عقائد تو خراب نہیں، نہ سمجھ آئے تو اس کی تحریر و تقریر کو صحیح العقیدہ سُنّی علماء پر پیش کیجیے اُن کی مدد لیجیے پھر اگر ایسی بات نہ ملے تو شکر کیجیے اور اگر اس کے عقائد میں کوئی خرابی نظر آئے تو علیحدگی اختیار کرنے میں دیر نہ کیجیے، میرا مقصد صرف آپ لوگوں کو بدمذہبوں سے بچانا اور حضرت مُجدّد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقائد کے حامل آپ کی تعلیمات پر عامل سچے نقشبندی پیروں کی جستجو میں لگانا ہے کیونکہ جو لوگ خود گمراہ ہوں وہ آپ کو کیا راہ دکھائیں گے پھر بدمذہب کی تعظیم حرام اور اُس کی صحبت زہرِ قاتل ہے جیسا کہ اس پر احادیث و آثار و اقوال پہلے گزر چکے ہیں اور اس بارے میں آپ حضرت مُجدّد رضی اللہ تعالیٰ کا ارشاد نمبر ۲۷ پر ضرور پڑھ لیجیے۔

۹۳۔ یعنی زکوٰۃ کی فرضیت کا حکم فرمایا ہے۔

آلودہ ہے۔(۹۴)

۷۔ لوگوں کی غیبت اور سخن چینی سے اپنے آپ کو بچائیں، شریعت میں اِن دونوں بُری خصلتوں کے حق میں بڑی وعید آئی ہے۔

۸۔ جہاں تک ہوسکے جھوٹ بولنے اور بہتان لگانے سے پرہیز کریں کیونکہ یہ دونوں بُری عادتیں تمام مذہبوں پر حرام ہیں، اور اِن کے کرنے والے پر بڑی وعید آئی ہے۔

۹۔ خلقت کے عیبوں اور گناہوں کا ڈھانپنا اور اُن کے قصوروں سے درگزر کرنا اور معاف کرنا بڑے عالی حوصلہ والے لوگوں کا کام ہے۔

۱۰۔ غلاموں اور ماتحتوں پر شفیق و مہربان رہنا چاہئے اور اُن کے قصوروں پر مواخذہ نہ کرنا چاہئے، موقع اور بے موقع اُن نامُرادوں کو مارنا، کوٹنا اور گالی دینا اور اِیذا دینا نامناسب ہے۔

۱۱۔ اپنی تقصیروں کو نظر کے سامنے رکھنا چاہئے، جو ہر ساعت حق تعالیٰ کی پاک بارگاہ کی نسبت وقوع میں آ رہی ہیں اور حق تعالیٰ اُن کے مواخذہ میں جلدی نہیں کرتا، اور روزی نہیں روکتا۔

۱۲۔ عقائد کے درست کرنے اور احکام فقہیہ کے بجا لانے کے بعد اپنے اوقات کو ذِکرِ الٰہی میں بسر کریں، اور جس طرح ذکر کا طریقہ سیکھا ہوا ہے اُسی طرح عمل میں لائیں اور جو کچھ اُس کے منافی ہو اُس کو اپنا دشمن جان کر اُس سے اجتناب کریں۔

ہر چہ جز ذِکرِ خدائے اَحسن ست　　گر شکر خوردن بود جان کندن ست

عشقِ حق کے ما سوا جو کچھ کہ ہے ہر چند اَحْسَن ہے
شکر کھانا بھی گر ہو گا عذاب جان کندن ہے (۹۵)

۹۴۔ حدیث شریف ہے کہ "الغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ" (الجامع الصغير، برقم: ۵۸۱۰، ۱۱۸۵/۳) یعنی، گانا بجانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے۔

۹۵۔ مکتوبات امام ربانی، جلد دوم، دفتر سوم، حصہ ہشتم، مکتوب نمبر ۳۴، ص ۸۵، ۸۶

۲۹۔ اہلِ سنّت و جماعت کے عقائد کے مطابق عمل کرنا ذریعہ نجات ہے

یعنی اول لازم ہے کہ اپنے عقائد کو اہلِ سنّت و جماعت شکر اللہ تعالیٰ سعیہم کے موافق دُرست کریں، (۹۶) دوسرے احکامِ شرعیہ فقہیہ کے موافق عمل کریں اور تیسرے صوفیہ کرام قدس سرّہم کے بلند طریقہ پر سلوک کریں جس کو اِن سب کی توفیق حاصل ہوگئی، وہ دونوں جہان میں بڑا کامیاب ہوگیا اور جو اِن سے محروم رہا اُس کو بڑا خسارہ حاصل ہوا۔(۹۷)

حضرت خواجہ احرار قدس سرّہٗ سے منقول ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر تمام احوال و مواجید کو ہمیں دے دیں، اور ہماری حقیقت کو اہلِ سنّت و جماعت کے عقائد کے ساتھ آراستہ نہ کریں تو سوائے خرابی کے ہم کچھ نہیں جانتے اور تمام خرابیوں کو ہم پر جمع کر دیں لیکن ہماری حقیقت کو اہلِ سنت و جماعت کے عقائد سے نوازش فرمائیں تو پھر کچھ خوف نہیں۔(۹۸)

۳۰۔ نبی کریم ﷺ کی شفاعت اور کلمہ طیبہ کے فضائل

فقیر اِس کلمہ طیبہ کو رحمت کے اُن ننانوے حصوں کے خزانہ کی کنجی معلوم کرتا ہے، جو آخرت کے لئے ذخیرہ فرمائے ہیں، اور جانتا ہے کہ کُفر کی ظلمتوں اور شرک کی کدورتوں کو دفع کرنے کے لئے اِس کلمہ طیبہ سے بڑھ کر زیادہ شفیع اور کوئی کلمہ نہیں، جس شخص نے اِس کلمہ طیبہ کی تصدیق کی ہو، اور ذرہ ایمان حاصل کرلیا ہو اور پھر کُفر و شرک کی رسموں میں مبتلا

۹۶۔ حضرت مُجدّد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ "پیغمبر خُدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل میں اکہتر (۷۱) فرقے بن گئے تھے جن میں ایک کے سوا سب جہنمی تھے، قریب کہ میری اُمت کے تہتر (۷۳) فرقے بن جائیں، جن میں سے ایک جنتی ہوگا اور باقی سب جہنمی"۔ صحابہ نے عرض کی کہ وہ نجات پانے والا فرقہ کون سا ہوگا؟ "آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ اسی طریقے پر ہوگا جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں" اور اسی نجات پانے والے فرقہ کا نام اہلسنّت و جماعت ہے اور وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی تابعداری کو ضروری قرار دیتے ہیں اور آنحضرت ﷺ کے صحابہ کی پیروی کرتے ہیں، اے اللہ! ہمیں اہلسنّت و جماعت کے عقیدے پر قائم رکھنا اور اسی جماعت میں رہتے ہوئے موت آئے اور ان حضرات میں ہمارا حشر و نشر ہو (مکتوبات امام ربّانی، جلد دوئم، مکتوب نمبر ۶۷، ص ۱۵)

۹۷۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ سوم، مکتوب نمبر ۱۷۷، ص ۶۴

۹۸۔ مکتوبات امام ربانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ سوم، مکتوب نمبر ۱۹۳، ص ۸۱

ہو (۹۹) تو اُمید ہے کہ اِس کلمہ کی شفاعت سے اُس کا عذاب دُور ہو جائے گا اور دوزخ کے دائمی عذاب سے نجات پا جائے گا۔

جس طرح کہ اس اُمت کے تمام کبیرہ گناہوں کے عذاب کو دُور کرنے میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شفاعت نافع اور فائدہ مند ہے اور یہ جو میں نے کہا ہے کہ اس اُمّت کے کبیرہ گناہ تو اس لئے کہا ہے کہ سابقہ اُمتوں میں کبیرہ گناہوں کا ارتکاب بہت کم ہے، بلکہ کُفر وشرک کی رسمیں بھی بہت کم پائی جاتی ہیں، شفاعت کی زیادہ محتاج یہی اُمّت ہے، گزشتہ اُمتوں میں بعض لوگ کُفر پر اڑے رہتے اور بعض اخلاص کے ساتھ ایمان لاتے اور اَمر بجالاتے تھے۔

اگر کلمہ طیبہ اُن کا شفیع نہ ہوتا اور حضرت خاتم الرسل ﷺ جیسے شفیع اُن کی شفاعت نہ فرماتے تو یہ اُمت پُر گناہ ہلاک ہو جاتی:

أُمَّةٌ مُذْنِبَةٌ وَ رَبٌّ غَفُوْرٌ

اُمت گنہگار ہے اور ربّ بخشنے والا ہے۔

حق تعالیٰ کی عفوو بخشش جس قدر اِس اُمت کے حق میں کام آئے گی، معلوم نہیں کہ گزشتہ اُمتوں کے حق میں اِس قدر کام آئے، گویا رحمت کے ننانوے حصوں کو اِسی پُر گناہ اُمت کے لئے ذخیرہ کیا ہوا ہے۔

کہ ہیں گناہ گار لائق بخشش

چونکہ حق تعالیٰ عفوو مغفرت کو دوست رکھتا ہے اور عفوو مغفرت کے لئے اِس پُر تقصیر اُمّت کے برابر کوئی محل نہیں، اس لئے یہ اُمت خیر الاُمم ہو گئی اور کلمہ جو ان کی شفاعت کرنے والا ہے، افضل الذِکر بن گیا اور اِن کی شفاعت فرمانے والے پیغمبر نے سیّد الانبیاء کا خطاب پایا۔

یہ وہ لوگ ہیں جن کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

ہاں ارحم الراحمین اور اَکرمُ الاَکرمین ایسا ہی ہونا چاہئے۔

۹۹۔ یعنی کُفار و مشرکین کی ایسی رسوم میں مبتلا ہو جو اُن کے مذہبی شعار نہیں ہے کیونکہ کُفار کی ایسی رسم میں مبتلا ہونا جو اُن کی مذہبی شعار ہو اسے فقہاء کرام نے کفر لکھا ہے جیسا کہ "فتاویٰ تاتارخانیہ" اور "فتاویٰ ہندیہ" وغیرہما میں ہے۔

کریموں پر نہیں ہے کام دشوار (۱۰۰)

۳۱۔ اہلُ اللہ کو باطن میں دنیا سے کوئی تعلق نہیں

خُدا تعالیٰ کی معرفت اُس شخص پر حرام ہے جس کے باطن میں دنیا کی محبت رائی کے دانہ جتنی بھی ہو، یا اُس کے باطن کو دنیا کے ساتھ اِس قدر تعلق ہو، یا دنیا کی اتنی مقدار اُس کے باطن میں گزرتی ہو، (۱۰۱) باقی رہا ظاہر، اُس کا ظاہر جو باطن سے کئی منزلیں دُور پڑا ہے، اور آخرت سے دنیا میں آیا ہے، اور اُس کو لوگوں کے ساتھ اختلاط پیدا کیا ہے، تا کہ وہ مناسبت حاصل کرے، جو افادہ اور استفادہ میں مشروط ہے، اگر دنیاوی کلام کرے اور دنیاوی اسباب میں مشغول رہے تو گنجائش رکھتا ہے اور کچھ مذموم نہیں بلکہ محمود ہوتا ہے تا کہ بندوں کے حقوق ضائع نہ ہوں اور استفادہ اور افادہ کا طریق بند نہ ہو جائے، ظاہر میں لوگ اُس کو اپنی طرح گندم نما جو فروش تصوّر کرتے ہیں اور اُس کے ظاہر کو اس کے باطن سے بہتر جانتے ہیں، اور خیال کرتے ہیں کہ بظاہر بے تعلق دکھائی دیتا ہے مگر باطن میں گرفتار ہے یا اللہ! تو ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر، تو سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے۔(۱۰۲)

۳۲۔ صُحبتِ صالح، اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے

آپ کا صحیفہ شریفہ جو کمالِ محبت و اخلاص سے صادر فرمایا تھا مع ہدیوں اور تحفوں کے پہنچا، اللہ تعالیٰ آپ کو اس گروہ کی محبت پر استقامت عطا فرمائے، اور قیامت کو انہی کے ساتھ

۱۰۰۔ مکتوبات امام ربانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ششم، مکتوب نمبر ۳۷، ص ۹۶

۱۰۱۔ حضرت مُجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان سے ظاہر ہے کہ دنیا کے طالب پر اللہ تعالیٰ کی معرفت حرام ہے پھر حضرت مُجدد کے سلسلہ سے وابستگی کے دعویدار اس نام نہاد پیر کے بارے میں کیا خیال ہے جو اپنے مریدین ومعتقدین سے اعلانیہ کہے کہ اپنے روپے پیسے مجھے دے دو، یا جس کی نظر مریدوں کے مال و دولت پر ہو، یا جو پیر مال کی ایسی ہوس رکھتا ہو کہ سود جو حرام قطعی ہے اس کے لین دین سے بھی گریز نہ کرتا ہو، کیا ایسے شخص سے بیعت اور اُس سے وابستگی کسی مسلمان کو روا ہو گی، ہر گز نہیں کیونکہ پیر سے مسلمان اپنا تعلق اس لئے جوڑتا ہے کہ اُسے معرفتِ الٰہی حاصل ہو تو جس پر اللہ تعالیٰ کی معرفت حرام ہو چکی ہو اس کے ذریعے کسی کو کیا معرفت حاصل ہو گی۔

۱۰۲۔ مکتوباتِ امام ربانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ششم، مکتوب ۳۸، ص ۹۸

اٹھائے، یہ وہ لوگ ہیں جن کا ہم نشین بد بخت نہیں ہوتا،(١٠٣) اور ان کا انیس وحبیب محروم نہیں ہوتا:(١٠٤)

هُمْ جُلَسَاءُ اللّٰهِ(١٠٥)

یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ایسے ہم نشین کہ اُن کو دیکھنے سے خُدا یاد آجاتا ہے۔

نَظَرُهُمْ دَوَاءٌ وَ كَلَامُهُمْ شِفَاءٌ وَ صُحْبَتُهُمْ ضِيَاءٌ وَ بَهَاءٌ، هُمْ مَنْ

١٠٣۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر و الدعاء، باب فضل مجالس الذکر، برقم:٢٦٨٩، ص١٠٣٧ بلفظ "وَ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ"
أيضاً المقاصد الحسنة، باب حرف الهاء، برقم:١٢٨٠، ص٤٥٢، و قال: متفق عليه عن أبي هريرة مرفوعاً
أيضاً سُنَن الترمذي، كتاب الدعوات، باب ما جاء "إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْأَرْضِ" برقم:٣٦٠٠، ٤١٧/٤، بلفظ "هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى لَهُمْ جَلِيْسٌ"
١٠٤۔ وَ لَا يَحْرَمُ أَنِيْسُهُمْ وَ لَا يَخِيْبُ مُسِيْبُهُمْ
١٠٥۔ "صحيح البخاري" (كتاب الدعوات، باب فضل ذكر الله عزّ و جلّ، برقم:٦٤٠٨، ١٨٧/٤ هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ) إِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ۔
أيضاً المقاصد الحسنة، حرف الهاء، برقم:١٢٨٠، ص٤٥٢ وقال و في الباب عن ابن عباس في "الطبراني الصغير" و عن أنس في "البزار" بلفظ "هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ) (یہاں تک کے کلمات کو امام ابن ماجہ نے اپنی "سُنَن" کے کتاب الزهد، باب من لا يُؤبه له، برقم:٤١١٩، ٤٧٣/٤ میں روایت کیا الفاظ یہ ہیں: "أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ" قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: "خِيَارُكُمُ الَّذِيْنَ إِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ" اسی طرح امام بخاری نے "الأدب المفرد" کے باب (١٥٠) النمام، برقم:٣٢٦، ص١٠١ میں، امام احمد نے "المسند" (٤٥٩/٦، برقم:٢٨١٥١، ٢٨١٨٣) میں اور عبد بن حمید نے اپنی "مسند" (کے من (١٤٠) حديث أسماء (برقم:١٥٨٠، ص٤٥٧) میں روایت کیا ہے اور ابن المبارک اور حکیم ترمذی نے روایت کیا کہ عن سعید بن جبیر (عن ابن عباس)، قال: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَوْلِيَاءُ اللّٰهِ؟ قال: "اَلَّذِيْنَ إِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ" (الزهد و الرقاق، لابن المبارك، باب تعظيم ذكر الله عزّ وجلّ، برقم:٢٠٥، ص١٧١، و نوادر الأصول، الأصل الرابع و المئة برقم:٦٢٣، ١٤٩/٣، و في نسخة أخرى (الأصل الثالث و المئة ٥٦٧/٢)) یعنی حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ اولیاء اللہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "وہ جب انہیں دیکھا جائے تو اللہ عز وجل یاد آجائے"۔

رَأٰى ظَاهِرَهُمْ خَابَ وَ خَسِرَ وَ مَنْ رَأٰى بَاطِنَهُمْ نَجٰى وَ أَفْلَحَ

یہ وہ لوگ ہیں جس نے اِن کو پہچانا اُس نے اللہ تعالیٰ کو پالیا(١٠٦) اور اُن کی نظر دوا ہے اور اُن کا کلام شفا اور اُن کی صحبت سراپا نور وضیاء ہے یہ وہ لوگ ہیں جس نے اُن کے ظاہر کو دیکھ لیا وہ محروم و نا اُمید ہوا اور جس نے اُن کے باطن کو دیکھا بزرگ ہو گیا او رنجات وخلاصی پا گیا۔

کسی نے کیا اچھا کہا ہے کہ اِلٰہی یہ کیا ہے جو تو نے اپنے دوستوں کو عطا کیا ہے، کہ جس نے اُن کو پہچانا اُس نے تجھے پالیا اور جب تک تجھے نہ پایا اُن کو نہ پہچانا یعنی اُن کا پہچاننا او رتیرا پانا ایک دوسرے سے الگ نہیں۔(١٠٧)

٣٣۔ مومن کی بلند شان اور اُس کو ایذا دینے سے بچنا ضروری ہے

دل اللہ تعالیٰ کا ہمسایہ ہے جس قدر دل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے قریب ہے اُس قدر کوئی اور شئے قریب نہیں، دل خواہ مومن (نیکوکار) ہو یا گُنہگار، اُس کی اِیذاء سے اپنے آپ کو بچانا چاہئے کیونکہ ہمسایہ خواہ عاصی اور نا فرمان ہو پھر بھی اُس کی حمایت اور مدد کی جاتی ہے، پس اُس کی اذیت سے ڈرنا چاہئے کیونکہ کُفر کے بعد جو اللہ تعالیٰ کی ایذاء کا باعث ہے، دل کی ایذا جیسا بڑا گناہ اور کوئی نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف پہنچنے والی چیزوں سے زیادہ اقرب دل ہی ہے، نیز خلق سب کی سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور کسی شخص کے غلام کو مارنا یا اُس کی اہانت کرنا اُس کے مولا و مالک کی اِیذاء کا موجب ہے، تو پھر اُس مولا کا کیا حال ہو گا جو مالک ومختار ہے، اُس کی خلق میں جتنا کہ اُس نے حکم دیا ہے اُس سے بڑھ کر تصرّف نہ کرنا چاہئے، کیونکہ وہ (یعنی اس قدر) اِیذا میں داخل نہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری ہے، مثلاً بکر زانی کی حد سو کوڑے ہے اگر کوئی سو کوڑے سے زیادہ مارے تو ظلم ہے اور ایذا میں داخل ہے۔(١٠٨)

١٠٦۔ وَ هُمْ مَنْ عَرَفَهُمْ وَجَدَ اللّٰهَ
١٠٧۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ھفتم، مکتوب نمبر ٥٢، ص٤٠٣
١٠٨۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر سوم، مکتوب ٤٥، ص١٠٥، ١٠٦

۳۴۔حق تعالٰی کی قضا پر راضی رہنا چاہئے

رنج وخوشی اور عافیت و بلا میں اللہ ربّ العالمین کی حمد ہے، اُس حکیم جلّ شانہٗ کا کوئی کام حکمت و بہتری سے خالی نہیں ہوتا اور جو کچھ اللہ تعالٰی کرتا ہے اُس میں سراسر اِصلاح و بہتری ہوتی ہے۔

﴿وَ عَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــٴًـا وَّ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْۚ-وَ عَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَیْــٴًـا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْؕ-وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (۱۰۹)

اور قریب ہے کوئی بات تمہیں بُری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بُری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔(کنزالایمان)

پس آپ اُس کی بلا (آزمائش) پر صبر کریں، اُس کی قضا پر راضی رہیں، اُس کی اطاعت پر ثابت قدم رہیں، اور اُس کی نافرمانی سے بچیں۔اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ

اور اللہ تعالٰی فرماتا ہے:

﴿وَ مَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ وَ یَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ﴾ (۱۱۰)

اور تمہیں جو مصیبت پہنچی اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے۔(کنزالایمان)

اپنے افعال سے اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کریں اور اُس سے عفو و عافیت طلب کریں۔(۱۱۱)

۳۵۔قرآن مجید تمام احکامِ شرعیہ کا جامع ہے

قرآن مجید تمام احکام شرعیہ بلکہ تمام گزشتہ شریعتوں کا جامع ہے اس شریعت کے بعض

۱۰۹۔ سورۃ البقرۃ:۲/۲۱۶

۱۱۰۔ سورۃ الشوریٰ: ۴۲/۳۰

۱۱۱۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر سوم، حصہ ہشتم، مکتوب نمبر ۱۹، ص۴۵

احکام اِس قسم کے ہیں جو نص کی عبارت اور اِشارت اور دلالت اور اقتضا سے مفہوم ہوتے ہیں، اِس قسم کے احکام کے فہم میں تمام خاص و عام اہلِ لُغت برابر ہیں۔

دوسری قسم کے احکام وہ ہیں جو اجتہاد اور استنباط سے مفہوم ہوتے ہیں، یہ فہم آئمہ مجتہدین کے ساتھ مخصوص ہے، جن میں اول آنحضرت ﷺ بقول جمہور، پھر آنحضرت ﷺ کے اصحاب رضی اللہ تعالٰی عنہم، پھر آنحضرت ﷺ کی اُمّت کے تمام مجتہدین ہیں ....

قرآن مجید کی تیسری قسم کے احکام اِس قسم کے ہیں جن کو سمجھنے سے انسان کی طاقت عاجز ہے، جب تک احکام کے نازل کرنے والے جلّ شانہٗ کی طرف سے اطلاع نہ ملے اُن احکام کو کچھ سمجھ نہیں سکتے، اس اعلام و اطلاع کا حاصل ہونا پیغمبرِ خُدا ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے، پیغمبر کے سوا کسی اور کو یہ اطلاع نہیں دیتے، یہ احکام اگرچہ کتاب سے ہی ماخوذ ہیں، لیکن چونکہ اِن احکام کے مظہر پیغمبر ﷺ ہیں اِس لئے یہ احکام سنّت کی طرف منسوب ہوئے ہیں، کیونکہ اِن کا مظہر سنّت ہے، جس طرح احکام اجتہادیہ کو قیاس کی طرف منسوب کرتے ہیں اسی اعتبار سے کہ قیاس ان احکام کا مظہر ہے، پس سنّت و قیاس دونوں احکام کے مظہر ہیں۔(۱۱۲)

۳۶۔فضائلِ امام اعظم رضی اللہ عنہ اور نزولِ حضرت عیسٰی علیہ السلام

پس ہمارے پیغمبر ﷺ کی پچھلی سنّت پہلی سنّت کی ناسخ ہے، حضرت عیسٰی علیہ السّلام جو نُزول کے بعد اِس شریعت کی متابعت کریں گے، آنحضرت ﷺ کی سنّت کا اتباع بھی کریں گے، کیونکہ اِس شریعت کا نسخ جائز نہیں، عجب نہیں کہ علماء ظاہر حضرت عیسٰی علیہ السّلام کے مجتہدات سے ان کے ماخذ کے کمال دقیق اور پوشیدہ ہونے کے باعث انکار کر جائیں اور اُن کو کتاب و سنت کے مخالف جانیں، حضرت عیسٰی روح اللہ علیہ الصّلوٰۃ و السّلام کی مثال حضرت امام اعظم کوفی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی سی ہے جنہوں نے ورع و تقویٰ کی برکت اور سنت کی متابعت کی دولت سے اجتہاد اور استنباط میں وہ بلند درجہ حاصل کیا ہے جس کو دوسرے لوگ سمجھ نہیں سکتے، اور اُن کے مجتہدات کو دقّتِ معانی کے باعث کتاب و سنّت کے مخالف جانتے ہیں، اُن کو اور اُن کے اصحاب کو اصحابِ رائے خیال کرتے ہیں، یہ سب کچھ اُن کی حقیقت تک

۱۱۲۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ہفتم، مکتوب نمبر ۵۵، ص۱۱

نہ پہنچنے اور اُن کے فہم وفراست پر اطلاع نہ پانے کا نتیجہ ہے۔(۱۱۳)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جنہوں نے اُن کی فقاہت کی باریکی سے تھوڑا سا حصہ حاصل کیا ہے فرمایا ہے:

اَلْفُقَهَاءُ كُلُّهُمْ عِيَالُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ (۱۱۴)

۱۱۳۔ امام ربانی مُجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسرے مقام پر لکھتے ہیں: امام ابوحنیفہ فقہ کے بانی ہیں تین چوتھائی فقہ اِن کے لئے مسلّم ہے جب کہ باقی آئمہ ایک چوتھائی میں سارے شریک ہیں، فقہ میں صاحب خانہ امام ابوحنیفہ ہیں، اور باقی سب اُن کے بال بچے ہیں، باوجود اس کے کہ میں مذہب حنفی کا پابند ہوں لیکن مجھے امام شافعی سے گویا ذاتی محبت ہے اور انہیں بزرگ جانتا ہوں اس لئے بعض نفلی کاموں میں اُن کی تقلید کر لیتا ہوں، لیکن کیا کروں دوسرے آئمہ مجتہدین کو وافر علم اور کمال تقویٰ کے باوجود امام ابوحنیفہ کے سامنے بچوں کی طرح دیکھتا ہوں (مکتوبات امام ربّانی، جلد دوئم، حصہ هفتم، مکتوب نمبر ۵۵، ص ۱۵) اور دوسری کتاب میں لکھتے ہیں: حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بزرگوں کے بزرگ ترین امام ہیں، وہ امام اجل پیشوائے اکمل ہیں، اُن کی بلندی شان کو بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ وہ امام مالک، امام احمد بن حنبل اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب سے زیادہ عالم اور متقی ہیں، اُن کا مقام اِن تمام سے بلند تر ہے، حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "تمام فقہائے اسلام امام ابوحنیفہ کے سامنے طفلِ مکتب ہیں" امام شافعی جب امام ابوحنیفہ کی قبر پر فاتحہ کے لئے حاضر ہوتے تو اپنے مسلک اور اجتہاد کو چھوڑ دیتے تھے اور اپنی رائے پر عمل کرنے کی بجائے امام ابوحنیفہ کو ترجیح دیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ مجھے شرم آتی ہے کہ میں اس شخص کے سامنے اپنی رائے کا اظہار کروں جس کی رائے ہمیشہ فائق اور بلند ہے، آپ کا یہ معمول تھا کہ حضرت امام ابوحنیفہ کے مزار کی زیارت کو روانہ ہوتے تو اس عرصے کے دوران امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا چھوڑ دیا کرتے تھے اور فجر کی نماز میں قنوت بھی ترک کر دیا کرتے تھے، حقیقت یہ ہے کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقام اور شان کو امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی صحیح طور پر جانتے تھے۔(مبلء و معاذ، حضرت امام اعظم کی عظمت، ص ۸۲)

۱۱۴۔ تهذيب التّهذيب من اسمه: النّعمان، برقم: ۸۳۹۹ بلفظ "اَلنَّاسُ عِيَالٌ فِی الْفِقْهِ عَلٰى أَبِيْ حَنِيْفَةَ"
أيضاً عقود الجمان، ص ۱۸۷ بلفظ "مَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَبَحَّرَ فِی الْفِقْهِ فَهُوَ عِيَالٌ عَلٰى أَبِيْ حَنِيْفَةَ"۔
أيضاً الأنتقاء الجزء الثّالث ذكر أبى حنيفة، برقم: ۲۲، قول الشّافعى فيه ص ۲۱۰۔
أيضاً تاريخ بغداد، باب النّون، ذكر من اسمه النّعمان، ۲۴۶/۱۱۔
أيضاً الانتصار و التّرجيح للمذهب الصّحيح، الباب الأول، ص ۴۵۶۔
أيضاً تبييض الصّحيفة، ص ۱۰۴ بلفظ "اَلنَّاسُ عِيَالٌ عَلٰى أَبِيْ حَنِيْفَةَ فِی الْفِقْهِ"

یعنی، فقہاء سب امام ابوحنیفہ کے عیال ہیں۔(۱۱۵)

اِن کم ہمتوں کی جرأت پر افسوس ہے کہ اپنا قصور دوسروں کے ذمے لگاتے ہیں:

قاصرے گر کند این قافلہ را طعن قصور   حاش لِلّٰہ کہ برارم بزبان ایں گلہ را
ہمہ شیرانِ جہاں بستۂ این سلسلہ اند   رُوبہ از حیلہ چساں بگسلد این سلسلہ را

اگر کوئی قاصر لگائے طعن اُن کے حال پر   توبہ توبہ گر زبان پر لاؤں میں اِس کا گلہ
شیر ہیں باندھے ہوئے اِس سلسلہ میں سب کے سب   لومڑی حیلہ سے توڑے کس طرح یہ سلسلہ

اور یہ جو خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ نے "فصول ستہ" میں لکھا ہے کہ "حضرت عیسیٰ علیہ السلام نُزول کے بعد امام ابوحنیفہ کے مذہب کے موافق عمل کریں گے" ممکن ہے کہ اِسی مناسبت کے باعث جو امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے ساتھ ہے لکھا ہے یعنی حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السّلام کا اجتہاد حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اجتہاد کے موافق ہوگا، نہ یہ کہ اُن کے مذہب کی تقلید کریں گے، کیونکہ حضرت روح اللہ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی شان اِس سے برتر ہے کہ علمائے اُمت کی تقلید کریں، بلا تکلّف و تعصب کہا جاتا ہے کہ اِس مذہب حنفی کی نورانیت کشفی نظر میں دریائے عظیم کی طرح دکھائی دیتی ہے اور دوسرے تمام مذاہب حوضوں اور نہروں کی طرح نظر آتے ہیں۔

بڑے تعجب کی بات ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سنّت کی پیروی میں سب سے آگے ہیں حتیٰ کہ احادیث مُرسَل کو احادیث مُسنَد کی طرح متابعت کے لائق جانتے اور اپنی رائے پر مقدم سمجھتے ہیں اور ایسے ہی صحابہ کے قول کو حضرت خیر البشر ﷺ کی شرفِ صحبت کے باعث اپنی رائے پر مقدم جانتے ہیں، دوسروں کا ایسا حال نہیں، پھر بھی مخالف اُن کو

۱۱۵۔ احمد بن سریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام شافعی سے سُنا آپ نے فرمایا کہ میں نے امام مالک بن انس سے پوچھا کیا آپ نے امام ابوحنیفہ کو دیکھا ہے اور اُن سے مناظرہ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں، میں نے ایسے شخص کو دیکھا وہ اگر اس پتھر کے ستون کو دیکھے اور کہہ دے کہ یہ سونے کا ہے تو دلائل سے ثابت کر دے(الانتصار و الترجيح للمذهب الصّحيح، الباب الأول، ص ۴۵۶) اسے نقل کرنے کے بعد سبط ابن الجوزی متوفی ۶۵۴ھ نے لکھا کہ اسے شیخ ابو اسحاق شیرازی نے "طبقات الفقهاء" میں حکایت کیا ہے۔

صاحبِ رائے کہتے ہیں اور بہت بے ادبی کے لفظ اُن کی طرف منسوب کرتے ہیں حالانکہ سب لوگ اُن کے کمالِ علم و ورع وتقویٰ کا اقرار کرتے ہیں۔(۱۱۶)

۳۷۔ اپنے پیر کے زندہ اور موجود ہونے کے باوجود دوسرے شخص کے پاس جا کر راہِ حق کی طلب کرے یہ جائز ہے

جاننا چاہئے کہ مقصود حق تعالیٰ ہے اور پیر حق تعالیٰ کی جناب تک پہنچانے کا وسیلہ ہے، اگر طالب رشید اپنے آپ کو کسی اور شیخ کے پاس لے جائے تو اُس کی صُحبت میں اپنے دل کو جمع پائے تو جائز ہے کہ پیر کی زندگی میں پیر کے اِذن کے بغیر طالب اُس شیخ کے پاس جائے، اور اُس سے رُشد و ہدایت طلب کرے، لیکن چاہئے کہ پیر اول کا انکار نہ کرے، اور نیکی کے ساتھ اُس کو یاد رکھے، (۱۱۷) خاص کر پیری مریدی اِس وقت رسم اور عادت رہ گئی ہے (۱۱۸) اکثر اِس وقت کے پیروں کو اپنی خبر نہیں، اور کفر و ایمان کا پتہ نہیں، تو پھر خُدا تعالیٰ کی کیا خبر بتلائیں گے، اور مریدوں کو کونسا راستہ دکھلائیں گے۔

آگہ از خویشتن چونیست جنین   کے خبر دارد از چُنان و چُنین

۱۱۶۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ھفتم، مکتوب نمبر ۵۵، ص ۱۳، ۱٤

۱۱۷۔ اور حضرت پیر مہر علی شاہ علیہ الرحمہ ایک سوال کہ ایک شخص مدت العمر کتنے شخصوں سے بیعت کر سکتا ہے مشہور تو یہ ہے کہ ایک کے سوا دوسرے سے بیعت کرنے میں رجعت ہو جاتی ہے اس کی کیا اصلیت ہے؟ کہ جواب میں لکھتے ہیں کہ ایک شخص کئی اشخاص سے بیعت تبرک وفیض حاصل کر سکتا ہے اور جائز ہے بشرطیکہ شیخ اول کی تحقیر و توہین نہ کرے ورنہ رجعت ہوگی (فتاوی مہریہ متفرق مسائل کے جوابات، سوال نمبر ۲۱، ص ٤۹، ۵۰)

۱۱۸۔ پیری مریدی اس زمانے میں رسم اور عادت کے ساتھ ساتھ میراث بھی بن گئی ہے کہ پیر کا بیٹا ہی پیر بنے گا چاہے وہ جاہل مطلق ہو اور ساتھ بدعمل اور فاسق ہو، حرام وحلال میں تمیز، جائز و ناجائز میں فرق نہ کرتا ہو، مال و دولت کے حصول میں اتنا حریص کہ اپنا ہو یا پرایا، حلال ذریعے سے آیا ہو یا حرام سے، اس کی پرواہ نہ کرے، پھر اگر کوئی کہدے کہ یہ شخص اہل نہیں تو جاہل مرید اس کے طرفدار بن جاتے ہیں اور خود صاحبزادہ صاحب کا مطالبہ یہ ہوتا ہے میرے باپ کی مسند ہے اس لئے میں ہی اس کا حقدار ہوں، ایسے شخص نے جو کیا سو کیا مگر افسوس اُن مریدوں پر جو ایسے پیر پر اعتقاد کر کے بیٹھ جائے دوسری کی طرف رجوع نہ کریں، خُدا کا راستہ تلاش نہ کریں جیسا کہ حضرت مُجدد کے فرمان سے ظاہر ہے۔

جنہیں کو جب کہ خبر اپنی کچھ نہیں   کیا بتائے گا پھر وہ چُنان و چُنین

ایسے مرید پر ہزار افسوس ہے کہ اِس طرح کے پیر پر اعتقاد کر کے بیٹھ جائے، اور دوسرے کی طرف رُجوع نہ کرے، (۱۱۹) اور خُدا تعالیٰ کا راستہ تلاش نہ کرے، یہ شیطانی خطرات ہیں جو پیر ناقص کی زندگی کے باعث طالب کو حق تعالیٰ سے ہٹا کر رکھتے ہیں، جہاں دل کی جمعیت اور ہدایت ہو بے توقف اُدھر رُجوع کرنا چاہئے اور شیطانی وسوسہ سے پناہ مانگنی چاہئے۔(۱۲۰)

۳۸۔ توبہ، وانابت، وورع، وتقویٰ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (۱۲۱)

اور اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو! سب کے سب اِس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ﴾ (۱۲۲)

اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے قریب ہے کہ تمہارا ربّ تمہاری برائیاں تم سے اُتار دے، اور تمہیں

۱۱۹۔ اس سے بڑھ کر ہزار ہا بار بلکہ بے شمار بار افسوس اس مرید پر کہ جس کا پیر بدمذہب ہو یا بدمذہبوں سے محبت و دوستی رکھتا ہو ان کی تعریف و توصیف کرتا ہو اور وہ اس طرح کے پیر پر اعتقاد کر کے بیٹھ جائے بلکہ اپنا متاعِ ایمان لُٹا کر بیٹھ جائے پھر کسی ناصح کی نصیحت، خیر خواہ کی خیر خواہی قبول کرنے کو تیار نہ ہو۔

۱۲۰۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ھفتم مکتوب نمبر ٦۳، ص ۳۵، ۳٦

۱۲۱۔ سورۃ النّور: ۲٤/۳۱

۱۲۲۔ سورۃ التحریم: ٦٦/۸

باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں بہیں۔ (کنز الایمان)

اور فرمایا:

﴿وَ ذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَ بَاطِنَهٗ ؕ﴾ (١٢٣)

اور چھوڑ دو کُھلا اور چُھپا گناہ۔ (کنز الایمان)

گناہوں سے توبہ کرنا ہر شخص کے لئے فرض عین ہے، کوئی بشر اِس سے مُستغنی نہیں ہوسکتا جب انبیاء علیہم الصّلوٰۃ والسّلام توبہ سے مستغنی نہیں ہوئے تو پھر اوروں کا کیا ذکر ہے۔ (١٢٤)

حضرت سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

وَ إِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ، وَ إِنِّيْ لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً (١٢٥)

یعنی، میرے دل پر پردہ آجاتا ہے اِس لئے رات دن میں ستّر بار اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہوں۔ (١٢٦)

١٢٣۔ سورة الأنعام:٦/ ١٢٠

١٢٤۔ انبیاء علیہم السّلام معصوم ہیں توبہ و استغفار سے مقصود گناہوں کی بخشش ہی نہیں اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی بارگاہ میں آہ و زاری کرنے والے، توبہ و استغفار کرنے والے پسند ہیں، اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہوتا ہے جو اس کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا سے انبیاء علیہم السّلام بھی مستغنی نہیں ہیں۔

١٢٥۔ أخرجه مسلم في "صحيحه" في كتاب الذّكر و الدّعاء الخ، (باب استحباب الإستغفار الخ، برقم: ٤١/٦٩٥٧۔ (٢٧٠٢)، ص١٢٩٤، ١٢٩٥) و أبو داؤد في "سُنَنه" في الصلاة (باب في الاستغفار، برقم:١٤١٥، ٢/ ١٢٠) و أحمد في "مُسنده" (٤/ ٢١١) و عبد بن حميد في "مُسنده" (برقم:٣٦٤، ص١٤٢) و النّسائي في "عمل اليوم و الليلة" (كم يستغفر في اليوم و اللّيلة برقم:٤٤٧، ص١٤٤) و الطّبراني في "الكبير" (برقم:٨٨٧، ٨٨٨، ٨٨٩، ١/ ٢٠٣) و البيهقي في "الشّعب" (برقم:٦٣١، ٢/ ١٤٧) ...... بلفظ "مأة مرّة"

١٢٦۔ استغفار کے بے شمار فوائد ہیں اُن میں سے غم سے نجات، تنگی سے چھٹکارا اور رزقِ حلال کی فراوانی ہیں چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے استغفار کو لازم کرلیا (ہمیشہ استغفار کیا یا کثرت سے استغفار کیا) تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے

پس اگر گناہ اِس قسم کے ہیں کہ جن کا تعلق اللہ تعالیٰ کے حقوق کے ساتھ ہے اور بندوں کے مظالم اور حقوق کے ساتھ تعلق نہیں رکھتے جیسے کہ زنا اور شراب کا پینا اور سرود و ملاہی کا سُننا اور غیر مَحرم کی طرف بنظرِ شہوت دیکھنا اور بغیر وضو قرآن مجید کو ہاتھ لگانا، اور بدعت پر اعتقاد رکھنا وغیرہ وغیرہ، تو اُن کی توبہ ندامت اور استغفار اور حسرت و افسوس اور بارگاہِ الٰہی میں عُذر خواہی کرنے سے ہے۔ (١٢٧)

اگر فرائض میں سے کوئی فرض ترک ہوگیا تو توبہ میں اُس کا ادا کرنا بھی ضروری ہے اور

نکلنے کی راہ اور ہر غم سے نجات عطا فرمائے گا اور اُسے وہاں سے روزی دے گا جہاں سے اس کا وہم و گمان بھی نہ ہو"۔ (سُنَن أبي داؤد، كتاب الصّلاة، باب في الاستغفار، برقم: ١٥١٨، ٢/ ١٢١۔ أيضاً سُنَن ابن ماجة، كتاب الأدب، باب الاستغفار، برقم:٣٨١٩، ٤/ ٢٩٤۔ أيضاً السُّنَن الكبرىٰ للنّسائي، برقم: ١٠٢٩٠۔ أيضاً كتاب عمل اليوم و الليلة، ثواب ذلك برقم:١٠٢١٧، ٩/ ١٧١۔ أيضاً المسند للإمام أحمد، ١/ ٢٤٨۔ أيضاً المعجم الكبير للطّبراني، ١٠/ ٢٨١۔ أيضاً نوادر الأصول، برقم:٨٧٤، ٤/ ١٠١)

١٢٧۔ مقصد یہ ہے کہ گناہ ہو جانے کے بعد سچے دل سے رُجوع اِلَی اللہ لازمی ہے جب رُجوع اِلَی اللہ پایا جائے گا اور اس کے تقاضے پورے ہو جائیں گے تو گناہوں کے بخشے جانے کی قوی اُمید ہے جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے "جس نے گناہ کیا، پس اُس نے جانا کہ اُس کا ربّ ہے چاہے تو اُسے معاف فرما دے، چاہے تو عذاب دے تو حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے بخش دے"۔ (الجامع الصّغير، حرف الميم، برقم: ٨٣٨٠، ٤/ ١٦٧٩) یہاں بھی رجوع اِلَی اللہ پایا گیا، اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے "جس نے گناہ کیا، پھر اس نے جانا کہ اللہ تعالیٰ اُس کے اِس گناہ پر مطلع ہے تو اس کی بخشش ہو گئی اگرچہ اس نے بخشش طلب نہ کی"۔ (الجامع الصّغير، برقم:٨٣٨١، ٤/ ١٦٧٩) یہاں بھی رجوع اِلَی اللہ پایا گیا اور جب کسی طرح بھی رُجوع نہ پایا جائے تو گناہ کرنے والا اپنے گناہ کے سبب عذاب کا مستحق قرار پاتا ہے چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ "جس نے گناہ کیا حالانکہ وہ ہنس رہا ہو تو وہ روتے ہوئے دوزخ میں داخل ہوگا" (الجامع الصّغير، حرف الميم، برقم:٨٣٨٢، ٤/ ١٦٧٩) یہاں دوزخ میں جانے کا سبب اس کا گناہ کے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رُجوع نہ کرنا ہے کیونکہ جو شخص گناہ کر کے ہنسے تو یقیناً وہ اپنے گناہ پر پشیمان نہ ہوا اور جو گناہ کر کے پشیمان نہ ہوا تو اس سے رُجوع اِلَی اللہ نہ پایا گیا آج بہت سے لوگ جن میں عوام و خواص دونوں شامل ہیں اس میں مبتلا نظر آتے ہیں، گناہ یقیناً بُرا ہے لیکن اس سے زیادہ بُرا یہ ہے کہ گناہ کر کے اس پر پشیمانی نہ ہو۔

اگر گناہ اِس قسم کے ہیں جو بندوں کے مظالم اور حقوق سے تعلق رکھتے ہیں تو اُن سے توبہ کا طریق یہ ہے کہ بندوں کے حقوق اور مظالم ادا کئے جائیں اور اُن سے معافی مانگیں اور اُن پر احسان کریں اور اُن کے حق میں دعا کریں اور اگر مال و اسباب والا شخص مرگیا ہو تو اُس کے لئے استغفار کریں اور اُس کا مال اُس کے وارثوں اور اولاد کو دے دیں اور اگر اُس کا وارث معلوم نہ ہو تو مال جنایت کے برابر صاحبِ مال اور اُس شخص کی نیت کر کے جس کو ناحق ایذا دی ہو فقرا و مساکین میں صدقہ و خیرات کر دیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما سے جو صادق ہیں سُنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس کسی بندہ سے گناہ سرزد ہو تو وضو کرے اور نماز پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی بخشش چاہے تو اللہ تعالیٰ ضرور اُس کے گناہ بخش دیتا ہے۔(١٢٨)

١٢٨ـ سُنَن أبی داؤد، کتاب الصّلاۃ، باب فی الاستغفار، برقم: ١٥٢١، ١٢٢/٢
أیضاً سُنَن التِّرمذی، أبواب الصّلاۃ، باما جاء فی الصّلاۃ عند التّوبۃ برقم: ٤٠٦، ٣٠٢/١
أیضاً کتاب عمل الیوم و اللیلۃ، ما یفعل من بُلی بذنبٍ و ما یقول، برقم: ٤٢٠، ص١٣٨، ١٣٩
أیضاً کتاب عمل الیوم و اللّیلۃ لابن السُّنّی، باب (١٨٧)، ما یقول اذا أذنب ذنباً، برقم: ٣٦٠، ٤١٣/١، ٤١٤، ١٥
أیضاً سُنَن ابن ماجۃ، کتاب إقامۃ الصّلاۃ، باب ما جاء فی أن الصّلاۃ کفّارۃ، برقم: ١٣٩٥، ١٧٨/٢، ١٧٩
أیضاً کتاب الدّعا للطّبرانی، باب (٢٧١) فضل الاستغفار فی أدبار الصّلوات، برقم: ١٨٤١، ١٨٤٢، ١٨٤٣، ١٨٤٤، ١٨٤٥، ١٨٤٦، ١٨٤٧، ص٥١٦، ٥١٧، ٥١٨
أیضاً المسند للإمام أحمد، ٢/١
أیضاً موارد الظّمآن، کتاب التّوبۃ، باب فیمن أذنب ثم صلّی الخ، برقم: ٢٤٥٤، ص٦٠٨
أیضاً عُدّۃ الحِصن الحصین، الباب الرّابع، صلاۃ التّوبۃ ص٦٥
أیضاً تحفۃ المخلصین، الجزء الثّالث، الباب الرّابع، صلاۃ التّوبۃ برقم: ٢٤٦، ٨٣٦/٣/٢
أیضاً مختصر کتاب الموافقۃ بین أھل البیت و الصّحابۃ باب ما روی علی عن أبی بکر الخ، ص٥٦

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ (١٢٩)

جو شخص بُرائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگے تو اللہ تعالیٰ کو غفور رحیم پائے گا۔

ایک حدیث میں ہے، جو شخص گناہ کر کے نادم ہوا تو یہ ندامت اُس کے گناہ کا کفارہ ہے۔(١٣٠)

ایک اور حدیث میں ہے، ''آج کل کرنے والے ہلاک ہوگئے''۔(١٣١)

حدیث قدسی ہے: ''میرے بندے جو کچھ میں نے تجھ پر فرض کیا ہے، ادا کر، تو سب لوگوں سے زیادہ عابد ہو جائے گا اور جن باتوں سے منع کیا ہے ہٹ جا، تو سب سے زیادہ پرہیز گار ہو جائے گا، اور جو کچھ میں نے تجھے رزق دیا ہے اُس پر قناعت کر تو سب سے غنی ہو جائے گا''۔(١٣٢)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں(١٣٣) کہ قیامت کو پرہیز گار اور زاہد

١٣٠ـ سورۃ النّساء: ٤/ ١١٠
١٣٠ـ أخرجہ أحمد فی "مُسندہ" (٢٨٩/١) و الطبرانی فی "المعجم الکبیر"، (١٣٤/١٢) و البیھقی فی "الشّعب"، (برقم: ٦٦٣٨، ٢٦٦/٩) عن ابن مرفوعاً بلفظ کَفَّارَۃُ الذَّنْبِ النَّدَامَۃُ، و قال العسقلانی فی "تشدید القوس" فی نسخۃ سمعان بن مھدی عن أنس "مَنْ أَذْنَبَ ذَنْباً ثُمَّ نَدِمَ عَلَیْہِ فَھُوَ التَّوْبَۃُ" "تشیید المبانی" (حاشیہ مکتوبات امام ربّانی، دفتر دوم، حصہ ھفتم، ص٣٨)
١٣١ـ "ھَلَکَ الْمُسَوِّفُوْنَ یَقُوْلُوْنَ سَوْفَ نَتُوْبُ" مُسَوِّفُوْنَ بمعنی سَوْفَ أَفْعَلُ" ہے رواہ الدّیلمی فی "مسند الفردوس" و الخطیب و البخاری فی "التاریخ" و لکن بألفاظ آخر، تشیید المبانی (حاشیہ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ھفتم، ص٣٨)
١٣٢ـ رواہ صاحب الکنز الخفی، تشیید المبانی (حاشیہ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ھفتم، ص٣٨)
١٣٣ـ جُلَسَاءُ اللّٰہِ تَعَالٰی غَدًا أَھْلُ الْوَرَعِ وَ الزُّھْدِ فِی الدُّنْیَا (الجامع الصّغیر، برقم: ٣٥٩٧، ٧٤٦/٢ـ أیضاً کنز العمّال، کتاب الجھاد، قسم الأقوال، حرف الواو: الورع، برقم: ٧٢٧٦، ١٧٢/٣/٢)

اللہ تعالیٰ کے ہمنشین ہوں گے۔(۱۳۴)

۳۹۔کلماتِ اَذان کے معانی

حمد وصلوٰۃ کے بعد جاننا چاہئے کہ اذان نماز کے کلمات سات ہیں، "اَللّٰہُ اَکْبَر، اَللّٰہُ اَکْبَر "یعنی، اُس کو کسی عابد کی عبادت کی ضرورت نہیں ہے، اپنی مُہتم بالشان معنی کے لئے یہ کلمہ چار بار دوہرایا گیا۔ "اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ "یعنی، میں شہادت دیتا ہوں کہ حق تعالیٰ اپنی کبریائی اور مستغنی از عبادت ہونے کے باوجود عبادت کا مستحق بھی وہی حق سبحانہ تعالیٰ ہے، اُس کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ "اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہ "یعنی، میں شہادت دیتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول اور اُس کی طرف سے طریق عبادت پہچاننے والے ہیں اور حق تعالیٰ کی بارگاہ کے لائق بھی وہی عبادت ہے جو آنحضرت ﷺ کی تبلیغ کی جہت سے حاصل ہوئی ہے۔ "حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاح "یہ دو کلمے وہ ہیں جن کے ذریعہ نمازی کو فرض نماز ادا کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے، جس کا ادا کرنا فلاح و نجات کا باعث ہے۔ "اَللّٰہُ اَکْبَر " یعنی، کسی کی عبادت اُس کی پاک جناب کے لائق نہیں ہے، "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ "یعنی، وہی حق تعالیٰ عبادت کا مستحق ہے، اگرچہ کسی سے اُس کی جناب پاک کے لائق عبادت ہو نہیں سکتی، شانِ نماز کی بزرگی اِن کلمات کی بزرگی سے جو نماز کے اظہار کے لئے موضوع ہیں سمجھنی چاہئے۔(۱۳۵)

۴۰۔محبتِ اہلِ بیت

ابن عبدالبر نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، "جس نے علی کو دوست رکھا، اُس نے مجھے دوست رکھا، اور جس نے اُس سے بُغض رکھا اُس نے مجھ سے بُغض رکھا اور جس نے علی کو ایذا دی اُس نے مجھے ایذا دی، جس نے مجھے ایذا دی اُس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی"۔(۱۳۶)

۱۳۴۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ھفتم مکتوب نمبر ٦٦، ص۳۸، ۳۹

۱۳۵۔ مکتوبات امام ربانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ پنجم مکتوب نمبر ۳۰۳، ص۱٤۹

۱۳٦۔ المسند للإمام أحمد:۳/٤۸۳۔
أیضاً المستدرك للحاکم، کتاب معرفة الصّحابة رضی الله عنهم باب من أطاع علیاً الخ برقم:٤٦٧٧، ٤/۸۹۔
أیضاً نقله الهیثمی فی "المجمع" برقم:١٤٧٣٦، ١٢٢/٩

طبرانی اور حاکم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، "علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے"۔(۱۳۷)

ترمذی نے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ امام حسن، حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما آپ کی مبارک ران پر ہیں اور آپ فرمارہے ہیں "یہ دونوں میرے بیٹے میری بیٹی کے بیٹے ہیں، یا اللہ! میں اِن کو دوست رکھتا ہوں تو بھی اِن کو دوست رکھ، اور جو لوگ اِن سے محبت رکھیں اُن کو بھی دوست رکھ"۔(۱۳۸)

ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اہلِ بیت میں سے کون کون سے آپ کو زیادہ عزیز ہیں، تو آپ نے فرمایا: "حسن اور حسین" (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)۔(۱۳۹)

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، "فاطمہ میرے جگر کا گوشہ ہے، جس نے اُس سے بُغض رکھا اُس نے مجھ سے بُغض رکھا"۔(۱٤۰)

۱۳۷۔ المعجم الکبیر للطّبرانی، برقم:١٠٠٠٦، ١/٧٦، ٧٧
أیضاً المستدرك للحاکم، کتاب معرفة الصّحابة رضی الله عنهم، النَّظَرُ إلی عَلِيٍّ عِبَادَةٌ، برقم:٤٧٣٦ عن عمران بن حصین رضی الله عنه و برقم:٣٧٣٧، ٣٧٣٨ عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنه، ١١٨/٤، ١١٩
أیضاً نقله الهیثمی فی "مجمع الزّوائد" برقم:١٤٦٩٤، ١٤٦٩٥، ١٠٩/٩

۱۳۸۔ سُنَن التّرمذی، کتاب المناقب، باب مناقب الحسن و الحسین رضی الله عنهما، برقم:٣٧٦٩، ٤٩٦/٤
أیضاً مشکاة المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب أهل بیت رضی اللّٰه عنهم، الفصل الثّانی، برقم:٦١٦٥، ٣_٤/٤٤٠

۱۳۹۔ سُنَن التّرمذی، کتاب المناقب باب مناقب الحسن و الحسین رضی الله عنهما برقم:٣٧٧٢، ٤٩٧/٤
أیضاً مشکاة المصابیح، کتاب المناقب باب مناقب أهل بیت رضی الله عنهم الفصل الثانی، برقم:٦١٦٧، ٣_٤/٤٤

۱٤۰۔ صحیح البخاری، کتاب فضائل الصّحابة باب مناقب قرابة رسول الله ﷺ، برقم:٣٧١٤، ٢/٢٦٩، ٤٧٠
أیضاً نقله الدّیلمی فی "فردوس الأخبار" برقم:٤٢٨٢، ١١١/٢
أیضاً نقله التّبریزی فی "مشکاته" کتاب المناقب، باب مناقب أهل بیت رضی الله عنهم، برقم:٦١٣٩، ٣_٤/٤٣٦

اور ایک روایت میں ہے کہ ''جو چیز اس کو متردّد کرے وہ مجھے بھی متردّد کرے اور جس چیز سے اس کو ایذا پہنچے مجھے بھی پہنچتی ہے''۔(۱٤۱)

حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا، ''فاطمہ مجھے تجھ سے زیادہ پیاری ہے، اور تو میرے نزدیک اُس سے زیادہ عزیز ہے''۔(۱٤۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دن تحائف وہدایا لے آتے تھے اور اِس سبب سے رسول اللہ ﷺ کی رضامندی طلب کرتے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج دو گروہ تھیں، ایک گروہ میں حضرت عائشہ، حفصہ، سودہ اور صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن تھیں اور دوسرے گروہ میں حضرت اُمِ سلمہ اور باقی ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن تو حضرت اُمّ سلمہ والے گروہ نے حضرت اُمّ سلمہ سے کہا کہ آپ ﷺ سے عرض کریں کہ آپ لوگوں سے کہہ دیں کہ جہاں میں ہوا کروں وہیں تحائف لایا کریں پس حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں یہ بات عرض کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اُمّ سلمہ اِس بارے میں مجھے اِیذا نہ دے کیونکہ عائشہ کے کپڑے کے سوا کسی اور عورت کے کپڑے میں میرے پاس وحی نہیں آتی''۔

حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ بات سُن کر عرض کی یا رسول اللہ! میں اِس بات سے توبہ کرتی ہوں، پھر حضرت اُمِ سلمہ کے گروہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو

۱٤۱۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصّحابۃ رضی اللہ نعھم باب فضائل فاطمۃ رضی اللہ عنھا الخ، برقم: ۹۳/٦۳۸۸ ۔(۲٤٤۹)، ص ۱۱۸۸
أیضاً سُنَن أبی داؤد، کتاب النّکاح، باب ما یکرہ أن یجمع بینھنّ من النّساء برقم:۲۰۷۱، ۳۸۵/۲
أیضاً سُنَن التّرمذی، کتاب المناقب، باب ماجاء فی فضل فاطمۃ بنت محمد ﷺ، برقم:۳۸٦۷، ۵۳۷/٤
أیضًا سُنَن ابن ماجۃ، کتاب النّکاح، باب الغیرۃ، برقم:۱۹۹۸، ٤۹۲/۲
أیضاً نقلہ التّبریزی فی "مشکاتہ" برقم:٦۱۳۹، ۳۔٤۳٦/٤
۱٤۲۔ إنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لِعَلِیٍّ: فَاطِمَۃُ أَحَبُّ مِنْکَ وَ أَنْتَ أَعَزُّ عَلَیَّ مِنْھَا

بلایا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا، تا کہ وہ یہی بات رسول اللہ ﷺ سے کہیں، جب حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اے میری بیٹی! کیا تو اِس چیز کو دوست نہیں رکھتی جس کو میں دوست رکھتا ہوں''، عرض کیا کہ کیوں نہیں، پھر فرمایا کہ ''اِس کو یعنی عائشہ کو دوست رکھو''۔(۱٤۳)

حضرت عائشہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی عورتوں میں سے کسی پر اتنی غیرت نہیں کی کہ جتنی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر کی، حالانکہ میں نے اُن کو دیکھا نہیں لیکن رسول اللہ ﷺ اکثر اُن کا ذکر فرمایا کرتے تھے اور بسا اوقات بکری ذبح کر کے اُس کے ٹکڑے کر کے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو بھیج دیا کرتے تھے، اور جب کبھی میں کہتی کہ کیا خدیجہ رضی اللہ عنہا جیسی عورت دنیا میں نہیں ہوئی تو رسول اللہ ﷺ فرماتے کہ ''وہ تھی جیسی کہ تھی اور اُس سے میری اولاد تھی''۔(۱٤٤)

۱٤۳۔ صحیح البخاری، کتاب الھبۃ، باب من أھدی إلی صاحبہ و تحرّی بعض نسائہ دون بعض الخ، برقم:۲۵۸۱، ۱۵۰/۲، ۱۵۱
أیضاً صحیح مسلم، کتاب فضائل الصّحابۃ رضی اللہ عنھم، باب فی فضائل عائشۃ رضی اللہ عنھا، برقم:۲٤٤۲، ص ۹۵۰، ۹۵۱
أیضاً سُنَن التّرمذی، کتاب المناقب، باب فضل عائشہ رضی اللہ عنھا، برقم:۳۸۷۹، ۵٤۱/٤، ۵٤۲
أیضاً نقلہ التّبریزی فی "مشکاتہ" برقم:٦۱۸۹، ۳۔٤٤٤/٤
۱٤٤۔ صحیح البخاری، کتاب مناقب الأنصار، باب تزویج النّبیّ ﷺ خدیجۃ الخ، برقم:۳۸۱۸، ٤۹۲/٤
أیضاً صحیح مسلم، کتاب فضائل الصّحابۃ رضی اللہ عنھم، باب فضائل خدیجۃ أمّ المؤمنین رضی اللہ عنھا، برقم: ٦۳۵۹/ ۷۵۔ (۲٤۳۵)، ص ۱۱۸۲
أیضاً سُنَن التّرمذی، کتاب المناقب، باب فضل خدیجۃ رضی اللہ عنھا، برقم:۳۸۷۵، ۵٤۰/٤
أیضًا سُنَن ابن ماجۃ، کتاب النّکاح، باب الغیرۃ، برقم:۱۹۹۷، ٤۹۱/۲
أیضاً المسند للإمام أحمد ٦/۲۰۲
أیضاً مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب أزواج النّبیّ ﷺ و رضی اللہ عنھنّ، برقم:٦۱۸٦، ۳۔٤٤٤/٤

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلْعَبَّاسُ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْهُ (١٤٥)

”عباس میرا ہے اور میں عباس کا ہوں“۔

دیلمی نے ابوسعید سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ”اللہ تعالیٰ اس شخص پر سخت غضب فرماتا ہے جس نے مجھے میری اولاد کے حق میں ایذا دی“۔(١٤٦)

حاکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ”تم میں سے اچھا وہ شخص ہے جو میرے بعد میرے اہلبیت کے ساتھ بھلائی کرے“۔(١٤٧)

١٤٥۔ سُنَن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب العبّاس بن عبد المطلب رضی الله عنه، برقم:٣٧٥٩، ٤٩٢/٤
أیضاً مشکاة المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب أهل بیت النّبیّ ﷺ و رضی الله عنهم، الفصل الثّانی، برقم:٦١٥٧، ٣_٤٣٩/٤
أیضاً فردوس الأخبار، برقم:٤٠٦٥، ٨٦/٢

١٤٦۔ امام حاکم نے اپنی "مستدرک" (برقم:٤٧١٧) میں روایت کیا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کوئی ہم اہلِ بیت سے بُغض نہیں رکھے گا مگر اللہ تعالیٰ اُسے آتشِ جہنم میں داخل فرمادے گا“۔ اور ابن حبان نے اپنی "صحیح" (الإحسان، برقم:٦٩٧٨) میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں بُغض رکھے گا ہم اہلِ بیت سے کوئی شخص مگر اللہ تعالیٰ اُسے آتشِ جہنم میں داخل فرمادے گا“۔ (استجلاب ارتقاء الغُرف، باب التحذیر من بغضهم و عداوتهم الخ، ص ١٦٤، ١٦٥) اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے میری عترت میں مجھے ایذاء دی تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے“ (استجلاب ارتقاء الغرف، باب التّحذیر من بعضهم الخ، ص ١٦٧)

١٤٧۔ المستدرك للحاکم، کتاب معرفة الصحابة رضی الله عنهم باب (٢١٦٧) تزکیة المال بإضافة الضّیف و إطعام المسکین غیره، برقم:٥٤١٠، ٣٦٩/٤، و افقه الذهبی فی التّلخیص: علی شرط مسلم (کتاب تلخیص المستدرك، تابع کتاب معرفة الصّحابة، ذکر مناقب عبد الرحمن بن عوف الزّهری رضی الله عنه برقم:٥٤٣٧، ٢٦/٤_
أیضاً فردوس الأخبار، برقم:٢٦٧٤، ٣٦١/١_
أیضاً السُّنّة لابن أبی عاصم، باب فی فضل عبد الرحمن بن عوف، برقم:١٤٥١، ص ٣٢٢
أیضاً کنز العمّال، کتاب الفضائل، الباب الخامس، الفصل الأول، برقم:٣٤١٤١، ٤٤/١٢/٦
أیضاً الصّواعق المحرقه، الباب الحادی عشر، الفصل الثّانی، الحدیث الرّابع، ص ١٨٦

ابن عساکر نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ”جس نے میرے اہلِ بیت کے ساتھ احسان کیا میں قیامت کے دن اُسے اِس کا بدلہ دوں گا“۔ (١٤٨)

ابن عدی اور دیلمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ”تم میں سے صراط پر وہ شخص زیادہ ثابت قدم ہوگا جس کو میرے اہلِ بیت اور اصحاب کے ساتھ زیادہ محبت ہوگی“۔ (١٤٩)

اِلٰہی بحقِ بنی فاطمہ — کہ بر قولِ ایمان کُنی خاتمہ
اگر دعوتم رد کُنی ور قبول — من ودست و دامانِ آلِ رسول

خُدایا بحقِ بنی فاطمہ — کہ ایمان پہ ہو مِرا خاتمہ
دُعا کو مِری رَدّ کر یا قبول — مجھے بس ہے دامانِ آلِ رسول

وَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ عَلَیْهِمْ وَ عَلٰی جَمْعِ اِخْوَانِه مِنَ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ وَ الْمَلٰئِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَ عَلٰی سَآئِرِ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ اَجْمَعِیْنَ (١٥٠)

اب میں اپنی اِس تحریر کو حضور نبی کریم ﷺ کے اوصافِ حمیدہ اور آپ کے حُلیہ مبارک ﷺ کے مختصر بیان پر ختم کرتا ہوں۔

حضور ﷺ تمام اُوصاف کے جامع تھے۔

اس ذاتِ اقدس ﷺ کے بارے میں تمہارا کیا اندازہ ہوسکتا ہے جس میں یہ تمام کے تمام محاسن و خصائل علیٰ وجہِ الکمال اِس طرح مجتمع ہوں کہ جن کی کوئی انتہاء نہ ہو اور نہ وہ احاطۂ بیان میں لائے جاسکتے ہوں، اور نہ کسب وحیلہ کی گنجائش، صرف اللہ عزّ وجلّ ہی کسی کو یہ خاص

١٤٨۔ تاریخ مدینة دمشق، ترجمة: عمر بن علی بن أبی طالب، برقم:٥٢٥٤، ٣٠٣/٤٥
أیضاً کنز العمّال، کتاب الفضائل، الباب الخامس فی فضل أهل البیت، الفصل الأول فی فضلهم مجملاً، برقم:٣٤١٤٨، ٤٥/١٢/٦
أیضاً الصّواعق المحرّقة الباب الحادی عشر، الفصل الثّانی، الحدیث التّاسع، ص ١٨٧
أیضاً استجلابُ ارتقاء الغُرف للسّخاوی، باب "الحثُّ علی حُبّهم الخ"، ص ١٠٢

١٤٩۔ الکامل لابن عدی، ترجمة: (برقم: ١٢٩١/١٧٠) محمد بن محمد بن الأشعث أبو الحسن الکوفی، ٥٦٦/٧

١٥٠۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ششم مکتوب نمبر ٣٤، ص ٩١ تا ٩٥

طور پر مرحمت فرمادے۔

فضیلتِ نبوّت، رسالت، خُلّت (محبوبیت) محبت، برگزیدگی، اسریٰ (سیرِ ملکوت) رؤیت وقُرب ربّ تبارک وتعالیٰ، وحی، شفاعت، وسیلہ، بزرگی، بلند درجہ، مقامِ محمود، براق، معراج، (عرب وعجم) سرخ وسیاہ کی طرف بعثت، انبیاء کے ساتھ نماز پڑھنا اور امامت فرمانا، اُمَمِ سابقہ اور انبیاء کرام علیہم السّلام پر گواہی دینا، اولادِ آدم کی سرداری، لِواءُ الحمد، خوشخبری دینا، ڈر سُنانا، اللہ عزّ وجلّ کی بارگاہ میں تمکّن وطاعت، امانت، ہدایت، رحمۃ للعالمین، مقام رضا کا پانا، سوال کا قبول ہونا، کوثر، سماعِ قول، اِتمامِ نعمت، عفوِ گزشتہ وآئندہ، وضعِ وِزر (بوجھ کا اٹھانا)، ذکر کی بلندی، مدد سے سرفراز فرمانا، نزولِ سکینہ، ملائکہ سے تائید، کتاب وحکمت، سبع مثانی اور قرآن عظیم دینا، تزکیۂ اُمّت، اللہ عزّ وجلّ کی طرف بلانا، اللہ عزّ وجلّ اور فرشتوں کی جانب سے دُرود بھیجنا، لوگوں کو اس کا حکم دینا جس کا اللہ عزّ وجلّ نے مشاہدہ کرایا، ان سے تکلیف اور سخت وشدید عبادت کو دُور کرنا، آپ کے نام کی قسم بیان فرمانا، آپ ﷺ کی دعاؤں کا قبول فرمانا، پتھروں اور گونگوں کا کلام کرنا، مُردوں کا زندہ کرنا، بہروں کو سُنانا، آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہونا، کم کو زیادہ کرنا، کھارے پانی کو میٹھا کرنا، چاند کو دو ٹکڑے کرنا، سورج کو واپس لوٹانا، اشیاء کو منقلب کرنا وبدلنا، رُعب وہیبت سے مدد دیا جانا، غیب پر اطلاع دینا، بادلوں کا سایہ کرنا، کنکروں کا کلمہ پڑھنا، تکلیفوں سے نجات دینا، لوگوں کے شر سے بچانا، (آپ کے خون وبول کا پاک ہونا اور باعثِ نجات ہونا)۔

یہاں تک کہ کوئی عقل ان کو نہیں گھیر سکتی اور آپ ﷺ کو ایسا علم عطا فرمایا کہ اس کو سوائے اس علم کے عطا کرنے والے، فضیلت دینے والے (خُدا) کے کوئی احاطہ نہیں کرسکتا، کہ جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ ہی ہے جس نے آپ ﷺ کے لئے آخرت میں بڑے بڑے مراتب اور مقدس درجات، سعادتِ حُسنیٰ کے مرتبے میں وہ زیادتی مرحمت فرمائی کہ عقلیں اُن کے نیچے ہی ٹھہر جاتی ہیں، اور اُن کے ادراک سے وہم وخیال تک متحیر ہوجاتے ہیں۔(۱۰۱)

۱۰۱۔ الشفا بتعریف حقوق المصطفی، القسم الأول، الباب الثانی فی تکمیل الله تعالیٰ له المحاسن خَلقًا و خُلقًا الخ، فصل: قال القاضی الخ، ص٤٦، ٤٧

آپ ﷺ کا حُلیہ مبارک

آپ ﷺ کی صورت اور اس صورت کا جمال اور آپ ﷺ کے اعضاء وقُویٰ کے متناسب ہونے میں تو بہت سی احادیث صحیحہ ومشہورہ منقول ہیں، منجملہ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یعنی حضرت علی، حضرت انس بن مالک، حضرت ابو ہریرہ، حضرت براء بن عازب، اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت ابن ابی ہالہ، حضرت ابن ابی جُحَیفہ، حضرت جابر بن سمرہ، حضرت اُمِّ معبد، حضرت ابن عباس، حضرت مُعرِض بن مُعَیقِیب، حضرت ابی طُفیل، حضرت عدّاء بن خالد، حضرت خُریم بن فاتک، حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یہ حدیث مروی ہے کہ حضور ﷺ کا گورا رنگ، سیاہ وکشادہ آنکھیں، سُرخ ڈورے والی لمبی پلکیں، رَوشن چہرہ، باریک ابرو، اُونچی بینی (ناک)، چوڑے دانت، گول چہرہ، فراخ پیشانی، گھنی ریش مبارک جو سینہ کو ڈھانپ لے، شکم وسینہ ہموار، چوڑا سینہ، بڑے کاندھے، بھری ہوئی ہڈی، موٹے بازو، کلائیاں پنڈلیاں ہتھیلیاں فراخ، قدم چوڑے، ہاتھ پاؤں لمبے، بدن مبارک خوب چمکتا، سینہ سے ناف تک بالوں کی باریک لکیر، میانہ قد نہ زیادہ طویل نہ زیادہ قصیر، باوجود اس کے سب سے زیادہ لمبا شخص ہوتا اگر آپ کے برابر کھڑا ہوتا تو اس سے بلند معلوم ہوتے۔

آپ کے مبارک بال نہ بالکل سیدھے نہ بلدار، جب آپ ﷺ تبسم فرماتے تو دندان مبارک مثل بجلی کے چمکتے، بارش کے اولے کی طرح سفید وشفاف، جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ نور کی جھڑیاں آپ ﷺ کے دندان مبارک سے جھڑ رہی ہیں، گردن نہایت خوبصورت نہ آپ ﷺ کا چہرہ بہت بھرا ہوا تھا نہ بہت لاغر بلکہ بدن کے متناسب ہلکا گوشت تھا۔(۱۰۲)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی بالوں والے کو کہ اس کے بال کندھوں تک لٹکتے ہوں، سرخ لباس میں حضور ﷺ سے زیادہ خوبصورت نہ دیکھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے زیادہ کسی کو

۱۰۲۔ الشفا بتعریف حقوق المصطفی، القسم الأول، الباب الثانی: فی تکمیل الله تعالیٰ له المحاسن الخ، فصل: إن قلت الخ، ص٤٧، ٤٨، ٤٩

خوبصورت نہ دیکھا، گویا آپ ﷺ کے رخسار مبارک میں سورج تیر رہا ہے، جب آپ ﷺ مسکراتے تھے تو دیواروں پر اُس کی چمک پڑتی تھی۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے کہا کہ آپ کا چہرہ تلوار کی طرح چمکتا تھا، آپ نے کہا نہیں بلکہ چاند و سورج کی طرح چمکتا تھا اور آپ کا چہرہ گول تھا۔

حضرت اُمِ مَعبد رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی تعریف میں کہا کہ آپ ﷺ دُور سے بہت خوبصورت اور قریب سے نہایت شریں اور حسین معلوم ہوتے تھے۔

حضرت ابن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ آپ کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مثل چمکتا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ کی تعریف میں یہ آخری الفاظ بیان فرمائے کہ جو شخص اچانک آپ ﷺ کو دیکھتا وہ خوفزدہ ہو جاتا اور جو آپ ﷺ سے ملاقات کرتا وہ حضور ﷺ سے محبت کرتا۔(۱۰۳)

اللہ کی سر تابقدم شان ہیں یہ ‏ ‏ ‏ ان سا انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں ‏ ‏ ‏ ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ

(حدائقِ بخشش)

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اے اللہ! ہمارے رؤف و رحیم آقا اپنے رحمۃ للعالمین حبیب ﷺ کے صدقے اِن چند الفاظ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما اور اسے میرے لئے اور قارئین کے لئے ذریعہ نجات بنا، اس میں جو بھی کمی یا غلطی ہوئی اُسے معاف فرما، اور خاتمہ بالخیر فرما کر شہادت کی موت مدینہ منورہ میں عطا فرما اور بقیع میں مدفن مقدر فرما دے۔

خداوندا دمِ آخر یہ عزرائیل فرمائیں
جمیل قادری ہوشیار ہو سرکار آتے ہیں

۱۰۳۔ الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، القسم الأول، الباب الثانی فی تکمیل اللہ تعالیٰ له المحاسن، فصل إن قلت الخ، ص ۴۹

تو غنی از دو ہر عالم من فقیر ‏ ‏ ‏ روز محشر عذر ہائے من پذیر
گر تو بینی کہ حسابم نہ گریز ‏ ‏ ‏ از نگاہِ مصطفیٰ پنہاں بگیر

و آخرُ دَعوانا أنِ الحمدُلِلّٰه ربّ العالمین (۱۰۴)

خادم محمد اشرف نقشبندی مُجدّدی

۱۰۴۔ اس مفید تالیف کے مؤلف پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت حضرت خواجہ صوفی محمد اشرف نقشبندی مُجدّدی دامت برکاتہم العالیہ نے اس تحریر کے ذریعے اور کارکنانِ جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان) نے اس کی تحقیق و تخریج و تعلیق اور اس کی اشاعت کے ذریعے ترویجِ شریعت کی کوشش کی ہے جو موجودہ حالات میں یقیناً بہت بڑا سعادت کا کام ہے کیونکہ مسائلِ شرعیہ کو رواج دینا مخلوقِ خُدا کے عقائد و اعمال کی اصلاح کرنا انبیاء علیہم السلام کی پیروی کرنا ہے، چنانچہ حضرت مُجدّد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "سب سے اعلیٰ نیکی یہ ہے کہ ترویجِ شریعت کی کوشش کی جائے، کسی شرعی حکم کو جاری کرنا خصوصاً ایسے وقت میں جب کہ اسلامی شعائر مٹائے جا رہے ہوں۔ اللہ عزوجل کی راہ میں کروڑوں روپے خیرات کرنے سے بڑھ کر ہے کیونکہ مسائلِ شرعیہ کو رواج دینا انبیائے کرام کی پیروی کرنا ہے اور وہ حضرات ساری مخلوق سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ یہ بات مُسلّمہ ہے کہ اعلیٰ نیکیوں کی توفیق انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو نصیب ہوتی ہے جب کہ ضمن دولت خرچ کرنے کی سعادت تو غیر انبیاء کو بھی میسر آجاتی ہے" (مکتوبات امام ربانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ دوم، مکتوب نمبر ۴۸، ص ۲۱)

اور راقم حضرت مؤلف مدظلہٗ کا کہ جن سے احقر کا روحانی تعلق ہے اور احسان مند ہے کہ دین متین کی اس خدمت کا موقع مہیا فرمایا اور اراکین جمعیت خصوصاً بانی ادارہ حضرت علامہ محمد عرفان صاحب ضیائی مدظلہ اور مہتمم جامعۃ النور حضرت علامہ محمد مختار اشرفی مدظلہ کا جن سے ترویج و اشاعتِ دین کے سلسلے میں طویل عرصے کا ساتھ ہے، احسان مند ہے کہ ترویج و اشاعتِ دین میں معاون ہوئے، دعا ہے کہ اس تعلق کو اور ساتھ سلامت رکھے، آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین ﷺ

فقط

محمد عطاء اللہ نعیمی غفرلہ

مآخذ ومراجع

۱۔ **آپ ﷺ زندہ ہیں واللہ**۔ للعلامة محمد عباس الرّضوی، مکتبة المدینة المنوّرة، حافظ آباد، الطّبعة الثّانیة ۲۰۰٤م

۲۔ **الإبَانَة** عن شریعة الفِرقة النّاجیّة ومجانبة الفِرَق المَذْمُومة۔ لابن بطّة، الإمام أبی عبداللّٰه عبید اللّٰه بن محمد الحنبلی (ت ۳۸۷ھ)، تحقیق أحمد فرید المزیدی، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲۲ھ۔ ۲۰۰۲م

۳۔ **إتحافُ الأنام** بأوّل مولدٍ فی الإسلام۔ للشّیخ عیسی بن عبداللہ بن مانع الحِمْیَری (مترجم بنام اسلام کی تاریخ میں سب سے پہلا میلاد، علامہ ذاکر اللہ نقشبندی)، جمعیّة إشاعة أهل السّنّة (باکستان)، کراتشی ۲۰۰۵م

٤۔ **إتحافُ الخِیَرَة المَهَرَة** بزوائد المسانید العشرة۔ للبوصیری الإمام أحمد بن أبی بکر ابن إسماعیل (ت ۸٤۰ھ)، تحقیق أبی عبدالرّحمٰن وغیره، مکتبة الرُّشد، الرّیاض، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۱۹ھ۔ ۱۹۹۸م

۵۔ **إتحاف الزَّائر** وأطراف المقیم للسّائر فی زیارة النّبیّ ﷺ۔ لابن عساکر، الحافظ أبی الیمن عبدالصّمد بن عبدالوهّاب (ت ۶۸۶ھ)، تعلیق حسین محمد علی شکری، مرکز أهل السُّنّة برکات رضا، غجرات، الهند ۱٤۲٤ھ۔ ۲۰۰۳م

۶۔ **إتقانُ مایَحسُن** مِنَ الأخبار الواردة عَلَی الألسُن۔ للغزّی، نجم الدّین محمد بن محمد بن محمد (۱۰۶۱ھ)، علّق علیه الدّکتور یحیٰ مراد، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۵۲ھ۔ ۲۰۰٤م

☆ **أحادیث لَوْلَاك** کاثبوت = تنویر الأفلاك بجَلال أحادیثِ لَوْلَاك

☆ **الأحادیث المختارة** = المختارة

۷۔ **الإحْسَان بِتَرْتِیْب صَحِیْح ابن حبان**، رتّبه الأمیر علاؤ الدین علی بن بلبان الفاسی (ت ۷۳۹ھ)، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الثّانیّة ۱٤۱۷ھ۔ ۱۹۹٤م

۸۔ **إحیاءُ عُلوم الدّین**۔ للغزالی، حجّة الإسلام أبی حامد محمد بن محمد الطّوسی (ت ۵۰۵ھ)، دارالخیر، بیروت، دمشق، الطّبعة الثّانیّة ۱٤۱۳ھ۔ ۱۹۹۳م

۹۔ **أخلاقُ النّبیّ ﷺ وآدابه**۔ لأبی الشّیخ، الحافظ أبی محمد بن جعفر الأصبهانی (ت ۳۶۹ھ)، تحقیق الدّکتور السّید الجمیلی، دارالکتاب العربی، بیروت، الطّبعة الرّابعة ۱٤۲۳ھ۔ ۲۰۰۲م

۱۰۔ **الأدَبُ المُفْرَد**۔ للبخاری، الإمام أبی عبداللّٰه محمد بن إسماعیل الجُعفی (ت ۲۵۶ھ)، دارالمعرفة، بیروت، الطّبعة الثّانیّة ۱٤۲۰ھ۔ ۱۹۹۹م

۱۱۔ **أرمغان إمام ربّانی**۔ للصّوفی غلام سرور النّقشبندی المجدّدی، شیر ربّانی پبلی کیشنز، لاهور ۱٤۲۷ھ۔ ۲۰۰۷م

۱۲۔ **إزالةُ الخِفاء** عن خلافة الخُلَفاء۔ للدّهلوی، الإمام المحدّث قطب الدّین أحمد بن عبدالرّحیم الشّهیر بشاه ولی اللّٰه الحنفی (ت ۱۱۷۶ھ)، نور محمد کارخانہ تجارت، کراتشی

۱۳۔ **أسبابُ نُزُوْلِ القُرآن**۔ للواحدی، الإمام أبی الحسن علی بن أحمد (ت ٤۶۹ھ)، تحقیق کمال بسیونی زغلول، دار الکتب العلمیة، بیروت ۱٤۲۲ھ۔ ۲۰۰۱م

۱٤۔ **استِجْلابُ ارْتِقَاءِ الغُرَف** بحُبّ أقرباءِ الرّسول ﷺ وذوی القُربیٰ۔ للسّخاوی، شمس الدّین محمد بن عبدالرّحمٰن الشّافعی (ت ۹۰۲ھ)، تحقیق حسین محمد بن علی شکری، مکتبة الملك فهد الوطنیّة بالرّیاض، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲۱ھ۔ ۲۰۰۱م

۱۵۔ **الاستِیْعاب** فی مَعْرِفَة الأصْحَاب۔ لابن عبد البرّ، الحافظ أبی عمر یوسف بن عبداللّٰه بن محمد القرطبی الأندلسی المالکی (ت ٤۶۳ھ)، تحقیق الشّیخ علی محمد معوّض والشّیخ عادل أحمد عبد الموجود، دارالکتب العلمیة، بیروت الطّبعة الثّانیّة ۱٤۲۲ھ۔ ۲۰۰۲م

۱۶۔ **أسُدُ الغَابَة** فی مَعرِفَة الصَّحَابَة۔ لابن الأثیر الجزری، عز الدین أبی الحسن علی بن محمد الشّیبانی (ت ٦٣٠ھ)، دارالفکر بیروت ١٤٢٣ھ۔ ٢٠٠٣م

۱۷۔ **الإشارة فی أصول الفقه** ۔ للباجی، القاضی أبی الولید سلیمان بن خلف الأندلسی ، القرطبی، الذّهبی (ت ٤٥٠ ھ)، تحقیق عادل أحمد عبد الموجود و علی محمد عوض، مکتبة نزار مصطفیٰ الباز، مکة المکرمة، الطّبعة الثّانیة ١٤١٨ھ۔ ١٩٩٧م

۱۸۔ **أشِعّةُ اللَّمعَات** (شرح مشکاة المصابیح)۔ للدّهلوی، الشّیخ عبد الحق بن سیف الدّین المحدّث الحنفی (ت١٠٥٢ ھ)، المکتبة النُّوریة الرّضویة، سکھر، پاکستان ١٩٧٦م

۱۹۔ **أقوالُ التّابِعِین** فی مسائل التّوحید والإیمان، جمعه و حقّقه عبدالعزیز بن عبداللّٰه المبدل، دارالتّوحید والنّشر، الرّیاض، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٤ھ۔ ٢٠٠٣م

۲۰۔ **الإکتفا**۔ بما تضمّنه من مغازی رسول اللّٰه ﷺ والثّلاثة الخلفاء۔ للکلاعی، أبی الرّبیع سلیمان بن موسیٰ الحِمیری الأندلسی (ت ٦٣٤ ھ)، تحقیق محمد عبدالقادر عطار، دارالکتب العلمیه، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٠ھ۔٢٠٠٠م

۲۱۔ **الإکلیل** فی استنباط التّنزیل۔ للسّیوطی، الحافظ جلال الدّین أبی بکر الشّافعی (ت ٩١١ھ)، مکتبة إسلامیة، کوئٹہ

۲۲۔ **إلقام الحجر** لمن زکّی سابّ أبی بکر و عمر۔ للسّیوطی، الإمام الحافظ جلال الدّین أبی بکر الشّافعی (ت ٩١١ ھ)، تحقیق وتعلیق مرزوق علی إبراهیم، دار اللواء للطّباعة و النّشر و التّوزیع، القاهره، الطّبعة الأولیٰ ١٤١١ھ۔ ١٩٩١م

۲۳۔ **إنباء الأنباء** فی حیاة الأنبیاء۔ لأبی الحسن الصّغیر، العلّامة غلام حسین ابن المخدوم محمد صادق السِّندی الحنفی، تحقیق أبی سعید غلام مصطفی السّندی، آکادمیة الشّاه ولی اللّٰه، حیدر آباد ١٣٩٨ھ

۲۴۔ **إنباء الأذکیاء** بحیاة الأنبیاء۔ للسّیوطی، الحافظ جلال الدّین أبی بکر الشّافعی (ت ٩١١ھ)، تحقیق و تعلیق و تخریج المفتی محمد عطاء الله النّعیمی، و العلامة محمد فرحان القادری، جمعیّة إشاعة اهل السّنّة، میٹھادر، کراتشی، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٦ھ۔ ٢٠٠٥م

۲۵۔ **إنباء الأذکیاء** بحیاة الأنبیاء فی ضمن الحاوی للفتاوی۔ للسّیوطی، الحافظ جلال الدّین أبی بکر الشّافعی (ت ٩١١ ھ)، تصحیح عبداللطیف حسن عبد الرحمٰن، دارالکتب العلمیه، بیروت، الطبعة الأولیٰ ١٤٢١ھ۔٢٠٠٠م

۲۶۔ **الانتصار و التّرجیح** للمذهب الصّحیح (فی ضمن الفقه و أصول الفقه من أعمال الإمام محمد زاهد الکوثری، رتّبه أحمد الخیری (ت١٣٨٧ھ))۔ لسبط ابن الجوزی، المحدّث الفقیه المؤرّخ أبی المظفر جمال الدّین یوسف بن مزمل الحنفی (ت ٦٥٤ ھ)، تحقیق العلامة زاهد الکوثری (ت ١٣٧١ ھ) دار الکتب العلمیه، بیروت، الطّبعة الأولی ١٤٢٥ھ۔ ٢٠٠٤م

۲۷۔ **الأنتِقَاء** فی فضائل الأئمّة الثّلاثة الفُقَهاء۔ لابن عبدالبرّ، الحافظ أبی عمر یوسف بن عبد الله بن محمد القرطبی الأندلسی المالکی(ت ٤٦٣ ھ)، اعتنی به الشّیخ عبد الفتّاح أبوغدة، المکتبة الغفوریّة العاصمیّة، کراتشی

۲۸۔ **الأنوَار فی شَمَائِلِ المُختَار**۔ للبغوی، مُحیِّ السُّنّة الحسین بن مسعود (ت٥١٦ھ)، تحقیق العلامة إبراهیم الیعقوبی، دار المکتبی، دمشق، الطّبعة الأولیٰ ١٤١٦ھ۔١٩٩٥م

۲۹۔ **الأنوارُ اللُّمعَة** فی الجمع بین مفردات الصّحاح السّبعة۔ لابن الصّلاح، الحافظ أبی عمرو عثمان بن عبد الرّحمن الکردی الموصلی الشّافعی (ت٦٤٣ھ)، تحقیق سید کسروی حسن، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولی ١٤٢٧ھ۔ ٢٠٠٦م

۳۰۔ **الأنوَارُ المُحَمَّدِیَّة** من المواهب اللّدنیّة۔ للنّبهانی، الشّیخ یوسف بن إسماعیل الشّافعی (ت ١٣٥٠ ھ)، تصحیح الشّیخ عبدالوارث محمد علی، دارالکتب العلمیه، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤١٧ھ۔ ١٩٩٧م

٣١۔ **أهوال القبور** وأحوال أهلها۔ لابن رجب، العلامة أبي الفرج زين الدّين عبدالرّحمٰن أحمد الحنبلي (ت ٧٩٥ هـ)، تعليق خالد عبداللطيف السّبع العلمي، دارالكتاب العربي، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٥هـ۔ ٢٠٠٤م

٣٢۔ **أهوال القبور** وأحوال أهلها إلى النُّشور۔ لابن رجب، العلامة أبي الفرج زين الدّين عبدالرّحمٰن بن أحمد الحنبلي (ت ٧٩٥ هـ)، تحقيق بشير محمد عيون، مكتبة المؤيّد، الرّياض، و مكتبة دارالبيان، دمشق، وبيروت، الطّبعة الثّانية ١٤١٤هـ۔ ١٩٩٤م

٣٣۔ **البَاعِث** على إنكار البدع والحوادث۔ لأبي شامة، العلامة عبدالرّحمٰن بن إسماعيل الشّافعي (ت ٦٦٠ هـ)، تحقيق عادل عبدالمنعِم أبي العباس، مكتبة السّاعي، الرّياض

٣٤۔ **البَحْرُ الزَّخَّار**۔ للبزّار، للحافظ الإمام أبي بكر أحمد بن عمرو العتكي (ت ٢٩٢هـ)، تحقيق عادل بن سعد، مكتبة العلوم و الحكم، المدينة المنورة، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٤هـ۔ ٢٠٠٣م

٣٥۔ **البَحرُ العَميق** في مناسك المُعتمر والحاجّ إلى بيت اللّٰه العتيق۔ لابن الضّياء، الإمام أبي البقاء محمد بن أحمد المكي الحنفي (ت ٨٥٤ هـ)، تحقيق عبداللّٰه نذير أحمد عبدالرّحمٰن مزى، مؤسّسة الرّيان، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٧ هـ ۔٢٠٠٦م

٣٦۔ **البِدَاية والنّهاية**۔ لابن كثير، الحافظ أبي الفداء إسماعيل بن عمر (ت ٧٧٤هـ)، تحقيق يوسف الشّيخ محمد البقاعي، دارالفكر، بيروت، الطّبعة الثّالثة ١٤١٩هـ۔ ١٩٩٨م

٣٧۔ **بغية المُلتمس** في سُباعيات حديث الإمام مالك بن أنس۔ للعلائي، الحافظ صلاح الدّين أبي سعيد خليل بن الأمير سيف الدّين الدّمشقي الشّافعي (ت ٧٦١هـ)، تحقيق و تعليق حمدى عبدالمجيد السّلفي، عالم الكتب، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٠٥هـ۔١٩٨٥م

٣٨۔ **بُغية النّاسك** في أحكام المناسك۔ للبهوتي، الشّيخ محمد بن أحمد بن علي الحنبلي (ت ١٠٨٨ هـ)، تحقيق و تعليق الدّكتور عبداللّٰه بن محمد بن أحمد الطّريقي، الرّياض ١٤٢٥هـ

٣٩۔ **بلوغ الأماني** من أسرار الفتح الرّبّاني شرح ترتيب مُسند الإمام أحمد بن حنبل الشّيباني۔ للسّاعاتي، الشّيخ أحمد عبدالرّحمٰن البنّا (ت ١٣٧٨ هـ)، أُعتني به حسّان عبدالمنّان، بيت الأفكار الدّولية، الأردن

٤٠۔ **بوستان سعدى** ۔ الإمام شرف الدّين بن عبداللّٰه (٦٩١ هـ)، انتشارات عالمكيرى از نسخه محمد على فروغى (ذكاء الملك) المطبع الإيران

٤١۔ **بوستان**۔ للسّعدى، شرف الدّين بن عبداللّٰه (٦٩١ هـ)، مير محمد كتب خانه، كراتشى

٤٢۔ **بهار شريعت**۔ للأعظمي، العلامة أمجد علي، صدر الشّريعة الحنفى (ت ١٣٦٧ هـ)، مكتبة إسلامية، لاهور۔

٤٣۔ **تاج العَرُوس** من جَوَاهِر القَامُوس۔ للزَّبِيدى، السيّد محمد مرتضىٰ بن محمد الحُسَيني الحنفي (ت ١٢٠٥ هـ)، دارالكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٨هـ۔ ٢٠٠٧م

٤٤۔ **تَارِيْخ أَصْبَهَان** ۔ للأصبهاني، الإمام أبي نعيم أحمد بن عبداللّٰه بن أحمد (ت ٤٣٠هـ)، تحقيق سيد كسروى حسن، دارالكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤١٠هـ۔ ١٩٩٩م

٤٥۔ **تاريخ الإسلام** ووفيات المشاهير والأعلام۔ للذّهبي، المؤرّخ شمس محمد بن أحمد (ت ٧٤٨ هـ)، تحقيق الدّكتور عبدالسّلام، دارالكتب العربي، بيروت، الطّبعة الثّانية ١٤١٩هـ۔ ١٩٩٨م

٤٦۔ **تاريخ بَغْداد** (مدينةُ الإسلام)۔ للبغدادي، الإمام أبي بكر أحمد بن علي الخطيب (ت ٤٦٣ هـ)، تحقيق صدقي جميل العطّار، دارالفكر، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٤هـ۔ ٢٠٠٤م

٤٧۔ **تاریخ جُرجان**۔ للسّهمی، الحافظ حمزة بن یوسف السّهیمی (ت ٤٢٧ ھ)، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولی ١٤٢٥ھ۔ ٢٠٠٤م

٤٨۔ **تاریخ خلیفة بن خیاط**۔ أبی عمرو العصفری البصری (ت ٢٤٠ ھ) بروایة مفتی بن خالد، تحقیق الأستاذ الدّکتور سهیل زکّار، دارالفکر، بیروت ١٤١٤ ھ۔ ١٩٩٣م

☆ **التّاریخ الکبیر للبخاری** = کتاب التّاریخ الکبیر

٤٩۔ **تَارِیخُ مَدِینَةِ دِمَشق**۔ لابن عساکر، الحافظ أبی القاسم علی بن الحسن ابن هبة اللّٰه بن عبداللّٰه الشّافعی (ت ٢٣٠ ھ)، تحقیق علی شیری، دار الفکر، بیروت١٤٢١ھ۔٢٠٠٠م

٥٠۔ **تَارِیخُ مکّة المُشَرّفة** والمسجد الحرام والمدینة الشّریفة والقبر الشّریف۔ لابن الضّیاء، الإمام أبی البقاء محمد بن أحمد بن محمد المکّی الحنفی (ت ٨٥٤ھ)، تحقیق العلامة إبراهیم الأزهری و أیمن نصر الأزهری، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الثّانیّة ١٤٢٤ھ۔ ٢٠٠٤م

٥١۔ **تأویل مُختلف الحدیث** ۔ لابن قُتیبة، الإمام أبی محمد عبداللّٰه بن مسلم الدّینوری (ت ٢٧٦ ھ)، تحقیق محمد عبدالرّحیم، دارالفکر، بیروت، ١٤١٥ھ۔١٩٩٥م

٥٢۔ **تَبیِیضُ الصَّحِیفَة** مناقبِ أبی حَنِیفَة۔ للسّیوطی، الحافظ جلال الدّین عبدالرّحمٰن الشّافعی (ت ٩١١ ھ)، إدارة القرآن والعلوم الإسلامیة، کراتشی، الطّبعة الثّانیّة ١٤١٨ھ

٥٣۔ **التَّحرِیرُ وَالتَّنوِیرُ**۔ لابن عاشور، الشّیخ محمد الطّاهر، مؤسّسة التّاریخ، بیروت، الطّبعة الأولی ١٤٢١ھ۔ ٢٠٠٠م

٥٤۔ **تُحفَة درود شریف**۔ للخیری، العلامة حبیبُ البشر الرّنگونی، دار القرآن پبلشرز، بمبئی

٥٥۔ **تُحفَةُ الأَشرَاف** بمعرفة الأطراف۔ للمُزّی، الحافظ جمال الدّین أبی الحجّاج یوسف بن عبد الرّحمٰن (ت ٧٤٢ ھ)۔ تعلیق عبدالصّمد شرف الدّین، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولی ١٤٢٠ ھ۔ ١٩٩٩م

٥٦۔ **تحفة المُخلصین** بشرح عُدّة الحِصْن الحَصِین من کلام سیّد المرسلین۔ للفاسی، المحدّث أبی عبداللّٰه محمد بن عبد القادر (ت١١١٦ ھ)، تحقیق و تعلیق الدّکتور محمد بن عزّوز، دار ابن حزم، بیروت، الطّبعة الأولی ١٤٢٨ھ۔ ٢٠٠٨م

٥٧۔ **تحقیق روح المعانی**۔ للمحقّق محمد أحمد الأمد، وعمر عبدالسّلام السّلامی، دارإحیاء التّراث العربی، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢١ھ۔ ٢٠٠٠م

٥٨۔ **تحقیق محمود** محمد نصّار علی السُّنَن التّرمذی، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولی ١٤٢١ھ۔ ٢٠٠٠م

٥٩۔ **تدریب الرّاوی** فی شرح تقریب النّووی، للسّیوطی، الحافظ جلال الدّین عبدالرحمٰن بن أبی بکر الشّافعی (ت ٩١١ ھ)، تحقیق وتعلیق الدّکتور أحمد عمر هاشم، دارالکتاب العربی، بیروت ١٤١٩ھ۔١٩٩٩م

٦٠۔ **التّذکرة** فی أحوال الموتٰی وأُمورِ الآخرة۔ للقرطبی، الإمام شمس الدّین أبی عبداللّٰه محمد بن أحمد الأنصاری (ت ٦٧١ ھ)، دارالمنار، القاهرة، المکتبة التّجاریة، مکة المکرّمة

٦١۔ **ترجمۂ قرآن فارسی**۔ للدّهلوی، المحدّث قطب الدّین أحمد بن عبد الرّحیم الشّهیر بشاہ ولیّ اللّٰه الحنفی (ت ١١٧٦ ھ)، تاج کمپنی، کراتشی

٦٢۔ **تَسهِیلُ الوُصُول** إلی مَعرِفةِ أسبابِ النُّزُول (الجامع بین الرّوایات الطّبری والنّیسابوری، وابن الجَوزی، والقُرطبی، وابن کثیر، والسّیوطی)، للشّیخ خالد عبدالرحمن العک، دار المعرفة، بیروت، الطّبعة الثّانیّة ١٤٢٠ھ۔ ٢٠٠٠م

٦٣۔ **التّشویق** إلی البیت العتیق، للطّبری، العلامة جمال الدّین محمد بن محب الدّین أحمد المکی الشّافعی (ت ٦٩٠ ھ)، تحقیق أبی عبدالله محمد حسن محمد حسن إسماعیل، دارالکتب العلمیة بیروت، الطّبعة الأولی ١٤١٩ھ۔ ١٩٩٨م

٦٤۔ **تطهیر الجنان و اللّسان** ۔ للهیتمی، الإمام المحدّث أحمد بن محمد بن علی بن

حجر المکی الشّافعی (ت ۹۷٤ھ)، علّق علیه عبد الوهاب عبد اللطیف، مکتبة القاهرة، مصر

٦٥۔ **تعلیق سُنَن أبی داؤد**۔ لعزّت عبید الدّعاس و عادل السّید، دار ابن حزم، بیروت، الطّبعة الأولی ١٤١٨ھ۔ ١٩٩٧م

٦٦۔ **تفسیر ابن أبی حاتم**۔ للرّازی، الإمام الحافظ عبد الرحمٰن بن أبی حاتم محمد التّمیمی الحنظلی (ت٣٢٧ھ)، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولی ١٤٢٧ھ۔ ٢٠٠٦م

☆ **تفسیرُ ابن جَرِیر** = تفسیر الطّبری

☆ **تفسیر ابن عاشور** = التّحریر و التّنویر

٦٧۔ **تفسیرُ ابن کَثِیر**، للعلامة عماد الدّین أبی الفداء إسماعیل بن کثیر الدّمشقی (ت ٧٧٤ھ)، دار الأرقم، بیروت

☆ **تفسیرُ البَغَوی** = مَعَالم التّنزیل

٦٨۔ **تفسیر الجیلانی**۔ للسّیّد الشّریف، محی الدّین أبی محمد عبد القادر الجیلانی الحسنی الحسینی (ت ٥٦١ھ)، تحقیق السّیّد الشّریف الدّکتور محمد فاضل، مرکز الجیلانی، استنبول، الطّبعة الأولی ١٤٣٠ھ۔ ٢٠٠٩م

٦٩۔ **تفسیرُ الحَسَنَات**۔ لأبی الحسنات، السّیّد محمد أحمد القادری الحنفی، ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاهور

☆ **تفسیرُ الخَازِن** = لُباب التّأویل فی معانی التّنزیل

☆ **تفسیر روح المعانی** = روح المعانی فی تفسیر القران العظیم والسّبع المثانی

٧٠۔ **تفسیرُ الطّبری**۔ لابن جریر، الإمام أبی جعفر محمد بن جریر (ت ٣١٠ھ)، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الرّابعة ١٤٢٦ھ۔ ٢٠٠٥م

٧١۔ **تفسیرُ عَرَائِس البَیَان** فی حَقَائِق القُرآن۔ للبَقْلی، أبی محمد صدر الدّین رُوزبهان بن أبی النّصر (ت ٦٠٦ھ)، تحقیق الشّیخ أحمد فرید المزیدی، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولی ١٤٢٩ھ۔ ٢٠٠٨م

٧٢۔ **تفسیرُ عَزِیزی**۔ للدّهلوی، الشّاه المحدّث عبد العزیز بن الشّاه ولیّ اللّٰه الحنفی (ت ١٢٣٩ھ)، کتب خانه رحیمیه، دیوبند، یو پی، ١٣٨٨ھ

٧٣۔ **تفسیر غرائب القرآن** ورغائب الفرقان۔ للنّیسابوری، العلامة نظام الدّین الحسین بن محمد بن حسین القمی (علی هامش جامع البیان)، المطبعة الکبری الأمیریة ببولاق، مصر، الطّبعة الأولی ١٣٢٩ھ

☆ **تفسیرُ فَتْحُ العَزِیز** = تفسیر عزیزی۔

☆ **تفسیرُ القُرْطبی** = الجامع لأحکام القران۔

٧٤۔ **التّفسِیرُ الکَبِیر**۔ للرّازی، الإمام فخر الدّین محمد بن عمر الشّافعی (ت٦٠٦ھ)، دار إحیاء التّراث العربی، بیروت، الطّبعة الثّالثة ١٤٢٠ھ۔ ١٩٩٩م

٧٥۔ **تفسیرُ الکَشّاف** عن حَقَائِق غَوَامِضِ التّنزِیل وعُیون الأقاویل فی وُجُوه التّأویل۔ للزمخشری، جار اللّٰه محمد بن عمر (ت ٥٣٨ھ)، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الرّابعة ١٤٢٧ھ۔ ٢٠٠٦م

٧٦۔ **تفسِیرُ المَظْهَری**۔ للقاضی محمد ثناء اللّٰه العثمانی الحنفی النّقشبندی (ت ١١٢٥ھ)، تحقیق محمد عزّو عنایة، دار إحیاء التّراث العربی، بیروت، الطّبعة الأولی ١٤٢٥ھ۔ ٢٠٠٤م

٧٧۔ **تفسیر المنار**۔ للعلامة محمد رشید رضا، دار الفکر، بیروت، الطّبعة الأولی ١٤٢٨ھ۔ ٢٠٠٧م

٧٨۔ **تَفْسِیرُ النَّسَفی**۔ للإمام حافظ الدّین أبی البرکات أحمد بن محمود الحنفی (ت ٧١٠ھ)، دار الفکر، بیروت

☆ **تفسیر النّیسابوری** = تفسیر غرائب ورغائب الفرقان

٧٩۔ **تفسِیرُ نُورُ العِرفان**۔ للنّعیمی، المفتی أحمد یار خان البدایونی الحنفی (ت ١٣٩١ھ)، إدارة کُتُبِ إسلامیة، گُجرات، پاکستان

٨٠۔ **تفسیر هاشمی** (منظوم)۔ للتّتوی، العلامة المخدوم محمد هاشم بن عبد الغفور الحارثی السّندی الحنفی (ت ١١٧٤ھ)، سندی أدبی بورد،

جامشورو، حیدرآباد، طبع أول ۱٤۰۷ھ۔ ۱۹۸۷م

۸۱۔ **تَقْرِيْبُ البُغْيَة** بترتيبِ أحاديثِ الحِلْيَة۔ للإمام نورالدين على الهيثمى (ت۸۰۷ھ)، وأتمّه الحافظ أبوالفضل أحمد بن على ابن حجر العسقلانى الشّافعى (ت۷٥۲ھ)، تحقيق محمد حسن إسماعيل، دارالكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ۱٤۲۰ھ۔ ۱۹۹۹م

۸۲۔ **تقريبُ التَّهْذِيب** ۔ للعسقلانى، الحافظ شهاب الدّين أبى الفضل أحمد بن على ابن حجر الشّافعى (ت۸٥۲ھ)، مؤسّسة الرّسالة بيروت، ۱٤۱۷ھ۔ ۱۹۹۷م

۸۳۔ **تقييد العلم**۔ للبغدادى، الإمام أبى بكر أحمد بن على الخطيب (ت٤٦۳ ھ)، اعتنى به الدّانى منير آل زهوى، الكمتبة العصريّة، بيروت ۱٤۲٦ھ۔۲۰۰٥م

۸٤۔ **تَلْخِيْصُ الحَبِيْر** فى تخريج أحاديثِ الرّافعى الكبير۔ للعسقلانى، الحافظ شهاب، أبى الفضل أحمد بن على ابن حجر الشّافعى (ت ۸٥۲ ھ)، مؤسّسة قرطبة، والمكتبه المكّيّة، مكّة المكرمة، الطّبعة الثّانيّة ۱٤۲٦ھ۔ ۲۰۰٦م

۸٥۔ **التّنبيه** والرّدّ على أهل الأهواء والبدع للعلامة أبى الحسين محمد بن أحمد بن عبدالرّحمٰن الشّافعى (۳۷۷ھ)، تحقيق يمان بن سعد الدين، رمادى للنّشر، دمام

۸٦۔ **تنوير الأفلاك** بحلال أحاديثِ لَوْلَاك۔ للعلامة أبى الفضل محمد نعمان شيراز الحنفى، المكتبة الشّيرازية، كراتشى

۸۷۔ **التّوسّل بالنّبىّ** ﷺ وأفكار جهلة الوهّابيين وتكفيرهم لعامة المسلمين بالتّوسّل به ﷺ۔ للعلّامة أبى حامد بن مرزوق، مركز أهل السّنّة بركات رضا غجرات، الهند، الطّبعة الأولىٰ ۱٤۲۷ھ۔۲۰۰٦م

۸۸۔ **تهذِيْبُ التَّهْذِيْب**۔ للعسقلانى، الحافظ شهاب الدين أبى الفضل أحمد بن على ابن حجر الشّافعى (ت ۸٥۲ ھ)، تحقيق الشّيخ خليل مامون شيحا وغيره، دارالمعرفة، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ۱٤۱۷ھ۔ ۱۹۹٦م

۸۹۔ **تهذيب سيرة ابن هشام**۔ لعبد السّلام هارون، دارالبحوث العلمية، بيروت، الطّبعة الخامسة ۱۳۹۷ھ۔۱۹۷۷م

۹۰۔ **التّيسير** بشرح الجامع الصّغير، للمناوى، الحافظ زين الدّين محمد عبد الرّؤوف (ت ۱۰۳۱ھ)، مكتبة الإمام الشّافعى، الرّياض، الطّبعة الثّالثة ۱٤۰۸ھ۔ ۱۹۸۸م

☆ **جَامِعُ البَيَان** وتأويل القرآن= تفسيرُ الطّبرى

۹۱۔ **جامع بيان العلم وفضله** ومايبتغى فى روايته وحمله۔ لابن عبدالبرّ، الحافظ أبى يوسف بن عبداللّٰه النّمرى القرطبى المالكى(ت ٤٦۳ھ)، تحقيق أبى عبدالرحمٰن فواز أحمد زمرلى، دارابن حزم مؤسّسة الرّيان، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ۱٤۲٤ھ۔۲۰۰۳م۔

۹۲۔ **الجَامِعُ الصَّحِيْح** هو سُنَن التّرمذى۔ للإمام أبى عيسى محمد بن عيسى التّرمذى (ت۲۷۹ھ)، دار الكتب العلمية بيروت، الطّبعة الأولىٰ ۱٤۲۱ھ۔۲۰۰۰م

۹۳۔ **الْجَامِعُ الصَّغِيْر** من حديثِ البَشِيْر النَّذِير۔ للسّيوطى، جلال الدّين أبى الفضل عبدالرحمٰن بن أبى بكر الشّافعى (ت ۹۱۱ھ)، تحقيق حمدى الدّمرداش، مكتبة نزار مصطفىٰ الباز، مكة المكرمة، الطّبعة الثّانيّة ۱٤۲۰ھ۔ ۲۰۰۱م

۹٤۔ **الجامع لأحكام القرآن** ۔ للقُرطبى، الإمام أبى عبد اللّٰه محمد بن أحمد الأنصارى المالكى (٦٦۸ ھ)، دار إحياء التّراث العربى، بيروت، الطّبعة الأولى ۱٤۱٦ھ۔ ۱۹۹٥م

۹٥۔ **الجَامِعُ لِشُعَبِ الإيمان**۔ للبيهقى، الإمام أبى بكر أحمد بن الحسين (ت ٤٥۸ھ)، تحقيق الدّكتور عبد العلى عبد الحميد حامد، مكتبة الرُّشد، الرّياض، الطّبعة الأولىٰ ۱٤۲۳ھ ۔ ۲۰۰۳م

۹٦۔ **جِلاءُ الأفهام** فى الصّلاة والسّلام على خير الأنام۔ لابن القيّم، العلامة شمس الدّين محمد بن أبى بكر (ت ۷۰۱ھ)، تصحيح وتعليق طٰه يوسف شاهين، المكتبة الرّضويّة، لائلفور، پاكستان۔

۹۷۔ **الجوهر المنظّم** فى زيارة القبر المكرّم۔ للهيتمى، المحدّث أحمد بن محمد بن على بن حجر المكّى (ت ۹۷٤ھ)، عُنِيَ به قصّى محمد نورس الحلّاق، دار

الحاوی، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٧ھ۔٢٠٠٧م

٩٨۔ **الجَوْهَرُ المُنظَّم** فی زیارة القبر الشّریف النّبویّ المکرّم المعظّم۔ للهیتمی، المحدّث أحمد بن محمد بن علی بن حجر المَکّی (ت ٩٧٤ھ)، المکتبة القادریة بالجامعة النّظامیّة الرّضویّه لاهور

٩٩۔ **حاشیة السِّندی** علی السُّنَنِ لابن ماجة۔ لأبی الحسن الکبیر، الإمام نور الدّین محمد بن عبد الهادی الحنفی (ت ١١٣٨ھ)، دار الکتب العلمیة بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤١٧ھ۔ ١٩٩٦م

١٠٠۔ **حاشیة السِّندی** علی السُّنَن للنّسائی۔ لأبی الحسن الکبیر، الإمام نورالدّین محمد بن عبدالهادی الحنفی (ت ١١٣٨ھ)، دارالکتب العلمیة بیروت، الطّبعة الثّالثة ١٤٢٤ھ۔ ٢٠٠٣م

١٠١۔ **حاشیة العلّامة** ابن حجر الهیتمی (علی شرح الإیضاح فی مناسك الحج)، للعلامة أحمد بن محمد بن علی المکی الشّافعی (ت ٩٧٤ھ)، تحقیق عبدالمنعم إبراهیم، مکتبة نزار مصطفیٰ الباز، مکة المکرمة، الطّبعة الثّانیة ١٤٢٧ھ۔٢٠٠٦م

١٠٢۔ **حَاشِیَةُ العَلّامة الصّاوی** (علی التّفسیر الجَلالَین) أحمد بن محمد المصری المالکی (ت ١٢٤١ھ)، دارإحیاء التّراث العربی، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤١٩ھ۔ ١٩٩٩م

١٠٣۔ **حاشیه مکتوباتِ** إمام ربّانی، للعلامة نور أحمد الیسروی، مکتبه أحمدیه مجدّدیّه، کوئٹه

١٠٤۔ **حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَی العَالَمِین** فی مُعجزاتِ سیّدِ المُرسَلین صلی اللّٰه علیه وسلم۔ للنّبهانی، الشّیخ یوسف بن إسماعیل الشّافعی (ت ١٣٥٠ھ)، تحقیق الشّیخ عبدالوارث محمد علی، دارالکتب العلمیه بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤١٧ھ۔ ١٩٩٦م

١٠٥۔ **حِلْیَةُ الأَوْلِیَاء** وطَبَقَاتُ الأصفیاء۔ للأصبهانی، الإمام أبی نعیم أحمد بن عبد اللّٰه بن أحمد (ت ٤٣٠ھ)، دارالکتب العربی، الطّبعة الخامسة ١٤٠٧ھ۔ ١٩٨٧م

١٠٦۔ **حَیَاةُ الأَنْبِیاء** صَلَوَاتُ اللّٰه علیهم بعد وفاتهم۔ للبیهقی، الإمام أبی بکر أحمد بن الحسین (ت ٤٥٨ھ)، تحقیق الدّکتور أحمد بن عطیة الغامدی، مکتبة العلوم والحکم، المدینة المنوّرة الطّبعة الثّانیة ١٤٢٢ھ۔ ٢٠٠١م

١٠٧۔ **حیات القلوب** فی زیارة المحبوب۔ للتّتوی، الإمام المخدوم محمد هاشم بن عبدالغفور الحارثی السّندی الحنفی (ت ١١٧٤ھ)، إدارة المعارف، کراتشی ١٣٩١ھ

١٠٨۔ **خَزَائِنُ العِرفان**۔ لصدر الأفاضل، السّیّد محمد نعیم الدّین الحنفی (ت ١٣٦٧ھ)، المکتبة الرّضویة، کراتشی

١٠٩۔ **خصائص الأمّة المحمّدیة**۔ للعلامة السیّد محمد بن علوی المالکی، الکمتبة العصریّة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٧ھ۔ ٢٠٠٦م

١١٠۔ **الْخَصَائِصُ الکُبریٰ**۔ للسّیوطی، جلال الدّین أبی الفضل عبدالرّحمٰن بن أبی بکر الشّافعی (ت ٩١١ھ)، دارالکتب العلمیة، بیروت

١١١۔ **خلقِ محمدی**، للدّکتور محمد مسعود أحمد، إداره مسعودیة، کراتشی ١٤٢٥ھ۔ ٢٠٠٥م

١١٢۔ **درُّ الثَّمِین** فی مُبشّرات النّبیّ الکریم۔ للدّهلوی، المحدّث قُطب الدّین أحمد بن عبد الرّحیم، الشّهیر بشا ولی اللّٰه (ت ١١٧٦ھ)، مع الحواشی للشّاه محمد إسحاق الدّهلوی، سُنّی دار الإشاعة علویّة رضویّة، فیصل آباد

١١٣۔ **درِ حبیب ﷺ کی حاضری جنت کی ضمانت ہے**، از افاضات المفتی محمد أشفاق القادری الرّضوی، تحریك إتحاد أهلسنّت (پاکستان) کراتشی ٢٠٠٢م

١١٤۔ **الدُّرر السَّنِیّة** فی الرَّدّ علی الوهّابیّة، للعلامة أحمد بن زینی دحلان المکی (ت ١٣٠٤ھ)، المکتبة الحقیقة، استانبول، ترکیة ١٤٠٣ھ۔ ١٩٨٢م

١١٥۔ **الدُّرُّ المُختار** شرح تَنْوِیرُ الأَبْصَار۔ للحصکفی، العلامة محمد بن علی الحنفی (ت ١٠٨٨ھ)، تحقیق عبدالمُنعم خلیل إبراهیم، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٣ھ۔ ٢٠٠٢م

۱۱۶۔ **الدُّرر المنتثرة** فی الأحادیث المشتهرة۔ (علی هامش الفتاوی الحدیثیة) للسّیوطی، الإمام جلال الدّین عبد الرّحمٰن الشافعی (ت ۹۱۱ ھ)، مطبعة مصطفی البابی الحلبی و أولاده، بمصر، الطّبعة الأولی ۱۳۵٦ھ۔ ۱۹۳۷م

۱۱۷۔ **الدُّرُّ المنثور** فی التّفسیر بالمأثور، للسّیوطی، الإمام جلال الدّین عبد الرحمٰن بن أبی بکر الشّافعی (ت۹۱۱ ھ)، دار احیاء التراث العربی، بیروت، الطّبعة الأولی ۱٤۲۱ھ۔ ۲۰۰۰م

۱۱۸۔ **الدُّرُّالمَنضود** فی الصّلاة والسّلام علی صاحب المقام المحمود۔ للهیتمی، الإمام المحدّث أحمد بن محمد بن علی بن حجر المکّی الشّافعی (ت ۹۷٤ھ)، عنی به بوجمعة عبدالقادر مکری و محمد شادی مصطفیٰ عربش، دارالمنهاج، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲٦ھ۔۲۰۰۵م

۱۱۹۔ **دفاع عن معاویة** رضی اللہ عنه۔ لزید بن عبد العزیز الفیاض (ت ۱٤۱٦ ھ)، مؤسّسة الرّسالة، الطّبعة الثّانیة ۱٤۲٦ھ۔ ۲۰۰۵م

۱۲۰۔ **دلائل الخیرات** فی ذکر الصّلاة علی النّبی المختار صلی اللّٰہ علیه و سلم۔ للإمام أبی عبداللّٰه محمد بن سلیمان الجزولی السّملالی الحسنی (ت ۸۷۰ھ)، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲۷ھ۔ ۲۰۰٦م

۱۲۱۔ **دَلَائِلُ النُّبوّة**۔ لابن کثیر، أبی الفداء عماد الدّین إسماعیل بن عمر (ت ۷۷٤ھ)، مرکز أهلِ السُّنّة برکات رضا، فوربندر گجرات، الهند، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲۷ھ۔ ۲۰۰٦م

۱۲۲۔ **دَلَائِلُ النُّبوّة**۔ للأصبهانی، الإمام أبی نعیم أحمد بن عبد اللّٰه بن أحمد (ت ٤۳۰ ھ)، تحقیق الدّکتور محمد رواس قلعه جی و عبد البّر عبّاس، دار النّفائس

۱۲۳۔ **دَلَائِلُ النُّبوّة** و معرفةُ أحوالِ صاحبِ الشّریعة۔ للبیهقی، الإمام أبی بکر أحمد بن الحسین الشّافعی (ت ٤۵۸ ھ)، تعلیق الدّکتور عبد المعطی قلعجی، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولی ۱٤۲۳ھ۔ ۲۰۰۲م

۱۲٤۔ **دلیلُ النّاسك** ۔ للعلامة عبدالغنی بن یاسین اللّبدیّ الحنبلی (ت ۱۳۱۹ ھ)، عُنی به راشد بن عامر، دار الزّمان، المدینة المنوّرة، ۱٤۲۸ ھ۔ ۲۰۰۷م

۱۲۵۔ **دِیْوَان حَسّان بن ثابت** الأنصاری مع شرحه۔ ضبطه و صحّحه عبدالرحمٰن البرقوتی، دارالکتاب، بیروت ۱٤۱۰ھ۔ ۱۹۹۹م

۱۲٦۔ **الذَّخَائِرُ القدسیّة** فی زیارة خیر البریة ﷺ۔ للعلامة عبدالحمید بن محمد علی بن عبدالقادر قُدس المکی الشّافعی (ت ۱۳۳۵ ھ) عُنیَ به قصیّ محمد نورس الحلّاق، دارالحاوی، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲۸ھ۔۲۰۰۷م

۱۲۷۔ **الذّکر المحمود** فی بیان المولد المسعُود۔ للعلّامة محمد إمام الدّین الحنفی القادری الرّضوی، کِرِدْهر سستم پریس، لاهور۔

۱۲۸۔ **ذوقِ نعت**۔ للعلامة حسن رضا بن نقی علی خان البریلوی القادری الحنفی، نوریّه رضویّه پبلی کیشنز، فیصل آباد، ۱۹۹٦م

۱۲۹۔ **الرَّحیقُ المختوم** شرح قلائد المنظوم (لابن عبدالرّزّاق الحنفی فی ضمن رسائل ابن عابدین)۔ لابن عابدین، العلامة السیّد محمد أمین الآفندی الشّامی الحنفی (ت ۱۲۵۲ ھ)، المکتبة الهاشمیة فی دمشق ۱۳۲۱ھ

۱۳۰۔ **ردّالمحتار** علی الدّرّالمختار۔ لابن عابدین، العلامة السیّد محمد أمین الآفندی الشّامی الحنفی (ت۱۲۵۲ ھ)، دار المعرفة بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲۰ھ۔ ۲۰۰۰م

☆ **رسائل ابن عابدین**= مجموعة رسائل ابن عابدین

۱۳۱۔ **رسالة فی اثبات کرامات الأولیا** ۔ للسّجاعی، العلامة شهاب الدّین أحمد بن محمد المصری الأزهری الشّافعی (ت۱۱۹۷ ھ)، المکتبة الحقیقة استانبول، ترکیة، ۱٤۰۳ھ۔ ۱۹۸۳م

۱۳۲۔ **رفعت شان** وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ، للنّوری، العلامة محب اللّٰه، فقیه اعظم پبلی کیشنز، بصیر پور، اوکاره ۱٤۳۱ھ۔ ۲۰۱۰م

۱۳۳۔ **رُوْحُ البَیَان**۔ للحقّی، الشّیخ إسماعیل البروسی الحنفی(ت ۱۱۳۷ ھ)، تعلیق الشّیخ أحمد عزّو عنایة، دارإحیاء التّراث العربی، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲۱ھ۔ ۲۰۰٤م

۱۳٤۔ **الرّوح** فی الکلام علی أرواح الأموات والأحیاء۔ لابن القیّم شمس الدّین أبی

عبد اللّٰہ محمد بن أبی بکر الزُّرعیّ الدّمشقی (ت ۷۰۱ ھ)، تحقیق یوسف علی بدیوی، دار ابن کثیر، دمشق، بیروت، الطّبعة السّادسة ۱٤۲٥ ھ۔۲۰۰٥م

۱۳٥۔ **الرّوح** فی الکلام علی أرواح الأموات والأحیاء۔ لابن القیّم، شمس الدّین أبی عبد اللّٰہ محمد بن أبی بکر الزُّرعیّ الدّمشقی (ت ۷۰۱ ھ)، تعلیق محمد خالد العطّار، دارالفکر، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲٤ ھ۔۲۰۰۳م

۱۳٦۔ **الرُّوح** فی الکلام علی أرواح الأموات والأحیاء۔ لابن القیّم، شمس الدّین أبی عبد اللّٰہ محمد بن أبی بکر الزُّرعیّ الدّمشقی (ت ۷۰۱ ھ)، دار القلم بیروت، الطّبعة الثانیّه ۱٤۰۳ ھ۔ ۱۹۸۳م۔

۱۳۷۔ **رُوْحُ الْمَعَانِیْ** فی تفسیر القرآن وسبع المثانی۔ للآلوسی، العلامة أبی الفضل شهاب الدین السیّد محمود البغدادی الحنفی (ت۱۲۷۹ ھ)، صحّحه محمد أحمد الأمد، وعمر عبد السّلام السّلامی، دار إحیاء التُّراث العربی، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲۰ ھ۔ ۱۹۹۹م

۱۳۸۔ **الرّوضُ الأُنُف** فی تفسیر السّیرة النّبویّة لابن هشام۔ للسّهیلی، الفقیه أبی القاسم عبدالرحمٰن بن أبی الحسن الخثعمی (ت۵۸۱ ھ)، دارالفکر، بیروت ۱٤۰۹ ھ۔ ۱۹۸۹م

۱۳۹۔ **الرِّیاضُ النَّضِرة** فی مناقب العشرة۔ للإمام أبی العباس أحمد بن عبدالله الشّهیر بالمُحبّ الطّبَری (٦۹٤ ھ)، دارالمنار، القاهرة، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲۱ ھ۔۲۰۰۰م

۱٤۰۔ **زادُ المَسِیر** فی علم التّفسیر۔ لابن الجوزی، جمال الدّین عبد الرّحمن بن علی (ت ۵۹۷ ھ)، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الثّانیّة ۱٤۲۲ ھ۔ ۲۰۰۲م

۱٤۱۔ **زَادُ المَعَادِ** فی هدی خَیْرِ العباد۔ لابن القیّم، شمس الدّین أبی عبداللّٰہ محمد أبی بکر الزُّرعیّ الدّمشقی (ت۷۵۱ ھ)، دارإحیاء التُّراث العربی، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲۱ ھ۔ ۲۰۰۱م

☆ **الزُّبدة العُمدة** فی شرح البُردة = شرح قصیدة البردة

۱٤۲۔ **زبدة المقامات** ۔ للبدخشانی، العارف محمد هاشم الکشمی (ت۱۰۵۸ ھ)،

منشی نول کشور، کانپور ۱۳۰۷ ھ، و مکتبة الحقیقة، استانبول ۱٤۰۸ ھ۔ ۱۹۸۸م

۱٤۳۔ **الزُّهد والرّقائق**۔ لابن المبارک، الإمام شیخ الإسلام عبداللّٰہ بن المبارک المروزی (ت ۱۸۱ ھ)، تحقیق وتعلیق أحمد فرید، دارالعقیلة، القاهرة، الطّبعة الاولیٰ ۱٤۲٥ ھ۔ ۲۰۰٤م

۱٤٤۔ **سبع سنابل**۔ للعارف عبد الواحد بلگرامی، (مترجم)، حامد اینڈ کمپنی، لاهور، الطّبعة الثّانیة ۱۹۹۹م

۱٤٥۔ **سُبُل الهُدیٰ** والرّشاد فی سیرةِ خیرِ العباد۔ للصّالحی الشّامی، الإمام محمد بن یوسف الدّمشقی الشّافعی (ت۹٤۲ ھ)، تحقیق وتعلیق الشّیخ عادل أحمد عبدالموجود والشّیخ علی محمد معوض، دارالکتب العلمیة، بیروت الطّبعة الأولیٰ ۱٤۱٤ ھ۔۱۹۹۳م

۱٤٦۔ **السِّراجُ المُنِیر** شرح الجامع الصّغیر۔ للعزیزی، العلّامة علی بن أحمد (ت ۱۰۵۰ ھ)، مکتبة الإیمان، المدینة المنوّرة

۱٤۷۔ **سرکارِ اعظم ﷺ کی عطائی پر اللہ تعالیٰ کا انعام**۔ للتُّرابی، محمد شهزاد القادری، زاویه پبلشرز، لاهور، ۲۰۰٦م

۱٤۸۔ **سَعَادَةُ الدَّارَیْن** فی الصّلاة علی سیّد الکونین ﷺ۔ للنّبهانی، یوسف بن إسماعیل القاضی الشّافعی (ت ۱۳۵۰ ھ)، تخریج وتصحیح عبد الوارث محمد علی، مرکز أهلِ السُّنّة برکات رضا، فور بندر گُجرات، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲٥ ھ۔۲۰۰٤م

۱٤۹۔ **السُّنّة**۔ لابن أبی عاصم الإمام أبی بکر أحمد بن عمرو (ت ۲۸۷ ھ)، دارابن حزم، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱٤٦٤ ھ۔ ۲۰۰٤م

۱٥۰۔ **السُّنّة**۔ للإمام عبداللّٰہ بن أحمد ابن حنبل (ت ۲۹۰ ھ)، تحقیق أبی هاجر محمد السعید بن بسیونی زغلول، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الرّابعة ۱٤۲٤ ھ۔ ۲۰۰۳م

١٥١۔ **سُنّت کی آئینی حیثیت**، لعلامة بدر القادری، جمعیّة إشاعة أهل السُّنّة (پاکستان) کراتشی، ١٤٣٠ھ۔ ٢٠٠٩م

١٥٢۔ **سُنَن ابن مَاجَة**۔ للإمام أبی عبد اللّٰه محمد بن یزید القَزْوِینی (ت ٢٧٣ھ)، دار الکتب العلمية، بیروت، الطَّبعة الأولیٰ ١٤١٩ھ۔ ١٩٩٨م

١٥٣۔ **سُنَن أبِی داوٗد**۔ للإمام سلیمان بن أشعث السِّجستانی (ت ٢٧٥ھ)، دار ابن حزم، بیروت، الطَّبعة الأولیٰ ١٤١٨ھ۔ ١٩٩٧م

☆ **سُنَن التِّرمذی** = الجامع الصَّحیح

١٥٤۔ **سُنَن الدَّارقُطنی**۔ للإمام علی بن عمر البغدادی (ت ٣٨٠ھ)، تعلیق مجدی بن منصور، دار الکتب العلمية، بیروت، الطَّبعة الأولیٰ ١٤١٧ھ۔ ١٩٩٦م

١٥٥۔ **سُنَن الدَّارمِی**۔ للإمام أبِی محمد عبد اللّٰه بن عبد الرَّحمٰن (ت ٢٥٥ھ)، تخریج الشَّیخ محمد عبد العزیز الخالدی، دار الکتب العلمية بیروت

١٥٦۔ **السُّنَن الکُبریٰ**۔ للبیهقی، الإمام أبی بکر أحمد بن الحسین الشَّافعی (ت ٤٥٨ھ)، دار الکتب العلمية، بیروت، الطَّبعة الأولیٰ ١٤٢٠ھ۔ ١٩٩٩م

١٥٧۔ **السُّنَن الکُبریٰ**۔ للنَّسائی، الإمام أبی عبد الرحمٰن أحمد بن شعیب الخُرَاسَانی (ت ٣٠٣ھ)، تحقیق حسن عبد المُنعِم شبلی، مؤسَّسة الرِّسالة، بیروت الطَّبعة الأولیٰ ١٤٢١ھ۔ ٢٠٠١م

☆ **سُنَن المُجتبیٰ** = سُنَن النَّسائی

١٥٨۔ **سُنَنُ النَّسائی**۔ للإمام أبی عبد الرَّحمٰن أحمد بن شعیب الخُرَاسَانی (ت ٣٠٣ھ)، دار الکتب العلمية، بیروت، الطَّبعة الثَّانیَة ١٤٢٤ھ ۔ ٢٠٠٣م

١٥٩۔ **سِیَر أعْلام النُّبلاء**۔ للذَّهبی، الإمام شمس الدین محمد بن أحمد (ت ٧٤٨ھ)، دار الفکر، بیروت، الطَّبعة الأولیٰ ١٤١٧ھ۔ ١٩٩٧م

١٦٠۔ **السِّیرة الحلبیَّة**۔ للحلبی، العلامة علی بن برهان الدِّین الشَّافعی (ت ١٠٤٤ھ)، ضبطهٗ و صحَّحه عبد اللّٰه محمد الخصیلی، دار الکتب العلمية، بیروت، الطَّبعة الثَّانیة ١٤٢٧ھ۔ ٢٠٠٦م

١٦١۔ **السِّیرة النَّبویّة لابن هشام**، أبی محمد عبد الملك المعافری (ت ٢١٣ھ) (مع الرَّوض الأُنُف)، تعلیق طٰه عبد الرَّؤف سعد، دار الفکر، بیروت ١٤٠٩ھ۔ ١٩٨٩م

١٦٢۔ **شانِ حبیب الرحمٰن**۔ للنَّعیمی، المفتی أحمد یار خان البدایونی الحنفی (ت ١٣٩١ھ)، مکتبة إسلامیة، لاهور۔

١٦٣۔ **شانِ مصطفیٰ** بزبانِ مصطفیٰ ﷺ، للعلامة المفتی غلام حسن القادری، مشتاق بك کارنر، لاهور

١٦٤۔ **الشَّذرة** فی الأحادیث المشتهرة۔ لابن طُولُون، أبی عبد اللّٰه محمد بن علی بن محمد الصَّالحی (ت ٩٥٣ھ)، تحقیق کمال بن بسیونی زغلول، دار الکتب العلمية، بیروت، الطَّبعة الأولیٰ ١٤١٣ھ۔ ١٩٩٣م

☆ **شرح الخربوتی علی البُردة** = عصیدة الشَّهدة

١٦٥۔ **شرح أُصُول إعتقاد أهل السُّنَّة** والجماعة۔ للطَّبری اللالکائی، الحافظ أبی القاسم هبة اللّٰه ابن الحسن الشَّافعی (ت ٤١٨ھ)، دار ابن حزم، بیروت، الطَّبعة الأولیٰ ١٤٢٦ھ۔ ٢٠٠٥م

١٦٦۔ **شرحُ السُّنَّة** ۔ للبغوی، الإمام أبی محمد الحسین بن مسعود (ت ٥١٦ھ)، تحقیق الشَّیخ علی محمد معوَّض والشَّیخ عادل أحمد عبد الموجود، دار الکتب العلمية بیروت، الطَّبعة الثَّانیَة ١٤٢٤ھ۔ ٢٠٠٣م

١٦٧۔ **شرحُ الشِّفا**۔ للقاری، الإمام علی بن سلطان محمد الحنفی المعروف بالملا علی القاری (ت ١٠١٤ھ)، صحَّحه عبد اللّٰه محمد الخلیلی، دار الکتب العلمية، بیروت۔

١٦٨۔ **شرح صحیح مسلم** ۔ للنَّووی، الإمام أبی زکریا یحیی بن شرف الشَّافعی (ت ٦٧٦ھ)، تحقیق محمد فواد عبد الباقی، دار الکتب العلمية، بیروت، ١٤٢١ھ۔ ٢٠٠٠م

١٦٩۔ **شرح الطِّیبی** (علی مشکاة المصابیح)۔ للامام شرف الدِّین الحسین بن محمد

(ت ۷۴۳ھ)، تعلیق أبی عبدالله محمد علی سمك، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الأولی ۱٤۲۲ھ۔ ۲۰۰۱م

۱۷۰۔ **شرح العقائد النّسفیة** ۔ للتّفتازانی، الإمام سعد الدّین مسعود بن عمر (ت ۷۹۱ھ)، قدیمی کتب خانه کراتشی

۱۷۱۔ **شرح العلّامة الزّرقانی** علی المواهب اللّدنیة۔ للعلامة محمد بن عبد الباقی الزّرقانی، المالکی (ت ۱۱۲۲ھ)، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۱۷ھ۔ ۱۹۹٦م

۱۷۲۔ **شرح قصیدة البُردة**۔ للقاری، الإمام علی بن سلطان محمد الحنفی (ت ۱۰۱٤ھ) مخطوط مصوّر مخزون فی دار الکتب للمفتی محمد أحمد النّعیمی الواقع فی غریب آباد ملیر کراتشی، وفی دارالکتب لجمعیّة إشاعة أهل السّنّة الواقع بجوار نور مسجد، میٹھا در، کراتشی

۱۷۳۔ **شرح قصِیْدة البُردة** ۔ للعلامة محیّ الدّین محمد بن مصطفیٰ بشیخ زاده (علی هامش عصیدة الشّهدة)، نور محمد أصح المطابع، کراتشی۔

۱۷٤۔ **شرحُ مَعَانِی الآثار** ۔ للطّحاوی، الإمام أبی جعفر أحمد بن محمد المصری الحنفی (ت ۳۲۱ھ)، تحقیق محمد زهری النّجّار و محمد سید جاد الحق، عالم الکتب، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۱٤ھ۔ ۱۹۹٤م

۱۷۵۔ **شرف المصطفیٰ ﷺ**۔ للنّیسابوری، الإمام الحافظ أبی سعید عبدالملك بن أبی عثمان محمد (ت ٤۰٦ھ)، تحقیق أبی عاصم، دار البشائر الإسلامیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲٤ھ۔ ۲۰۰۳م

۱۷٦۔ **الشّفا** بتعریف حُقُوْقِ المُصطفیٰ۔ للقاضی أبی الفضل عیاض بن موسی بن عیاض الیَحصُبی المالکی (ت ٥٤٤ھ)، دار إحیاء التُّراث العربی، بیروت، الطّبعة الأولی ۱٤۲٤ھ۔ ۲۰۰۳م

۱۷۷۔ **شفاء السّقام** فی زیارة خیر الأنام۔ للسُّبکی، الإمام المحدّث تقی الدّین علی الشّافعی (ت ۷٥٦ھ)، نوریه رضویة ببلی کیشنز، لاهور۔

۱۷۸۔ **الشّمائِلُ المُحمّدِیّة**۔ للتّرمذی، الإمام أبی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ (ت ۲۷۹ھ)، تحقیق عبده علی کوشك، الیمامة للطّباعة والنّشر والتّوزیع، بیروت الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲۳ھ۔ ۲۰۰۲م

۱۷۹۔ **شواهِدُ النّبوّة** لتقویة یقین أهل الفتوة۔ للجامی، نور الدّین عبد الرّحمن الحنفی (ت ۸۹۸ھ)، حاجی محمدرفیق و حاجی نعمت اللّٰه تاجران کُتب، قندهار، أفغانستان

۱۸۰۔ **شہدِ سے میٹھا محمد ﷺ**۔ للأویسی، العلامة أبی صالح محمد فیض أحمد الحنفی القادری، مکتبة أویسیة، بهاولفور ۱٤۰٥ھ۔ ۱۹۸٥م

۱۸۱۔ **صدائے نوی** شرح مثنوی مولوی و معنوی۔ للأویسی، العلامة أبی صالح محمد فیض أحمد، مکتبة أویسیة، بهاولفور، ۱۹۸۱م

۱۸۲۔ **صَحِیْحُ ابن خُزَیْمَة** للإمام أبی بکر محمد بن إسحاق بن خُزَیْمَة النّیسابُوری (ت ۳۱۱ھ)، تحقیق و تعلیق الدّکتور محمد مصطفیٰ الأعظمی، المکتب الإسلامی، بیروت، الطّبعة الثّالثة ۱٤۲٤ھ۔ ۲۰۰۳م

۱۸۳۔ **صَحِیْحُ البُخَارِیّ**۔ للإمام أبی عبد اللّٰه محمد بن إسماعیل الجُعفی (ت ۲٥٦ھ)، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲۰ھ۔ ۱۹۹۱م

۱۸٤۔ **صَحِیْحُ مُسْلِم**۔ للإمام أبی الحسین مسلم بن الحجاج القشیری (ت ۲٦۱ھ)، دارالأرقم، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲۱ھ۔ ۲۰۰۱م

۱۸٥۔ **الصّواعق المحرقة** فی الرّدّ علی أهل البدع والزّندقة۔ للهیتمی، الإمام المحدّث أحمد بن محمد بن علی اِبن حجر المکی الشّافعی، (ت ۹۷٤ھ)، علّق علیه عبدالوهاب عبداللطیف، مکتبة القاهرة، مصر

۱۸٦۔ **الضُّعَفَاءُ الکَبِیْر**۔ للعُقَیلی، الحافظ أبی جعفر محمد بن عمر المکّی (ت ۳۲۲ھ)، تحقیق الدّکتور عبدالمُعطِی أمین قلعجی، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۰٤ھ۔ ۱۹۸٤م

۱۸۷۔ **ضیاء القرآن**۔ للأزهری، پیر کرم شاه، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاهور

☆ **طَبَقَاتُ ابنِ سعد**= الطَّبقات الکُبری

۱۸۸۔ **الطَّبقاتُ الکُبریٰ**۔ لابن سعد، محمد (ت ۲۳۰ ھ)، تعلیق سھیل کیّالی، دار الفکر، بیروت، الطَّبعة الأولیٰ ۱٤۱٤ھ۔ ۱۹۹٤م

۱۸۹۔ **الطَّرِیقَةُ المُحمَّدِیّة** والسِّیرة الأحمدیّة۔ للبرکلی، الإمام محمد بن بیر علی بن إسکندر الرّومی التّرکی (ت ۹۸۱ ھ)، تحقیق الدّکتور محمد حسینی مصطفیٰ، دارالعلم العربی، حلب، سوریة، الطَّبعة الأولیٰ ۱٤۲۳ھ۔ ۲۰۰۲م

۱۹۰۔ **العُجَاب** فی بیان الأسباب۔ للعسقلانی، الحافظ شھاب الدّین أبی الفضل أحمد بن علی ابن حجر الشّافعی (ت ۸۰۲ھ)، تحقیق عبدالکریم محمد إنیس، دارابن الجوزی، الطَّبعة الثّانیّة ۱٤۲٦ھ

۱۹۱۔ **عُدّةُ الحِصنِ الحصِین** من کلام سیّد المرسلین۔ للجزری، الإمام شمس الدین محمد بن محمد (ت ۸۸۳ھ)، دار الکتب العلمیة، بیروت

۱۹۲۔ **عَصِیْدَةُ الشُّهدَة** شرح قصیدة البُردَة، للخربوتی، العلامة عمر بن أحمد، نور محمد أصح المطابع کراتشی

۱۹۳۔ **العَطَایا النَّبویّة** فی الفتاوی الرّضویّة = الفتاویٰ الرّضویة

۱۹٤۔ **عُقُود الجمان** فی مناقب الإمام الأعظم أبی حنیفة النُّعمان للصّالحی الشّامی۔ الإمام محمد بن یوسف الدّمشقی الشّافعی (ت ۹٤۲ ھ)، مکتبة الإیمان السّمانیة، المدینة المنوّرة

۱۹۵۔ **علمی سر گرمیاں** عہد رسالت اور عہد صحابہ میں (التّراتیب الإداریة، القسم العاشر)۔ للکتانی، العلامة محمد عبدالحیّ بن عبدالکبیر الحسنی، (ت ۱۳۸۲ھ)، مترجم العلامة الحافظ محمد إبراهیم الفیضی، مکتبة فیض القرآن، کراتشی ۱٤۲۸ھ۔ ۲۰۰۷م

۱۹٦۔ **عُمدة الرِّعایة** فی حلّ شرح الوقایة۔ للکنوی، العلامة أبی الحسنات عبدالحیّ الحنفی (ت ۱۳۰٤ھ)، دار الکتب العلمیة بیروت ۲۰۰۹م و مکتبة إمدایة ملتان

۱۹۷۔ **عُمدة القاری** شرح صحیح البخاری۔ للعینی، الإمام بدرالدین أبی محمد

محمود بن أحمد الحنفی (ت ۸۵۵ھ)، دار الفکر، بیروت، الطَّبعة الأولی ۱٤۱۸ھ۔ ۱۹۹۸م

۱۹۸۔ **عمل الیوم و اللَّیلة** (مع عُجالة الرّاغب)۔ لابن السُّنّیّ، الحافظ أبی بکر أحمد بن محمد الدّینوری (ت ۳٦٤ ھ)، دار ابن حزم، بیروت، الطَّبعة الأولی ۱٤۲۲ ھ۔ ۲۰۰۱م

۱۹۹۔ **عَمَلُ الیَوم واللَّیلَة** ۔ للنّسائی، الإمام أبی عبد الرحمٰن أحمد بن شعیب الخُراسانی (ت ۳۰۳ھ)، دارالکتب العلمیة بیروت، الطَّبعة الأولیٰ ۱٤۰۸ھ۔ ۱۹۸۸م

۲۰۰۔ **عید میلادالنَّبیّ** کا بنیادی مقدمه۔ للعلامة أبی الفتح نصراللّٰه خان، کراتشی

۲۰۱۔ **الغَمَّاز** علی اللُّمَّاز فی الموضوعات المشهورات۔ للسّمهوی، الإمام نورالدین أبی الحسن الشّافعی (ت ۹۱۱ ھ)، تحقیق محمد عبدالقادر عطا، دارالکتب العلمیة، بیروت الطبعة الأولیٰ ۱٤۰٦ھ۔ ۱۹۸٦م

۲۰۲۔ **غوث العباد** ببیان الرّشاد۔ للشّیخ مصطفی أبی یوسف الحمامی من علماء الأزهر، دار إحیاء الکتب العربیّة، مصر ۱۳۵۰ ھ

۲۰۳۔ **فتاویٰ ابن صلاح**۔ للإمام تقی الدّین أبی عمرو عثمان بن صلاح الشّافعی (ت ٦٤۳ھ)، دارالمعرفة، بیروت

۲۰٤۔ **فتاویٰ أمجدیة**۔ للأعظمی، العلّامة أمجد علی، صدر الشّریعة الحنفی (ت ۱۳٦۷ھ)، رتّبه عبد المنّان الکلیمی، و علّق علیه المفتی محمد شریف الحق الأمجدی، المکتبة الرّضویة، کراتشی، الطَّبعة الأولی ۱٤۱۷ھ۔ ۱۹۹۷م

۲۰۵۔ **الفتاویٰ البزازیة**۔ (علی هامش الفتاویٰ الهندیة) للکردری، حافظ الدّین محمد بن محمد الحنفی (ت۸۲۷ھ)، دارالمعرفة، بیروت، الطَّبعة الثّالثة ۱۳۱۳ھ۔ ۱۹۷۳م

۲۰٦۔ **الفَتاویٰ الرَّضَویّة**۔ مع التّخریج، لإمام أهل السّنّة، الإمام أحمد رضا بن تقی علی خان الحنفی(ت ۱۳٤۰ھ)، رضافاؤنڈیشن، لاہور

۲۰۷۔ **فتاویٰ الرّملی**۔ فی فروع الفقه الشّافعی، للإمام شهاب الدّین أحمد بن حمزة

الرَّملي (ت٩٠٧ھ)، وجمع شمس الدّين محمد بن أحمد الرَّملي (ت١٠٠٤ھ)، تحقيق محمد عبدالسّلام شاهين، دارالكتب العلمية، بيروت الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٤ھ۔ ٢٠٠٤م

٢٠٨۔ **فتاوىٰ مهرية**۔ للعلامة السيّد پير مهر على شاه الگيلاني، رتّبه العلامة فيض أحمد فيض، طبع في پاكستان انٹرنيشنال پرنٹرز، لاهور ١٤١٧ھ۔ ١٩٩٨م

٢٠٩۔ **فَتحُ البَاري** شرح صحيح البخاري۔ للعسقلاني، الحافظ أحمد بن علي بن حجر الشّافعي (ت٨٥٢ھ)، تحقيق الشّيخ عبدالعزيز بن عبداللّٰه، دارالكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الثّالثة ١٤٢١ھ۔ ٢٠٠٠م

٢١٠۔ **الفتح الكبير** في ضمّ الزّيادة إلى الجامع الصّغير۔ للسّيوطي، جمعه و رتّبه الشّيخ يوسف بن إسماعيل النّبهاني الشّافعي (ت١٣٥٠ھ)، دار الفكر، بيروت، الطبعة الأولىٰ ١٤٢٣ھ۔ ٢٠٠٣م

٢١١۔ **فتح المُتعال** في مدح النِّعال (وصف نِعال النّبيّ ﷺ)، للتّلمساني، الإمام أبي العباس شهاب الدّين أحمد بن محمد بن أحمد المقري المالكي (ت١٠٤١ھ)، ضبطه أحمد فريدي المزيدي دارالكتب العلمية، بيروت الطبعة الأولىٰ ١٤٢٧ھ۔ ٢٠٠٦م

٢١٢۔ **فتوىٰ في كرامات اولياء** (ملحق الدّرر السّنية)۔ للشّوبري، العلامة شمس الدين محمد أحمد الشّافعي (ت١٠٦٩ھ)، المكتبة الحقيقة، استانبول، تركية

٢١٣۔ **فِرْدَوْسُ الْأَخْبَار** بمأثور الخطاب المخرّج على كتاب الشّهاب۔ للدّيلمي، الحافظ شيرويه بن شهردار بن شيرويه (ت٥٠٩ھ)، دار الفكر، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤١٨ھ۔ ١٩٩٧م

٢١٤۔ **فصل الخطاب** بوصل الأحباب۔ للعارف الإمام المحدّث، المفسّر محمد بن محمد بن محمد البخاري الشّهير بخواجه محمد پارسا، دار الإشاعة العربية، كوئٹه

٢١٥۔ **فضل الصّلاة** على النّبيّ ﷺ، للجهضمي، الحافظ القاضي إسماعيل بن

إسحاق الأزدي البصري (ت٢٨٢ھ)، تحقيق أسعد بن تيم، دارالعلوم عمان، الأردن، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٣ھ۔ ٢٠٠٣م

٢١٦۔ **فَضْلُ الصَّلاة** على النّبيّ صلى اللّٰه عليه و سلم۔ للحُبيشي، السيّد عبداللّٰه سراج الدّين، مكتبة دارالفلاح

٢١٧۔ **فوائد العراقيين**۔ للحافظ أبي سعيد النّقاش، الحنبلي (ت١٤١٤ھ)، تحقيق و تعليق مجدي السيّد إبراهيم، مكتبة القران، القاهرة

٢١٨۔ **فيضُ القَدِير** (شرح الجامع الصّغير من أحاديث البشير النّذير)۔ للمناوي، العلامة زين الدّين محمد عبدالرّؤف (ت١٠٣١ھ)، دارالكتب العلمية، بيروت ١٤٢٢ھ۔ ٢٠٠١م

٢١٩۔ **فُيُوضُ الحرمين**۔ للدّهلوي، المحدّث شاه قطب الدّين أحمد بن عبدالرّحيم الحنفي، الشّهير بشاه وليّ اللّٰه (ت١١٧٦ھ)، مطبع أحمدي، دهلي

٢٢٠۔ **اَلْقَامُوْسُ الْمُحِيْط**۔ للفيروز آبادي، مجدالدين محمد يعقوب (ت٨١٧ھ)، دار إحياء التُّراث العربي، بيروت، الطّبعة الثّانية ١٤٢٠ھ۔ ٢٠٠٠م

٢٢١۔ **القربة** إلى ربّ العالمين بالصّلاة على محمد سيّد المرسلين ﷺ۔ للإمام خلف بن عبدالملك بن بشكوال (ت٥٧٨ھ)، تحقيق سيّد محمد سيّد و خلاف محمود عبدالسميع، دارالكتب العلمية، بيروت الطّبعة الأولىٰ ١٩٩٩م

٢٢٢۔ **قُرّة العَيْنَين** في تفضيل الشّيخين رضي اللّٰه تعالىٰ۔ للدّهلوي، المحدّث أحمد بن عبدالرّحيم الحنفي، الشّهير بشاه وليّ اللّٰه (١١٧٦ھ)، المكتبة السّلفية، لاهور، تصوير المطبوع مطبع مجتبائي دهلي ١٣١٠ھ

٢٢٣۔ **القِرى** لقاصد أمّ القرى۔ للطّبري، الحافظ أبي العباس أحمد بن عبدالله الشّهير بمحب الدّين الطبري (ت٦٩٤ھ)، تحقيق مصطفى السّقا، المكتبة العلمية، بيروت

٢٢٤۔ **قطب الإرشاد**۔ للعلوي، العلامة فقيراللّٰه بن عبدالرحمٰن النّقشبندي الحنفي (ت١١٩٥ھ)، مكتبة إسلامية، كوئٹه

۲۲۵۔ **قَصِيْدَةُ الْبُرْدَة**۔ للبوصيری، الإمام شرف الدّين أبی عبداللّٰه محمد بن سعيد بن حمّاد الصُّنهاجی المصری (ت٦٩٦ هـ)، جمعيّة إشاعة أهل السُّنّة (پاکستان)، الواقع بجوار نور مسجد ميٹادر، کراتشی

۲۲۶۔ **الْقَوْلُ الْبَدِيْع** فی الصّلاةِ علی الْحَبِيْبِ الشَّفِيْع۔ للسّخاوی، الحافظ شمس الدّين محمد بن عبدالرحمٰن الشّافعی (ت ٩٠٢ هـ)، دارالكتاب العربی، بيروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٠٥هـ۔ ١٩٨٥م

۲۲۷۔ **الْكَامِل** فی ضُعَفَاء الرِّجال۔ لابن عدی، الحافظ أبی أحمد عبداللّٰه الجرجانی (ت ٣٦٠هـ)، تحقيق الشّيخ عادل أحمد والشّيخ علی محمد معوّض، دارالكتب العلمية، بيروت الطّبعة الأولیٰ ١٤١٨هـ۔ ١٩٩٧م

۲۲۸۔ **كتاب الأذكار**۔ للنّووی، الإمام أبی زكريا يحیٰ بن شرف الشّافعی (ت٦٧٦هـ)، تحقيق بشير محمد عيون، مكتبة دارالبيان، دمشق، الطّبعة الثّالثة ١٤٢٤هـ۔ ٢٠٠٣م

۲۲۹۔ **كتابُ الإعتِصَام**۔ للشّاطبی، الإمام أبی إسحاق إبراهيم بن موسى اللّخمی الغرناطی (ت٧٩٠هـ)، دارالفكر، بيروت ١٤٢٤هـ۔ ٢٠٠٣م

۲۳۰۔ **كتاب الإيضاح** فی مناسك الحجّ والعمرة، للنّووی، الإمام أبی زكريا يحیٰ بن شرف الشّافعی (ت٦٧٦ هـ)، دارالبشائر الإسلامية، بيروت، الطّبعة الثّالثة ١٤١٧هـ۔ ١٩٩٧م

۲۳۱۔ **كتابُ البِدع والنّهی عنها**۔ لابن وضّاح، العلامة أبی عبداللّٰه محمد بن وضّاح القُرطبی (ت٢٨٧ هـ)، تخريج أبی عمير محدی بن محمد المصری، مكتبة عبدالمصور بن محمد، القاهرة، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٦هـ

۲۳۲۔ **كتابُ التّاريخ الكبير**۔ للبُخاری، الإمام محمد بن إسماعيل الجُعفی (ت٢٥٦هـ)، تحقيق مصطفى عبدالقادر أحمد عطا، دار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٢هـ۔ ٢٠٠١م

۲۳۳۔ **كِتَابُ التَّعرِيْفَات**۔ للشّريف الجرجانی، الإمام علی بن محمد بن علی الحسينی الحنفی (ت٨١٦هـ)، دار الفكر، بيروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤١٨هـ۔ ١٩٩٧م

۲۳۴۔ **كتاب تلخيص** المستدرك۔ للذّهبی، الإمام شمس الدّين أبی عبداللّٰه (ت٧٤٨هـ)، تحقيق، الدّكتور محمود مطرجی، دارالفكر، بيروت ١٤٢٢هـ۔ ٢٠٠٢م

۲۳۵۔ **كتاب التّهجد**۔ للأشبيلی، الحافظ أبی محمد عبد الحق عبدالرحمٰن (ت٥٨١هـ)، تحقيق و تعليق مسعد عبد الحميد السّعدانی وغيره، دار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤١٥هـ۔ ١٩٩٤م

۲۳۶۔ **كتاب الدّعاء**، للطّبرانی، الإمام أبی القاسم سليمان بن أحمد (ت٣٦٠هـ)، تحقيق مصطفى عبد القادر عطاء، دار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢١هـ۔ ٢٠٠١م

۲۳۷۔ **كتاب الشّريعة**۔ للآجری، الإمام أبی بكر محمد بن الحسين (ت٣٦٠هـ) تحقيق الدّكتور عبداللّٰه بن عمر بن سليمان الدّميجی، دارالوطن، الرّياض، الطّبعة الثّانية ١٤٢٠ھ۔ ١٩٩٩م

۲۳۸۔ **كتابُ الصّمت** (فی ضمن موسوعة إبن أبی الدّنيا)۔ لابن أبی الدّنيا، الإمام الحافظ أبی بكر عبداللّٰه بن محمد القرشی (ت٢٨١هـ)، المكتبة العصريّة، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٦هـ۔ ٢٠٠٦م

۲۳۹۔ **كتاب الفتوح**۔ للعلامة أبی محمّد أحمد بن أعثم الكوفی (ت ٣١٤ هـ)، تحقيق علی شيری، دارالأضواء، بيروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤١١هـ۔ ١٩٩١م

۲۴۰۔ **كتابُ القدر**۔ للفريابی، الحافظ أبی بكر جعفر بن محمد (ت ٣٠١هـ)، تحقيق سعد عبدالغفّار علی، دار أضواء السّلف المصريّة، القاهرة، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٩هـ۔ ٢٠٠٨م

۲۴۱۔ **كِتَابُ الْمَغَازِیْ**۔ للواقدی، أبی عبداللّٰه محمد بن عمر (ت ٢٠٧ هـ)، تحقيق محمد عبدالقادر أحمد عطاء، دار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٤هـ۔ ٢٠٠٤م

☆ **كتابُ المُنتقٰى** = المُنتقٰى

☆ **الكرمانى شرح صحيح البخارى** = كواكب الدّرارى

۲٤۲۔ **كشف الأستار** عن زوائد البزّار على الكُتُب السّتّة۔ للهيثمى، الحافظ نور الدين على بن أبى بكر (ت ۸۰۷ ھ)، تحقيق حبيب الرّحمٰن الأعظمى، مؤسّسة الرّسالة، الطّبعة الأولىٰ ۱٤۰٤ھ۔ ۱۹۸٤م

۲٤۳۔ **كشفُ الخِفاء** ومُزيل الألباس عمّا اشتهر من الأحاديث على الألسنةِ النّاس۔ للعجلوانى، الشّيخ إسماعيل بن محمد الجراحى الشّافعى (ت ۱۱٦۲ ھ)، ضبطه و صحّحه الشّيخ محمد عبدالعزيز الخالدى، دارالكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ۱٤۱۸ھ۔۱۹۹۷م

۲٤٤۔ **كَشفُ الغُمّة** عن جميع الأمّة۔ للشّعرانى، الإمام عبدالوهاب بن أحمد بن على المصرى (ت ۹۷۳ھ)، دارالفكر، بيروت، ۱٤۰۸ھ۔ ۱۹۸۸م

۲٤۵۔ **الكَلامُ الأَوْضح** فى تفسير سورة "الم نشرح" للعلامة نقى على خان الحنفى (ت ۱۲۹۷ھ)، ضياء الدّين ببلى كيشنز، كراتشى

۲٤٦۔ **كنزالإيمان** فى ترجمة القران، لإمام أهل السنّة، الإمام أحمد الرضا بن نقى على خان القادرى الحنفى (ت ۱۳٤۰ھ)، مكتبة رضوية كراتشى

۲٤۷۔ **كَنزُ العُمّال** فى سُنَن الأقوال و الأفعال۔ للهندى، العلامة علاؤالدين على المتقى بن حسام الدين (ت ۹۷۵ھ)، تحقيق محمود عمر الدّمياطى، دارالكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الثّانيّة ۱٤۲۲ھ۔ ۲۰۰٤م

۲٤۸۔ **كواكبُ الدّرارى** (شرح صحيح البخارى)۔ للكرمانى، الإمام شمس الدّين محمد بن يوسف بن على الشّافعى (ت۷۹٦ھ)، دار إحياء التّراث العربى، بيروت، الطّبعة الثّالثة ۱٤۰۵ھ۔ ۱۹۸۵م

۲٤۹۔ **كَوثَرُ النّبىّ** وزلال حوضه الرّوى۔ للفرهاروى، العلامة عبدالعزيز بن أحمد مخطوط مصوّر مخزون فى دَارُالكُتُب للمفتى محمد أحمد النّعيمى الواقع فى ملير كراتشى، ودارالكتب لجمعيّة إشاعة أهل السُّنّة و الجَمَاعة (باكستان) الواقع بجوار نور مسجد، ميثادر كراتشى

۲۵۰۔ **گلدستۂ درود شریف**، للعلامة السّيّد سعادت على القادرى (ت ۱٤۳۰ ھ)، جمعية إشاعة أهل السُّنّة (باكستان)، كراتشى ۲۰۰٤م

۲۵۱۔ **لُبَابُ التّأويل** فى معانى التّنزيل، للعلامة علاء الدين على بن محمد البغدادى (ت ۷۲۵ھ)، مطبعة مصطفى البابى الحلبى و أولاده بمصر، الطّبعة الثّالثة ۱۳۷۵ھ۔ ۱۹۵۵م

۲۵۲۔ **لُبابُ النّقول** فى أسباب النُّزول، للسّيوطى، الإمام جلال الدّين عبد الرّحمن بن الكمال أبى بكر الشّافعى (ت ۹۱۱ھ)، تحقيق محمد الفاضل، مركز أهل السُّنّة بركات رضا، الهند الطّبعة الأولىٰ ۱٤۲۵ھ ۔ ۲۰۰٤م

۲۵۳۔ **لِسَانُ العَرَب**۔ لابن منظور، أبى الفضل جمال الدّين محمد بن كرم المصرى (ت ۷۱۱ھ) دارالفكر، بيروت، الطّبعة الثّالثة ۱٤۱٤ھ۔ ۱۹۹٤م

۲۵٤۔ **لِسان الميزان**۔ للعسقلانى، الحافظ شهاب الدّين أبى الفضل أحمد بن على ابن حجر الشّافعى (ت ۸۵۲ھ) تحقيق الشّيخ عادل أحمد عبد الموجود، و الشّيخ على محمد معوض، دار الكتب العلمية بيروت، الطّبعة الأولى ۱٤۱٦ھ۔ ۱۹۹٦م

۲۵۵۔ **لَوَاقِحُ الأنوَارِ القُدسِيّة** فى العُهود المحمّديّة۔ للشّعرانى، الإمام عبد الوهاب بن أحمد بن على المصرى (ت ۹۷۳ھ)، تحقيق نوّاف الجرّاح، داراقرأ، دمشق، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ۱٤۲۵ھ۔ ۲۰۰٤م

۲۵٦۔ **لَمَعاتُ التّنقِيح** شرح مشكاة المصابيح۔ للدّهلوى، الشّيخ عبدالحق بن سيف الدّين، المحدّث (ت ۱۰۵۲ھ)، تحقيق محمد عبد اللّٰه المفتى، و تخريج عبد الرحمن الجوهرى، مكتبة المعارف العلمية، لاهور، الطّبعة الثّانيّة ۱۳۹۲ھ۔ ۱۹۷۲م

۲۵۷۔ **مبدء و معاد** ۔ للمجدّد الألف الثّانى، الشّيخ أحمد بن عبد الأحد الفاروقى، السّرهندى الحنفى (ت ۱۰۳٤ھ)، ترتيب و ترجمة للعلامة إقبال أحمد

الفاروقی، مکتبہ نبویہ لاہور

۲۵۸۔ **المُجَالَسَةُ** وجواهرُ العِلم۔ للدّینوری، الإمام أبی بکر أحمد بن مرواز المالکی (ت ۳۳۳ھ)، تحقیق السیّد یوسف أحمد، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲۱ھ۔ ۲۰۰۰م

۲۵۹۔ **مَجْمَعُ البَحْرَین** فی زوائد المُعجمَین (المُعجم الأوسط، المُعجم الصّغیر للطّبرانی)۔ للهیثمی، الحافظ نورالدین أبی الحسن علی بن أبی بکر (ت ۸۰۷ھ)، تحقیق محمد حسن إسماعیل الشّافعی، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۱۹ھ۔ ۱۹۹۸م

۲٦۰۔ **مَجْمَعُ الزَّوَائِد** ومنبع الفوائد۔ للهیثمی، نورالدین علی بن أبی بکر المصری (ت ۸۰۷ھ)، تحقیق عبد القادر عطا، دار الکتب العلمیة، بیروت الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲۲ھ۔ ۲۰۰۱م

۲٦۱۔ **مجموعة رسائل** ابن عابدین۔ للشّامی، العلامة السیّد محمد أمین الآفندی الحنفی (ت ۱۲۵۲ھ)، المکتبة الهاشمیّة، فی دمشق ۱۳۲۱ھ

۲٦۲۔ **المُحدِّث الفاصل** بین الرّاوی و الواعی۔ للرّامهرمزی، القاضی الحسن بن عبد الرّحمن (ت ۳٦۰ھ)، تحقیق الدّکتور محمد عجاج الخطیب، دار الفکر، بیروت، الطّبعة الأولی ۱۳۹۱ھ۔ ۱۹۹۷م

۲٦۳۔ **محقّ التّقوّل** فی مسئلة التّوسّل (فی ضمن مقالاتِ الکوثری)۔ للکوثری، العلامة محمد زاهد بن حسن الحنفی (ت ۱۳۷۱ھ)، ایچ ایم سعید کمپنی، کراتشی، الطّبعة الأولیٰ ۱۳۷۲ھ

۲٦٤۔ **المختارة**۔ للضّیاء المقدسی، الإمام ضیاء الدین أبی عبدالله محمد بن عبدالواحد الحنبلی (ت ٦٤۳ھ)، تحقیق معالی أ۔د۔ عبدالملک بن عبدالله دهیش، مکتبة الأسری، مکة المکرمة، الطّبعة الخامسة ۱٤۲۹ھ۔ ۲۰۰۸م

۲٦۵۔ **مُختَصر زَوَائِد مُسنَد البزّار** علی الکُتُب السِّتّةِ ومُسند أحمد۔ للعسقلانی، الحافظ شهاب الدّین أبی الفضل أحمد بن علی ابن حجر (ت ۸۵۲ھ)، تحقیق

صبری بن عبدالخالق أبی ذر، مؤسّسة الکتب الثّقافة۔ بیروت، الطّبعة الثّالثة ۱٤۱٤ھ۔ ۱۹۹۳م

۲٦٦۔ **مختصر کتاب الموافقة** بین أهل البیت و الصّحابة۔ للحافظ إسماعیل بن علی ابن زنجویة الرّازی السّمان (ت ٤٤۵ھ) و اختصره جار الله أبو القاسم محمود بن عمر الزّمخشری (ت ۵۳۸ھ) تحقیق: السّید یوسف أحمد، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولی ۱٤۲۰ھ۔ ۱۹۹۹م

۲٦۷۔ **مَدَارِجُ النُّبوّة** و درجات الفتوة۔ للدّهلوی، الشّیخ عبدالحق بن سیف الدّین المُحَدِّث (ت ۱۲۵۲ھ۔ ۱٦٤۲م)، المکتبة النُّوریّة الرّضویّة، سکهر، الطّبعة الأولیٰ ۱۳۹۷ھ۔ ۱۹۷۷م

☆ **مَدَارِکُ التّنزیل** وحَقَائِقُ التّأویل = تَفسِیرُ النَّسفی

۲٦۸۔ **مراقی الفلاح** شرح نور الإیضاح کلاهما۔ للشرنبلالی، الإمام أبی الإخلاص حسن بن عمّار الحنفی (ت ۱۰٦۹ھ)، تحقیق و تعلیق بشار بکری عرابی، مکتبة مرزوق، دمشق

۲٦۹۔ **مِرْقَاةُ المَفَاتِیح** (شرح مشکاة المصابیح)۔ للقاری، الإمام علی بن سلطان محمد الحنفی المعروف بالملّاعلی القاری (ت ۱۰۱٤ھ)، تحقیق الشّیخ جمال عیتانی، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲۲ھ۔ ۲۰۰۱م

۲۷۰۔ **مُزِیلُ الخَفَا** عن ألفاظ الشّفاء (علی هامش الشّفا) للشُّمُنّی، العلامة أحمد بن محمد الحنفی (ت ۸۷۲ھ)، دار إحیاء التّراث العربی، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲٤ھ۔ ۲۰۰۳م

۲۷۱۔ **مَسَالِکُ الحُنَفَاء** إلی مشارع الصّلاة علی المصطفی ﷺ۔ للقسطلانی، الحافظ أبی العباس أحمد بن محمد (ت ۹۲۳ھ)، تحقیق حسین محمد علی شکری، دار الکتب العلمیة، بیروت، ۱٤۲٦ھ۔ ۲۰۰۵م

۲۷۲۔ **المسامرة** (شرح المسایرة فی العقائد المنجیة فی الآخرة الجامعة لاصطلاحات السّلف و الماتریدیة و الأشاعرة)۔ لابن أبی شریف، الإمام کمال الدّین محمد

بن محمد الشّافعي المقدّسي (ت ٩٠٦ھ) تحقيق كمال الدّين قاري و عزّ الدين معمش، المكتبة العصريّة، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٥ھ۔ ٢٠٠٤م

٢٧٣۔ **المسايرة** في العقيدة المنجية في الآخرة، لابن الهمام، الإمام كمال الدّين محمد بن عبد الواحد الحنفي (ت ٨٦١ھ)، تحقيق كمال الدّين قاري و عزّ الدّين معميش، المكتبة العصرية، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٥ھ۔ ٢٠٠٤م

☆ **المستخرج** من الأحاديث المختارة ممّا لم يُخرجه البخاري ومسلم في صحيحهما = المختارة

٢٧٤۔ **المستدرك** على الصّحيحين۔ للحاكم الإمام أبي عبدالله محمد بن عبدالله النّيسابوري (ت ٤٠٥ھ)، دار المعرفة، بيروت، الطّبعة الثّانيّة ١٤٢٧ھ۔ ٢٠٠٦م

٢٧٥۔ **المُسْنَد** للإمام أحمد بن حنبل (ت ٢٤١ھ)، المكتب الإسلامي، بيروت

٢٧٦۔ **مُسْنَد ابن الجَعْد** للحافظ الثّبت أبي الحسن علي الجوهري (ت ٢٣٠ھ)، دار الكتب العلمية، بيروت، ١٤١٧ھ۔ ١٩٩٦م

٢٧٧۔ **مُسْنَد أبي يعلىٰ**۔ للإمام أبي يعلى أحمد بن علي الموصلي (ت ٣٠٧ھ)، تحقيق الشّيخ خليل مأمون شيحا، دار المعرفة، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٦ھ۔ ٢٠٠٥م

٢٧٨۔ **مُسْنَد إسحاق بن رَاهُويه**۔ للإمام إسحاق بن إبراهيم الحنظلي المروزي (ت ٢٣٨ھ)، تحقيق فهد مختار ضرار المفتي، دار الكتب العربي، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٢ھ۔ ٢٠٠٢م

☆ **مُسند البزّار** = البحر الزّخّار

٢٧٩۔ **مُسْنَد الحُمَيْدي**، للإمام الحافظ عبدالله بن الزّبير (ت ٢١٩ھ)، تحقيق الشّيخ حبيب الرحمٰن الأعظمي، دار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٠٩ھ۔ ١٩٨٨م

٢٨٠۔ **مسند الرُّوياني**، للإمام أبي بكر محمد بن هارون الرّازي، الطّبري (ت ٣٠٧ھ)،

دار الكتب العلمية، بيروت الطّبعة الأولىٰ ١٤١٧ھ۔ ١٩٩٧م

٢٨١۔ **مُسْنَد عبد بن حُميد** (المنتخب)، للإمام الحافظ أبي محمد عبد بن حُميد (ت ٢٤٩ھ)، تحقيق السيّد صبيحي البدري السّامرائي ومحمود محمد خليل الصّعيدي، عالم الكتب، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٠٨ھ۔ ١٩٨٨م

٢٨٢۔ **المسند المستخرج** على الصحيح الإمام مسلم۔ للأصبهاني، الحافظ أبي نعيم أحمد بن عبدالله بن أحمد (ت ٤٣٠ھ)، تحقيق محمد حسن محمد حسن إسماعيل الشّافعي، دار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤١٧ھ۔ ١٩٩٦م

٢٨٣۔ **مِشْكاةُ المَصَابِيح**۔ للتّبريزي، الشّيخ وليّ الدّين أبي عبد الله محمد بن عبدالله الخطيب (ت ٧٤١ھ)، تحقيق الشّيخ جمال عيتاني، دارا لكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٤ھ۔ ٢٠٠٣م

٢٨٤۔ **مصباح الظّلام** في المستغيثين بخير الأنام وعليه الصّلاة والسّلام في اليقظة والمنام۔ للمراكشي، الإمام أبي عبدالله محمد بن موسىٰ (ت ٦٨٣ھ)، اعتنى به حسين محمد علي شكري، دار الكتب العلمية، بيروت

٢٨٥۔ **المُصَنَّف** لابن أبي شيبة، الإمام أبي بكر عبدالله بن محمد العبسي الكوفي (٢٣٥ھ)، تحقيق محمد عوّامة، المجلس العلمي، دار قرطبة، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٧ھ۔ ٢٠٠٦م

٢٨٦۔ **المَطَالِبُ العَالِية** بزوائد المسانيد الثّمانيّة۔ للعسقلاني، الحافظ شهاب الدّين أبي الفضل أحمد بن علي بن محمد ابن حجر الشّافعي (ت ٨٠٢ھ)، تحقيق محمد حسن محمد حسن إسماعيل، دار الكتب العلمية، بيروت الطّبعة الأولىٰ ١٤١٤ھ۔ ٢٠٠٣م

٢٨٧۔ **مَطَالِعُ المَسَرّات** بجلاء دلائل الخيرات۔ للفاسي، الإمام محمد المهدي بن أحمد بن علي بن يوسف، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي وأولاده مصر، الطّبعة الثّانيّة ١٣٧٧ھ۔ ١٩٥٨م

۲۸۸۔ **مَعَارِجُ النُّبوّة** فی مدارجِ الفتوة۔ للکاشفی، العلامة معین الهروی (من علماء قرن التّاسع)، نورانی کتب خانه، پشاور

۲۸۹۔ **مَعَارِجُ النُّبوّة** فی مدارج الفتو ة، للکاشفی المذکور مترجم از پیرزاده العلامة اقبال أحمد الفاروقی، مکتبة نبویّة، لاهور ۱۹۷۸م

۲۹۰۔ **مَعَالِمُ التّنزِیل** (علی هامش تفسیر الخازن)۔ للبغوی، أبی الحسین بن محمود بن الفراء (ت ۵۱٦ ھ)، شرکة مکتبة ومطبعة مصطفی البابی الحلبی وأولاده بمصر، الطّبعة الثّانیّة ۱۳۷۵ھ۔ ۱۹۵۵م

۲۹۱۔ **معَالِمُ السُّنَن**۔ للخطابی، الإمام محمد بن إبراهیم (ت ۳۸۸ ھ)، تعلیق عزّت عبید الدّعاس وعادل السیّد، دارالحدیث، حِمص، سوریة، الطّبعة الأولیٰ ۱۳۹۳ھ ۔ ۱۹۷۳م

۲۹۲۔ **المُعتَقد المُنتَقد**۔ للبدایوتی، العلامة فضل الرّسول القاری الحنفی (ت ۱۲۸۹ ھ)، برکاتی پبلشرز، کراتشی، باکستان ۱٤۲۰ھ۔ ۱۹۹۹م

۲۹۳۔ **المُعْجَمُ الأوْسَط**۔ للطّبرانی، للإمام أبی القاسم سلیمان بن أحمد (ت ۳٦۰ ھ)، تحقیق محمد حسن محمد حسن الشّافعی، دارالفکر، و دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲۰ھ ۔ ۱۹۹۹م

۲۹٤۔ **المُعْجَمُ الصَّغِیْر**۔ للطّبرانی، الإمام أبی القاسم سلیمان بن أحمد (ت ۳٦۰ ھ)، دار الکتب العلمیة، بیروت،۱٤۰۳ھ۔ ۱۹۸۳م

۲۹۵۔ **المُعْجَمُ الکَبِیْر**۔ للطّبرانی، الإمام أبی القاسم سلیمان بن أحمد (ت ۳٦۰ ھ)، تحقیق حمدی عبد المجید السّلفی، دارإحیاء التُّراث العربی، بیروت، الطّبعة الثّانیّة ۱٤۲۲ھ ۔ ۲۰۰۲م

۲۹٦۔ **مَعْرِفَةُ الصَّحابة**۔ للأصبهانی، الإمام أبی نعیم أحمد بن عبدالله بن أحمد (ت ٤۳۰ ھ)، تحقیق محمد حسن محمد حسن إسماعیل و سعد عبد الحمید السّعدنی، دارالکتب العلمیة الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲۲ھ

۲۹۷۔ **مُفْرِدَاتُ أَلْفَاظِ القرآن**۔ للأصبهانی، العلامة الرّاغب الحسین بن محمد

(ت ٤۲۵ ھ)، تحقیق صفوان عدنان داوودی، دارالقلم، دمشق، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲٤ھ ۔ ۲۰۰۳م

۲۹۸۔ **مَکْتُوْبَاتِ إمَامِ ربّانی**۔ للمجدّد الألف الثّانی، الشّیخ أحمد بن عبد الأحد الفاروقی السّرهندی الحنفی (ت ۱۰۳٤ ھ)، مکتبة أحمدیة مجدّدیة، کوئٹة

۲۹۹۔ **مکتوبات معصومیة**۔ لعروة الوثقی محمد معصوم بن المجدّد الألف الثّانی الشّیخ أحمد الفاروقی السّرهندی الحنفی (ت ۱۰۷۹ ھ)، إدارة مجددیة ناظم آباد، کراتشی ۱٤۰٦ھ۔ ۱۹۸٦م

۳۰۰۔ **المقاصد الحسنة** فی بیان کثیر من الأحادیث المشهورة علی الألسنة۔ للسّخاوی، شمس الدّین محمد بن عبدالرّحمٰن الشّافعی (ت ۹۰۲ ھ)، صحّحه وعلّق حواشیه عبدالله محمد الصدّیق، دارالکتب العلمیة بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۰۷ھ۔ ۱۹۸۷م

۳۰۱۔ **مَقَالاتِ کاظمی**۔ للعلامة السّیّد أحمد سعید الحنفی (ت ۱٤۰٦ ھ)، المکتبة الضّیائیة راوالبندی ۲۰۰۱م

۳۰۲۔ **مَقالاتُ الکَوثری**۔ للعلامة محمد زاهد بن حسن الحنفی (ت ۱۳۷۱ ھ)، ایچ ایم سعید کمبنی، کراتشی الطبعة الأولیٰ ۱۳۷۲ھ

۳۰۳۔ **مَقَامِ رسول ﷺ**۔ للفیضی، العلامة أبی المُحسن محمد منظور أحمد الحنفی (ت ۱٤۲۷ ھ) سبزواری پبلشرز، کراتشی، الطّبعة السّادسة ۱٤۲۰ھ۔ ۱۹۹۹م

۳۰٤۔ **المُنتقی**۔ لابن الجارود، أبی محمد عبدالله بن علی النّیسابوری (ت ۳۰۷ ھ)، تحقیق سعد بن عبدالحمید بن محمد السّعدنی، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۱۷ھ۔ ۱۹۹٦م

۳۰۵۔ **المُوَطّأ**۔ للإمام مالك بن أنس (ت ۱۷۹ ھ) بروایة یحی بن یحی المصمودی، دار إحیاء التُّراث العربی، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۱۸ ھ۔ ۱۹۹۷م

۳۰٦۔ **مُوَطّاء الإمام مَالِك** روایة محمد بن حسن الشّیبانی (ت ۱۸۹ ھ)، تحقیق

وتعليق عبدالوهّاب عبداللطيف، المكتبة العلمية

۲۰۷۔ **موارد الظّمآن** إلىٰ زوائد ابن حبّان۔ للهيثمي، الحافظ نورالدين على بن أبى بكر، (ت۸۰۷ھ)، تحقيق محمد عبدالرّزاق حمزه، دارالكتب العلمية، بيروت

۲۰۸۔ **مواعظ نعيمية** للنّعيمي، المفتى أحمد يارخان البدايونى الحنفى (ت۱۳۹۱ھ)، ضياء القرآن پبلى كيشنز، لاهور

۲۰۹۔ **المَوَاهِب اللّدنية** بالمنح المحمّديّة، للقسطلاني، العلامة أحمد بن محمد (ت۹۲۳ھ)، تعليق مأمون بن محيّ الدين الجنّان، دارالكتب العلميّة بيروت، الطّبعة الأولىٰ ۱۴۱۶ھ۔ ۱۹۹۶م

۲۱۰۔ **موسوعة السِّيَر**۔ للصّلّابي، الدّكتور على بن محمد، دارابن كثير، دمشق، الطّبعة الثّانية ۱۴۲۹ھ۔ ۲۰۰۹م

۲۱۱۔ **مِيزَانُ الإعْتِدَال** فى نقد الرّجال۔ للذّهبي، الإمام شمس الدين محمدبن أحمد(ت۷۴۸ھ) دارالفكر، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ۱۴۲۰ھ۔ ۱۹۹۹م

۲۱۲۔ **الميزان الكبرىٰ** الشّعرانيّة المدخلة لجميع أقوال الأئمّة المجتهدين و مقلّديهم فى الشّريعة المحمّديّة۔ للشّعراني، الإمام عبدالوهّاب بن أحمد بن على المصرى (ت۹۷۳ھ)، ضبطه وصحّحه الشّيخ عبدالوارث محمد على، دارالكتب العلمية، بيروت الطّبعة الأولىٰ ۱۴۱۸ھ۔ ۱۹۹۸م

۲۱۳۔ **نُزهَة المَجالِس** ومنتخب النّفائس۔ للصّفوري، عبد الرّحمن بن عبد السّلام الشّافعي (من علماء القرن التّاسع الهجري)، تحقيق صبرى موسى فتح اللّٰه، دار الفجر التُّراث، القاهرة، الطّبعة الثّانيّة ۱۴۲۵ھ۔ ۲۰۰۴م

۲۱۴۔ **نثر الدُّرر**۔ مسمّى به مجموعه مغازى الرّسول وفتوح العجم والعراق وفتوح الشّام والمصر (فارسى) مترجم العلامة عبداللّٰه الهراتى، نورانى كتب خانه، پشاور

۲۱۵۔ **نسيم الرّياض** فى شرح شِفَاءِ القاضى عياض۔ للخفاجي، العلاّمة شهاب الدّين أحمدبن محمد المصرى (ت۱۰۶۹ھ)، علّق عليه محمد عبدالقادر عطا، دار

الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولى ۱۴۲۱ھ۔ ۲۰۰۱م

۲۱۶۔ **نماز میں تعظیم مصطفیٰ ﷺ**۔ للسّيالوى، المفتى شوكت على الحنفى، مكتبة أهل السُّنّة، فيصل آباد ۲۰۰۸م

۲۱۷۔ **نوادر الأصول** فى معرفة أحاديث الرّسول ﷺ، للحكيم التّرمذى، أبى عبدالله محمد بن على (ت۲۸۵ھ)، تحقيق أحمد عبد الرحيم السّايح و السّيّد الجميلى، دار الرّيان للتّراث، القاهرة، الطبعة الأولى ۱۴۰۸ھ۔ ۱۹۸۸م

۲۱۸۔ **نوادر الأصول** فى معرفة أحاديث الرّسول ﷺ، للحكيم التّرمذى، أبى عبدالله محمد بن على (ت۲۸۵ھ)، تحقيق توفيق محمود تكله، دار النّور، دمشق، الطّبعة الأولى ۱۴۳۱ھ۔ ۲۰۱۰م

☆ **نور العرفان** = تفسير نُور العِرفان

۲۱۹۔ **نُورُ الإيمان** بزيارةِ آثارِ حبيب الرّحمٰن۔ للعلاّمة عبد الحليم الفرنگى المحلّى (ت۱۲۸۵ھ)، مترجم: (المولانا إفتخار أحمد المصباحى)، مكتبة بركات المدينة، كراتشى، الطّبعة الرّابعة ۱۴۲۸ھ۔ ۲۰۰۷م

۲۲۰۔ **وَسِيلة الإسلام** بالنّبيّ عليه الصّلاة و السّلام۔ للقسطلانى، أبى العباس أحمد بن الخطيب (ت۸۱۰ھ)، تعليق سليمان المحامى، دارالغرب الإسلامى، الطّبعة الأولىٰ ۱۴۰۴ھ۔ ۱۹۸۴م

۲۲۱۔ **وفاء الوفاء** بأخبار دارالمصطفى۔ للسّمهودى، العلامة نورالدّين على بن أحمد (ت۹۱۱ھ)، اعتنى به خالد عبدالغنى محفوظ، دارالكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ۱۴۲۷ھ۔ ۲۰۰۶م

۲۲۲۔ **الهِدَاية** شرح بداية المُبتَدِئ۔ للمرغيناني، برهان الدّين أبى الحسن على بن أبى بكر الحنفى (ت۵۹۳ھ)، تعليق محمد عدنان درويش، دارالأرقم، بيروت

۲۲۳۔ **هِدَايةُ السّالك** إلى المذاهب الأربعة فى المناسك۔ لابن جماعة، الإمام عزالدّين بن جماعة الكنانى (ت۷۶۷ھ)، تحقيق الدّكتور نورالدّين، دارالبشائرالإسلامية بيروت، الطّبعة الأولىٰ ۱۴۱۴ھ۔ ۱۹۹۳م

٣٢٤۔ **یادیں مٹائی نہ جائیں**، للعلّامة مشتاق أحمد النّظامی، جمعیّة إشاعة أهل السُّنّة (باکستان)، الواقع بجوار نور مسجد، میٹھا در، کراتشی

٣٢٥۔ **الیواقیت والجواهر** فی بیان عقائد الأکابر۔ للشّعرانی، للإمام عبدالوهّاب بن أحمد بن علی بن أحمد (ت ٩٧٣ھ)، مطبع الأزهریة المصریّة ١٣٠٥ھ

٣٢٦۔ **الیواقیت والجواهر** فی بیان عقائد الأکابر۔ للشّعرانی، الإمام عبدالوهّاب بن أحمد بن علی بن أحمد (ت ٩٧٣ھ)، ضبطه و صحّحه الشّیخ عبدالوارث محمد علی، دارالکتب العلمیة بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤١٩ھ۔ ١٩٩١م